Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ظہور جارچوی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

از جناب ظہور جارچوی صاحب

مرثیہ

زینبؑ جو زینتِ چمنِ پنجتنؑ ہوئی — حاصل حسنؑ حسینؑ کو پیاری بہن ہوئی
جب قادر الکلام وہ غنچہ دہن ہوئی — عرضی گزار نانا سے شیریں سخن ہوئی
میں ہو رہی ہوں خوفزدہ ایک خواب سے
تعبیر چاہتی ہوں رسالت مآبؐ سے

بولے نبیؐ سناؤ۔ تو بچی نے یوں کہا — خوابِ شبِ گزشتہ میں دیکھا یہ ماجرا
سرسبز ایک جا شجرِ پرشکوہ تھا — محفوظ کر رہے تھے مجھے سایہ و فضا
شاخیں تھیں پانچ۔ نقشۂ ابرِ بہار تھا
وہ تھا شجر کہ رحمتِ پروردگار تھا

میں محوِ شکرِ خالقِ حسنِ شجر میں تھی — رک رک کے پانچ بار کچھ ایسی ہوا چلی
رفتہ رفتہ پانچوں ہی شاخیں گرا گئی — جلنے لگی میں دھوپ سے۔ سر پہ ردا نہ تھی
جائے اماں نہ پائی جہاں تک نگہ گئی
تنہا میں آگ لگتے بیاباں میں رہ گئی

یہ خواب سن کے روئے رسولؐ فلک وقار — لپٹاتے تھے گلے سے نواسی کو بار بار
رہ رہ کے آرہا تھا حبیبِ خدا کو پیار — سر اور بازو چومتے تھے ہو کے بے قرار
فرمایا۔ ہے نصیب کی تحریر۔ دردناک
بیٹی ہے تیرے خواب کی تعبیر دردناک

دیکھا جو خواب میں شجرِ طیبہ ہے وہ — آدمؑ سے جو شروع ہوا سلسلہ ہے وہ
منزل ہے مومنوں کی ارم راستہ ہے وہ — معبود اور عبد میں بھی رابطہ ہے وہ
شاخیں جو پانچ دیکھیں خود اپنی مثال ہیں
میں ہوں۔ علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے لال ہیں

پہلے اٹھے گا سر سے ترے نانا۔ میری جاں — پھر روز بعد فاطمہؑ بھی جائیں گی جہاں
ہونگے علیؑ شگافتہ سر خلد کو رواں — پھر زہر سے شہید حسنؑ ہوں گے الاماں
یہ چار داغ پردے میں رہ کر اٹھائے گا
بارِ غمِ حسینؑ کھلے سر اٹھائے گی

پچپن برس کی عمر میں ہوں گے بہت محن — تو ہوگی جب حسینؑ کے ہمراہ بے وطن
اجڑے گا ایک دشت میں گلزارِ پنجتنؑ — لاشے ترے عزیزوں کے سب ہونگے بے کفن
ظلم اہل کیں۔ مریض بھتیجے پہ توڑیں گے
ملعون۔ چادریں بھی سروں پر نہ چھوڑیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

علیؑ کو ہاتھوں پہ اپنے اٹھا کے بولے رسولؐ
بتا رہا ہوں میں شانِ علیؑ غدیر کے دن

ہزار عیدیں کروڑوں شبِ برات نثار
ملا زمانے کو مولا سخی غدیر کے دن

خدا کا شکر کہ تکمیل دین آج ہوا
خطاب کرتی تھی آیت یہی غدیر کے دن

علیؑ نے دیکھا جو لہجہ نیا ہے آیت کا
پڑھی علیؑ نے بھی نادِ علیؑ غدیر کے دن

سجا جو دیکھا صحابہ نے منبرِ پالان
دکھائی دیتے تھے حیران سبھی غدیر کے دن

کوئی منائے شب و روز عید مجھ کو کیا
ہے میری عید ریحانِ اعظمی غدیر کے دن

دعا رسولؐ کی پوری ہوئی غدیر کے دن

(غدیر خم)

دعا رسولؐ کی پوری ہوئی غدیر کے دن
نبیؐ کی اپنی نبوت بچی غدیر کے دن

نظر نظر میں ہے خم غدیر کا منظر
زباں زباں پہ ہے مولا علیؑ غدیر کے دن

منافقین کے چہرے اتر گئے ایسے
کہ جیسے عرش سے بجلی گری غدیر کے دن

تمام عمر تبسم نہ ایسا فرمایا
لبِ رسولؐ پہ جو تھی ہنسی غدیر کے دن

خدا نے صحرا میں کوثر کے جام چھلکائے
کسی کے لب پہ نہ تھی تشنگی غدیر کے دن

علیؑ کے سر پہ ولایت کا تاج ایسا سجا
سمجھ میں آئی ابو طالبیؑ غدیر کے دن

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شانوں میں تیرے باندھیں گے ظالم جو رسیاں | بچوں کی گردنوں میں بھی کس دیں گے رسیاں
بچ جائے گا جو قتل سے فرزندِ ناتواں | لپٹے سے اس کو جکڑیں گے بیدین الاماں
تو ہو گی اپنے کنبے کی غمخوار دشت میں
کوئی نہ ہو گا تیرا مددگار دشت میں

بچی۔ علیؑ کی لاڈلی تھی فاطمہؑ کی جاں | بولی کہ ہولناک ہے یہ میرا امتحاں
لیکن یہ وعدہ کرتی ہوں حضرت سے نانا جاں | اونچا کروں گی عظمتِ اسلام کا نشاں
زینبؑ ظہور۔ دین کی دنیا پہ چھا گئی
سویا ہوا ضمیرِ مسلماں جگا گئی

مرثیہ

کرتے ہیں ناقلانِ تواریخ یہ بیاں | مسجد میں ایک روز تھے پیغمبرِ زماں
اصحاب گرد و پیش تھے دلشاد و کامراں | حاضر ہوا عرب کوئی مسجد میں ناگہاں
جھک کر سلام پہلے تو با صد ادب کیا
پھر ایک اسپ نذرِ امیرِ عرب کیا

نذرانہ کر لیا شہِ اسلام نے قبول | خوش تھا نیاز مند۔ ہوا مدعا حصول
تشریف لائے اتنے میں گلزارِ دیں کے پھول | یعنی حسینؑ ابنِ علیؑ۔ دلبرِ بتولؑ
ننھے سے ہاتھ جوڑ کے سر کو جھکا لیا
نانا نے لے کے گود میں دل سے لگا لیا

کم عمر اسپ دیکھا جو کم سن حسینؑ نے | نانا کی گود چھوڑ دی اس نورِ عین نے
جا کر قریب فاطمہؑ کے دل کے چین نے | لی باگ ابنِ فاتحِ بدر و حنین نے
راکب کے دل کا قصد جو مرکب نے پا لیا
فوراً زمیں پہ بیٹھ کے سر کو جھکا لیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ننھا حسینؑ پشتِ فرس پر ہوا سوار | اُٹھا فرس سنبھال کے راکب کو ایکباؔ
خوش ہو گئے خدا و پیمبرؐ کے دوستدار | مسجد میں ایک جشنِ مسرت تھا آشکار

اشکوں سے ریشِ پاک بھگونے لگے رسولؐ
شانِ حسینؑ دیکھ کے رونے لگے رسولؐ

گھبرا گئے رسولؐ کے اصحابِ باوفا | کہنے لگے بتایئے مولاؐ پئے خدا
کیوں روئے آپ۔ وقت یہ رونے کا تو نہ تھا | اللہ کے حبیبؐ نے دل تھام کر کہا

عالم جو دیکھا اک دم مرکب کے پیار کا
انجام یاد آگیا اس شہسوار کا

اک دن یہی حسینؑ یہی اسپِ باوفا | زخموں سے چور ہوں گے سرِ دشتِ کربلا
ہو کر نڈھال گرنے لگے گا جو مہ لقا | گھوڑا زمیں پہ پیٹ کے بل بیٹھ جائے گا

جس پیار سے بٹھایا ہے اس وقت زین پر
شبیرؑ کو اتارے گا یوں ہی زمین پر

آئے گا جب زمیں کی طرف یہ مہِ منیر | اس کا بدن ہوا میں معلق رکھیں گے تیر
حملے کریں گے جب تنِ مجروح پر شریر | اس دم بھی کام آئے گا یہ اسپِ بے نظیر

حربے بدن پہ تیغ و تیر کے سہے گا یہ
گردِ حسینؑ پیار سے پھرتا رہے گا یہ

ہو جائے گا شہید جو یہ میرا نونہال | اپنی جبیں کرے گا یہ اس کے لہو سے لال
لے کر تبرکاتِ حسینؑ شکستہ حال | جائے گا خیمہ گاہ میں یہ صاحبِ کمال

کر دے گی دلفگار صدا اس کے بین کی
دے گا خبر حرم کو یہ قتلِ حسینؑ کی

رونے لگے یہ سنتے ہی اصحابِ باوفا | مسجد میں یا حسینؑ کا غل اس قدر ہوا
پوچھا جنابِ فاطمہؑ نے ماجرا ہے کیا | سن کر یہ ذکر بنتِ نبیؐ کو غش آگیا

فضہؓ قلق سے با دلِ مغموم روتی تھیں
ماں سے لپٹ کے زینبؑ و کلثومؑ روتی تھیں

کچھ دیر بعد آیا جو خیر النساء کو ہوش | رہوار و شہسوار کی الفت کا آیا جوش
اٹھی جگر سنبھال کے امت کی پردہ پوش | فضہؓ سے بولیں تم ہو جو اصحاب کا خروش

منگوا لے میرے پاس سواری حسینؑ کی
میں بھی تو شان دیکھ لوں اس نورِ عین کی

جب گھر میں راہوار منگایا بتولؑ نے | پشتِ فرس پہ لال کو پایا بتولؑ نے
فرزند کو گلے سے لگایا۔ بتولؑ نے | رہوار کا بھی رتبہ بڑھایا بتولؑ نے

بیٹے کی طرح پیار کیا راہوار کو
چادر میں اپنی دانہ دیا راہوار کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنتِ نبیؐ نے زینبؑ و کلثومؑ سے کہا | مجھ کو تو کچھ بھروسہ نہیں اپنی زیست کا
شبیرؑ کا فدائی ہے یہ اسپِ باوفا | تم کرتی رہنا اس کی مروت کا حق ادا

محشر کا دن جو تم کو مقدر دکھائے گا
شبیرؑ کی طرح یہ لہو میں نہائے گا

روکو ظہورؔ اب فرسِ خامہ کی عناں | تم ذکرِ ذوالجناح کرو تاب یہ کہاں
انسانیت کا فخر ہے حیوانِ بے زباں | کیا جانے کتنے تیر لگے۔ کتنی برچھیاں

حیران ہیں شجاعتیں اس کے ثبات پر
بعدِ حسینؑ مر گیا پیاسا فرات پر

مرثیہ

بعدِ رسولؐ کیسا زمانہ بدل گیا | دروازۂ اہلبیتؑ کا ٹوٹا کہ جل گیا
بنتِ نبیؐ کا جسمِ مطہر کچل گیا | ماں کے شکم میں بچے کا بھی دم نکل گیا

اُمت کو بغض تھا جو رسولِ زمن کے ساتھ
مشکل کشا کو باندھ لیا تھا رسن کے ساتھ

اصحابِ باوفا بھی پریشان حال تھے | چھیلے ہوئے سینے میں بیعت کے جال تھے
آفت میں مبتلا تھے جو شیدائے آلؑ تھے | سلمانؓ جاں بلب تھے ابوذرؓ نڈھال تھے

حاصل نہ تھا سکوں جو کسی دیندار کو
چھوڑا بلالؓ نے بھی نبیؐ کے مزار کو

اک رات خواب میں یہ نبیؐ نے کیا کلام | کیوں اے بلالؓ کیا ہے محبت اسی کا نام
اوروں کی طرح بھول گئے تم بھی احترام | کرتے ہو میری قبر کو بھی دور سے سلام

بیٹی کو میری ہوش نہیں اپنے آپ کا
پرسہ دیا نہ تم نے بھی زہراؑ کو باپ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھبرا گئے بلالؓ کھلی آنکھ خواب سے — ملنے چلے مزارِ رسالت مآبؐ سے
تھرا رہا تھا جسم جو خوفِ عذاب سے — غش ہو گئے لپٹ کے مزارِ جناب سے

سن کر صدائے گریہ جو دلگیر آ گئے
قبرِ نبیؐ پہ شبرؑ و شبیرؑ آ گئے

دیکھا جو شاہزادوں کو خدام نے کہا — اٹھ اے بلالؓ دیکھ ترا مرتبہ بڑھا
آئے ہیں تجھ سے ملنے کو سبطینِ مصطفیٰؐ — آنکھوں میں خاکِ پائے حسینؑ و حسنؑ لگا

ساعت ملال کی ہے نہ رقت کا وقت ہے
غافل ادائے اجرِ رسالتؐ کا وقت ہے

چونکہ بلالؓ ہوش میں آئے اٹھے بڑھے — بیتاب ہو کے گرد حسینؑ و حسنؑ پھرے
دونوں کے پاؤں چوم کے جب خوب تھک چکے — کاندھوں پہ لے کے شبرؑ و شبیرؑ کو چلے

کہتے تھے چل رہا ہوں طریقِ رسولؐ پر
جاؤں گا یوں ہی بابِ علیؑ و بتولؑ پر

جا کر درِ علیؑ و ولی پر کیا کلام — حاضر ہوا ہے پرسے کو مولا ترا غلام
تجھ پر درود بنتِ نبیؐ پر مرا سلام — العفو الاماں کہ ہوں لائقِ ملام

مجبوریوں سے آنے میں تاخیر ہو گئی
مولا معاف کر مجھے تقصیر ہو گئی

آواز سن کے آئے جو مولائے کائنات — قدموں پہ لوٹ لوٹ کے بولا وہ نیک ذات
معلوم ہو گئے مجھے گزرے جو حادثات — سورج نکل رہا ہے مگر ہو گئی ہے رات

آلام کا بنا کے نشانہ حضور کو
پہنچا رہا ہے رنج زمانہ حضور کو

مغموم کو اٹھا کے علیؑ نے کہا حال — کچھ غم نہیں پھرا ہے زمانہ اگر بلالؓ
سرمایۂ رسولؐ ہیں قرآن اور آل — ان کا شرف بڑھائیں گے کچھ ہو ہمارا حال

کرنا ہے حق ادا جو رسالت پناہ کا
کوشاں رہو عروج ہو دینِ اِلٰہ کا

آ کر قریبِ پردۂ در فضہؓ نے کہا — خوب آئے اے بلالؓ مجھے شاد کر دیا
فرما رہی ہیں دخترِ سلطانِ انبیاؐ — پھر اپنی زندگی کا بھروسہ نہیں رہا

بابا کا دور یاد دلا دو ہمیں بلالؓ
اک بار پھر اذاں سنا دو ہمیں بلالؓ

وقتِ نمازِ ظہر ہوا جس گھڑی عیاں — گلدستۂ اذاں پہ بلالؓ آئے نیم جاں
گہرائیوں سے دل کی سنانے لگے اذاں — ہجرِ پدر میں فاطمہؑ کرنے لگیں فغاں

گونجی صدا جو اشھد ان رسولؐ کی
اک بار چیخ نکلی جنابِ بتولؑ کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیتاب فضہؓ ہوگئیں چلّا کے یوں کہا | خاموش ہو بلالؓ بڑا قہر ہوگیا
کردے اذان بند خدا کے لئے ذرا | غش کھا کے گر پڑی ہے پیمبرؐ کی دلربا

حالت ہے غم سے غیر جناب بتولؑ کی
دنیا سے کوچ کرتی ہے بیٹی رسولؐ کی

فضہؓ سے سن کے یہ خبرِ غم بلالؓ نے | کردی اذان بند اسی دم بلالؓ نے
برپا کیا رسولؐ کا ماتم بلالؓ نے | نوحہ کیا ہلا دئے دو عالم بلالؓ نے

دل خون ہوگیا جو فغانِ بتولؑ سے
غش ہوگئے لپٹ کے مزارِ رسولؐ سے

اُس وقت تو سنبھل گئی مخدومہ جہاں | لیکن دفاعِ عارضہ کی تاب تھی کہاں
ٹوٹی ہوئی تھیں بنتِ پیمبرؐ کی پسلیاں | کچھ روز بعد سوئے جناں ہوگئیں رواں

بے چین اب بھی رکھتا ہے یہ صدمہ آپ کو
اہلِ مدینہ رونے نہ دیتے تھے باپ کو

یہ راز جاننے کے ہیں خواہاں ظہورِ ہم | رونے سے منع کرتے تھے کیوں بانیٔ ستم
اتنی نحیف و زار تھی وہ مبتلائے غم | آوازِ آہ بھی جو نکلتی تو ہوتی کم

فریاد کب کسی کو سنائی بتولؑ نے
اٹھارہ سال زندگی پائی بتولؑ نے

مرثیہ

بہارِ باغِ مشیت میں فاطمہؑ زہرا | تعارفِ احدیت ہیں فاطمہؑ زہرا
صداقت اور حمیت میں فاطمہؑ زہرا | سیادت اور ولایت ہیں فاطمہؑ زہرا

بشر ہے جن ہے ملک ہے کہ رشکِ حور ہے وہ
جو دورِ فاطمہؑ سے ہے خدا سے دور ہے وہ

شریکِ کارِ رسالت میں فاطمہؑ زہرا | نگاہ بانِ شریعت میں فاطمہؑ زہرا
وصی علیؑ ہیں وصیت میں فاطمہؑ زہرا | خدا رحیم ہے رحمت ہیں فاطمہؑ زہرا

رضائے فاطمہؑ سب کی رضا پہ بھاری ہے
جو فاطمہؑ سے رکھے دشمنی وہ ناری ہے

شرف یہ فاطمہؑ کو بے سبب نہیں حاصل | یہی ہیں حلقۂ نسواں میں رہبرِ منزل
نثار ہوگئیں اللہ پہ بجان و دل | نہ آنے دی کبھی اسلام پر کوئی مشکل

یہ حوصلہ تھا یہ ایثار تھا یہ ہمت تھی
لٹا دی راہِ خدا میں جو پاس دولت تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہاد میں ہوئے مجروح جب رسولِ خدا | ہوا نہ ضبط، گئیں گھر سے فاطمہ زہرا
دھلائے زخم نبیؐ کو سکونِ قلب ملا | مباہلے میں رسولِ خدا کا ساتھ دیا
جہاں تھی ان کی ضرورت وہاں بتولؑ گئیں
ہزار حیف کہ بعدِ نبیؐ ملول گئیں

وہ مسجدِ نبوی میں بتولؑ کا جانا | وہ دل کو تھامے ہوئے بے مراد گھر آنا
وہ اہلِ جاہ کے ہاتھوں اذیتیں پانا | وہ مصطفےٰؐ کے تصور میں رو کے فرمانا
ہوئے کسی پہ نہ ظلم و ستم جو میں نے سہے
دنوں کو رات بنادیں وہ غم جو میں نے سہے

وہ فاطمہؑ کا زمانہ سے سوئے خلد سفر | وہ آہ و زاریِ شبیرؑ گریۂ شبرؑ
وہ نوحۂ زینبِ مغموم کا بدیدۂ تر | وہ کہنا فضہؑ کا ہر بار پیٹ پیٹ کے سر
اٹھا کے ظلم جہاں سے گزر گئیں بی بی
کہاں میں ڈھونڈنے جاؤں کدھر گئیں بی بی

وہ وقتِ غسل یہ اظہار کرنا اسماؑ کا | اٹھائے اٹھتا نہیں ایک ہاتھ دکھیا کا
علیؑ نے دیکھا جو پہلو شکستہ زہراؑ کا | ہوا بلند وہ دلسوز نالہ مولاؑ کا
علیؑ کی آہ سے نعشِ بتولؑ کانپ گئی
جہاں لرز گیا قبرِ رسولؐ کانپ گئی

کہا تڑپ کے علیؑ نے کہ فاطمہ زہرا | تمام عمر مجھے یہ فلق رلائے گا
بچایا تم نے مجھے میں تمہیں بچا نہ سکا | نہ شکوہ کرنا رسولِ خدا سے تم میرا
نہ رسن ہیچ ہیں جان اے زہراؑ
یہ میرے صبر کا تھا امتحان اے زہراؑ

اتارنے لگے مرقد میں جب باشک و آہ | یہ دیکھا قبر میں موجود ہیں رسولؐ اللہ
ہوا نہ ضبط علیؑ نے کہا بحالِ تباہ | مجھے ہے سخت ندامت حضور سے یا شاہ
شکستہ پسلیاں زہراؑ جو لے کے آئی ہیں
حضور آفتیں امت نے ان پہ ڈھائی ہیں

حضور کیجئے ظلم و ستم کا اندازہ | گرایا پہلو پہ زہراؑ پہ گھر کا دروازہ
گلے میں باندھ کے رسّی کسا جو آوازہ | دلِ علیؑ میں رہیگا ہمیشہ غم تازہ
وصیت آپ کی یاد آئی دل پہ جبر کیا
تڑپتا فاطمہؑ کو دیکھا اور صبر کیا

ظہورِ اہلِ عزا میں ہے جوشِ ایمانی | ہلا رہی ہے جگر تیری مرثیہ خوانی
دعا یہ کر ہو تجھے ہر قدم پہ آسانی | قریب آنے نہ پائے کبھی پریشانی
علیؑ و فاطمہؑ لطف و کرم کریں تجھ پر!
کسی جہاں میں نہ آئیں مصیبتیں تجھ پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

در احوالِ شہادت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام

کوفے میں جب قیامِ شہِ لافتیٰ ہوا | اک دن حسنؑ حسینؑ نے مولاؑ سے یوں کہا
بابا ہماری بہنیں بہت دن سے ہیں جدا | بلوالیں ان کو ہم۔ ہو اگر حکم آپ کا
خوش خوش مدینے سے جو وہ مغموم آئینگی
عزت کے ساتھ زینبؑ و کلثومؑ آئینگی

بابا قریب آ ہی رہا ہے مہِ صیام | رکھیں گے روزے بھائی بہن ساتھ یا امامؑ
معقول ہوگا روزہ کشائی کا اہتمام | جب ہوگی عیدِ فطر تو خوش ہونگے ہم تمام
حضرت کے زیرِ سایہ پڑھینگے نمازِ عید
حاصل نیاز مندوں کو ہوگا جوازِ عید

رونے لگے علیِؑ ولی سن کے یہ بیاں | فرمایا جاؤ۔ بہنوں کو لے آؤ میری جاں
تکلیف ہو سفر میں نہ ان کو یہ رکھنا دھیاں | کوفے سے دور تھم کے خبر بھیجنا یہاں !
معلوم ان کا مرتبہ ہوگا خدائی کو
خود آؤنگا میں بیٹیوں کی پیشوائی کو

بیٹا حسنؑ حسینؑ یہ خطۂ عراق ہے | کوفے کی بستی موردِ افتراق ہے
طینت میں اس کی مکر ہے شر ہے نفاق ہے | اکثر دلوں پہ عظمتِ اسلام شاق ہے
باشندوں سے یہاں کے امیدِ وفا نہیں
وہ کلمہ گو ہیں پر۔ جنہیں خوفِ خدا نہیں

بیٹا مہِ صیام یقیناً قریب ہے | کوثر ہے پاس خلد کا گلشن قریب ہے
پیارو تمہارے باپ کا مسکن قریب ہے | جسمِ ابوترابؑ کا مدفن قریب ہے
انیسویں کی صبح کی تلوار کھائیں گے
اکیسویں کو ہم لحد اپنی بسائیں گے

یثرب میں رہ کے زینبؑ و کلثومؑ ہیں اداس | اچھا ہے۔ میری بیٹیاں آجائیں میرے پاس
دیکھیں جو سر شگافتہ میرا بہ دو یاس | ان کو دلاسہ دینا نہ کھو بیٹھیں وہ حواس
آوازیں ان کے نوحوں کی باہر نہ آنے پائیں
لاشے کی پیشوائی کو در پہ نہ آنے پائیں

پیارو تمہیں نصیب کہاں انبساطِ عید | اعدا نہ ہونے دیں گے میسر نشاطِ عید
رنگین میرے خون سے ہوگی بساطِ عید | رکھنا خیال رابطۂ و اختلاطِ عید
بابا کو روزِ عید نہ پاؤ گے تم حسنؑ
اس عید کی نماز پڑھاؤ گے تم حسنؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹا۔ ہمارے بعد۔ نہ آرام کیجیو　　ہر گام پر اشاعتِ اسلام کیجیو
خوشنودیٔ خدا کے لیے کام کیجیو　　قائم ہو جس سے امن وہ اقدام کیجیو

ہر سانس وقفِ شکرِ خدائے قدیر ہو
سیرت مطیعِ طبعِ رسولِؐ کبیر ہو!

بیٹا تمہیں بھی زہر دغا دیں گے بدیقیں　　باغِ رسولؐ کاٹینگے لوٹینگے اہلِ کیں
لاشِ حسینؑ کردیں گے پامال جب لعیں　　پسماندگاں کو قید کریں گے منافقیں!

ایذائیں اہلِ جور سے پائیں گے اہلبیتؑ
ہو کر اسیر کوفے میں آئیں گے اہلبیتؑ

مشتاقِ دید زینبؑ و کلثومؑ ہیں جواب　　یہ عورتیں بھی ان کو ستائینگی بے سبب
کھاکر جو دیں گی بچوں کو صدقات کے رطب　　زینبؑ کہیں گی بی بیو۔ صولی ہو کیوں ادب

پہچانو ہم کو صدقہ نہ دو۔ دل ملول ہیں
اُمت ہو تم ہماری۔ ہم آلِ رسولؐ ہیں

جب مل گئی اجازتِ سلطانِ مشرقین　　یثرب سے کوفے بہنوں کو لائے حسنؑ حسینؑ
بستی سے دور ٹھہرے ہوئے تھے جو نورِ عین　　کہتے تھے اہلِ کوفہ سے یہ سرورِ حنین!

آئی ہیں میری بیٹیاں پردہ ہو راہ میں
کوئی چرندہ ہو نہ پرندہ ہو راہ میں

دربان و پہریدار رہیں گردنیں جھکاتے　　بچّہ بھی کوئی حائلِ پردہ نہ ہونے پائے
انبوہ عورتوں کا نہ محمل کے پاس جائے　　تنہا سلام کرنے کو باپردہ بی بی آئے

بے پردگی کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں
مجمع سے میری بیٹیوں کے دل دہلتے ہیں

کوفے میں آرہی تھیں جو زہراؑ کی بیٹیاں　　استادہ تھیں قنات [illegible] سرِ رہ تا مکاں
تاریک شب تھی، شہرِ خموشاں کا تھا سماں　　محمل کے گرد حلقے [illegible] تھے ہاشمی جواں

حسنینؑ ہوشیار و خبردار آتے تھے
پکڑے مہار حیدرِؑ کرار آتے تھے

اک دن تو تھا یہ زینبؑ و کلثومؑ کا حشم　　اک دن اسیر ظلم و ستم تھیں وہ محترم
انبوہ میں جو شرم سے اٹھتے نہ تھے قدم　　درے لگا رہے تھے ستمگر [illegible]

پکڑے مہار عابدِؑ بیمار روتے تھے
اہلِ تماشا بھی سرِ بازار روتے تھے

کوفے میں بیٹیاں جو علیؑ کی ہوئیں مقیم　　دن گزرے [illegible]
سجدے میں ہوگیا سرِ خیبر شکن دو نیم　　شیرِ خدا کے نورِ نظر ہوگئے یتیم

اسلام کا وقار و شرف دفن ہوگیا
خاکِ نجف میں شاہِ نجف دفن ہوگیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اعدا کے مکر و شر کا نشانہ بنے حسنؑ | بہنوں کو ساتھ لے کے چلے جانبِ وطن
رخصت جو کرنے آئے تھے کوفے کے مرد و زن | سب کی زباں پہ تھے یہ عقیدت نما سخن

سبطِ رسولؐ جا رہے ہیں ہم سے دور آپ
وعدہ کریں کہ آئیں گے کوفے ضرور آپ

بولے حسینؑ اے مرے غمخوار کوفیو | وعدہ کرو یہ تم بھی وفادار کوفیو
بھولو گے اپنے عہد نہ اقرار کوفیو | بھیجو جو میں سفیر طلبگار کوفیو

گلیوں میں بے وفائی کا نقشہ نہ کھینچنا
پاؤں میں رسی باندھ کے لاشہ نہ کھینچنا

آئیگا ایک روز یہاں میرا کارواں | ہونگی برہنہ سر سرِ بازار بی بیاں
بچوں کی گردنوں میں کسی ہونگی رسیاں | لوہے میں جکڑا ہوگا مریضِ ایک ناتواں

نیزہ دلِ رسولِ خدا پر نہ مارنا
سر پہ کسی شہید کے پتھر نہ مارنا

خاموش ہو ظہورؔ۔ مناسب ہے اختصار | غم سے ہیں روزہ دار و عزادار بیقرار
الفاظ تیر بن کے ہوتے ہیں دلوں سے پار | کل مومنوں کے حق میں دعا کر بانکسار

ہر قیدِ اضطراب و الم سے رہائی ہو!
سب دولتیں نصیب ہوں جا ؤ کمائی ہو

مرثیہ

کہتے ہیں کہ جب شاہ کی رحلت کی شب آئی | یعنی شہِ مرداں کی شہادت کی شب آئی
روپوشیٔ خورشیدِ امامت کی شب آئی | پہلے ہی قیامت سے قیامت کی شب آئی

تھا حشر جو ماتم کدۂ شیرِ خدا میں
مولا کے موالی بھی تھے مشغول بکا میں

بند آپ کی آنکھیں تھیں جو شدت سے ورم کی | مولا تھے کہ تصویر تھے ظلم اور ستم کی
ظاہر تھی علامت سفرِ ملکِ عدم کی | چہرے پہ نظر تھی حرمِ شاہِ امم کی

آثارِ یتیمی تھے جو معصوم دلوں پر
شمشیرِ الم چلتی تھی مغموم دلوں پر

تھے ضعف سے خاموش کہ غش حیدرِ صفدر | دل میں جو اٹھا درد تڑپنے لگے سرور
آہستہ یہ فرمایا کہاں ہیں مرے دلبر | ہے کوچ کی ساعت ہمیں رخصت کریں آ کر

ہے اپنی طلب محفلِ تسلیم و رضا میں
جانا ہے ہمیں خدمتِ محبوبِ خدا میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روتے ہوئے فرزند بڑھے باپ کی جانب | فرمانے لگے پیار انہیں سید غالب!
یاد آتے تھے جس لال کے مولا کو مصائب | تسکین اسے دیتے تھے بالفاظ مناسب

کہتے تھے جہاں خانۂ راحت نہیں پیارو
ایمان سے بہتر کوئی دولت نہیں پیارو

اسلام کی خدمت سے کبھی منہ نہ پھرانا | خوشنودیٔ خالق کے لیے جان لڑانا
ممکن ہو تو دشمن کے بھی دل کو نہ دکھانا | جو تم کو ستاتا ہو اسے بھی نہ ستانا

مشہور زمانے میں ہو ایثار تمہارا
بے شک ہو بے داغ ہو کردار تمہارا

جب مل چکے بیٹوں سے تو بیٹی کو بلایا | کلثومؑ و رقیہؑ کو کلیجے سے لگایا
زینبؑ کو جو گریاں اسد اللہ نے پایا | بیتاب ہوئے رنج سے دل غم سے بھر آیا

حالت ہوئی تغیر پیمبرؐ کے وصی کی
یوں روئے کہ بھرا گئی آواز علی کی

چومے کبھی بازو کبھی سر اور کلائی | گھبرا کے یہ کہنے لگی معصومہ کی جائی
بابا یہ حقیقت نہ سمجھ میں مری آئی | کیوں چومتے ہیں بازو مرے آپ کے فدائی

فرمایا کہ چادر تیری لوٹیں گے ستمگر
ان بازوؤں میں رسیاں باندھیں گے ستمگر

دل تھام کے پھر بولے کہ زینبؑ جگر افگار | شبیرؑ سے زہراؑ کی کمائی ہے خبردار
زینبؑ تجھے بلوے میں پھرائیں گے جفاکار | بیٹی میں تجھے دیکھ رہا ہوں سرِ دربار

ہر چند ترے ساتھ مری روح رہے گی
دُرّوں سے تری پشت بھی مجروح رہے گی

پھر جعفرؑ طیار کے بیٹے کو بلا کر | شفقت سے یہ فرمانے لگے فاتح خیبر
عبداللہ اگر چھوڑے مدینہ مرا دلبر | زینبؑ کو بھی تم بھیجنا ہمراہ برادر

شبیرؑ کے ہمراہ اگر جائے گی زینبؑ
بیوؤں کو مدینے میں تو لے آئے گی زینبؑ

یہ کلمہ حسرت جو علیؑ نے کیا ارشاد | مصروف ہوئی گریہ و ماتم میں سب اولاد
مولاؑ نے اسی حال میں پوتے کو کیا یاد | فرمایا کہ لاؤ ہے کہاں سید سجادؑ

سجادؑ مرا فخر ہے ہمنام علیؑ ہے
محبوس بلا قافلہ سالار یہی ہے

سجادؑ کو لپٹا چکے سینے سے جو مولاؑ | پنڈلی کو کلائی کو گلے کو کبھی چوما
فرمایا کہ سجادؑ سنو غور سے بیٹا | وقت آئے گا تم پر جو کسی پر بھی نہ آیا

بیٹا کبھی غصے کو قریب آنے نہ دینا
نقصان مگر دین کو پہنچانے نہ دینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیکھو میں علیؑ ہوں مری گردن بھی بندھی تھی ۔۔۔ اعدا نے کمرِ ظلم و تشدد پہ کسی تھی
ہنگام تھا ایک ایسا ایک ایسی بھی گھڑی تھی ۔۔۔ دادی بھی تمہاری سرِ دربار گئی تھی

آلام کی شدت سے نہ گھبرائیو پیارے
ماں بہنوں کو دربار میں لے جائیو پیارے

یہ کہہ کے جو غش ہو گئے سلطانِ دو عالم ۔۔۔ زینبؑ نے حسنؑ سے کہا رو رو کے بصد غم
دیکھو تو ذرا نبض کہ کچھ درد ہوا کم ۔۔۔ چلائے حسنؑ لٹ گئے برباد ہوئے ہم

دستارِ امامت مرے سر دھر گئے بابا
زینبؑ سوئے فردوس سفر کر گئے بابا

زینبؑ نے تڑپ کر کہا خالق کی دوہائی ۔۔۔ بابا سوئے فردوس گئے رہ گئی جائی
اب زرغۂ اعدا میں ہے زہراؑ کی کمائی ۔۔۔ ماہِ رمضاں میں ہوئی بابا سے جدائی

دل ڈھونڈے گا بابا کو مگر دید نہ ہوگی
افسوس کہ اب اپنی کبھی عید نہ ہوگی

دنیا سے کیا کوچ جو سلطانِ جناں نے ۔۔۔ سر کھول دیا حضرتِ عباسؑ کی ماں نے
ماتم کیا مولاؑ کا جو ہر پیر و جواں نے ۔۔۔ عالم تہ و بالا کیا فریاد و فغاں نے

تھا ہوش سرِ پا نہ گرفتارِ محن کو
غش آ گیا صدمے سے حسینؑ اور حسنؑ کو

ہر صاحبِ ماتم کا تھا صدمے سے بُرا حال ۔۔۔ کلثومؑ و رقیہؑ کا بتائے کوئی کیا حال
زینبؑ کا بیاں کیسے کریں اہلِ عزا حال ۔۔۔ عباسؑ سے بہنوں کا جو دیکھا نہ گیا حال

رو کر اسد اللہ کے پاؤں پہ دھرے ہاتھ
غازی کو تصور میں نظر آئے کٹے ہاتھ

القصہ ہوا غسل و کفن شیرِ خدا کا ۔۔۔ تابوت میں رکھا گیا تن عقدہ کشا کا
سب نے کیا دیدارِ رخِ قبلہ نما کا ۔۔۔ تابوت اٹھا آپ شہِ صدق و صفا کا

ظاہر میں اٹھائے تھے پسر شاہِ نجف کو
تابوت رواں آپ تھا مدفن کی طرف کو

دفنا کے حسنؑ آتے تھے اپنے پدر کو ۔۔۔ رستے میں صدا آئی یہ زہراؑ کے پسر کو
محسن مرے کس طرح سنبھالوں میں جگر کو ۔۔۔ آتا نہیں اب کس لیے عاجز کی خبر کو

ہو بات جو مرضی کے خلاف اے مرے محسن
وہ میری خطا کر دے معاف اے مرے محسن

آواز پہ فرزندِ ید اللہ جو پہنچے ۔۔۔ نابینا اپاہج کو تڑپتا ہوا پایا
احوال جو پوچھا تو وہ معذور یہ بولا ۔۔۔ آتا تھا عیادت کو مری عبدِ خدا کا

کچھ غم نہیں کھانا جو نہیں کھایا ہے بھائی
یہ تیسرا دن ہے وہ نہیں آیا ہے بھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبرؑ نے کہا نام تھا کیا اس نے بتایا
وہ بولا کبھی نام بھی میں نے تو نہ پوچھا
کہتا تھا کہ خادم ہوں میں مخلوقِ خدا کا
ہاں رنگِ کلام اس سے بہت ملتا ہے تیرا

تیری بھی مدارات کا انداز وہی ہے
تو وہ تو نہیں۔ ہاں مگر آواز وہی ہے

رو کر کہا شبرؑ نے کہ اے بندۂ خالق
وہ باپ ہمارے تھے علیؑ مصحفِ ناطق
دشمن تھے بہت ان کے جو کفار و منافق
مسجد میں تھا سجدے میں وہ اللہ کا عاشق

ظالم نے کیا قتل انہیں تیغِ دودم سے
ہم بھی ہوئے محروم اب اس ابرِ کرم سے

دفنا کے ہم آتے ہیں اسی بحرِ عطا کو
یہ سن کے رہی تاب نہ معذور گدا کو
دینے لگا آواز یہ سو رو کے خدا کو
پہچان سکا میں نہ انیس الغربا کو

اس جرم پہ دوزخ سے بچا لے مجھے یارب
کیا لطف ہے جینے کا اٹھا لے مجھے یارب

مقبول دعا ہو گئی اس مردِ خدا کی
بس ہائے علیؑ منہ سے کہا۔ اور قضا کی
خاموش ظہور اب کہ یہ ساعت ہے بکا کی
ہے تجھ پہ بالطاف نظر آلِ عبا کی

دکھ مومنوں کے دور کئے جاتے ہیں مولاؑ
غم تیرے بھی کافور کئے جاتے ہیں مولاؑ

ولید نے جو نوشتہ یزید کا پایا
امامِ عصرؑ کو دارالامارہ بلوایا
سوالِ بیعتِ فاجر زباں پہ جب لایا
جواب میں یہ شہنشاہِ دیں نے فرمایا

نہ کر ولید تقاضہ شتابِ بیعت کا !
میں سب کے سامنے دوں گا جواب بیعت کا

یہ بات کہہ کے چلا گھر جو دلبرِ زہرا
کہا ولید سے مرواں نے وقت ہے اچھا
شہید کر دے کہ اس دم حسینؑ ہے تنہا
کہا امامؑ نے مردود بک رہا ہے کیا

علیؑ کا شیر ہوں دشمن یہ تجھ پہ حال نہیں
مجھے شہید کرے تو تری مجال نہیں

ہوئی بلند جو آوازِ شاہِ نیک اساس
عزیز آ گئے در سے امامِ عصرؑ کے پاس
ادب شناس تھے بولے یہ حضرتِ عباسؑ
حضور کیا ہوا کیوں ہو رہے ہیں آپ اداس

جو حکم ہو ابھی گستاخ کو سزا دوں میں
زباں دراز کا نام و نشاں مٹا دوں میں

امامِ عصرؑ پکارے خفا نہ ہو بھائی
سنو زمانے کی باتیں نہ کچھ کہو بھائی
جو تجھ سے پیار ہے رنج و الم سہو بھائی
خدا کی راہ میں ثابت قدم رہو بھائی

بڑھو نہ آگے جو ہے تم کو پاس بھائی کا
نہیں ہے وقت ابھی زور آزمائی کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گھر اپنے شاہِ غریب الدیار پہنچے جب | کھڑی تھیں در سے لگی انتظار میں زینبؑ
بلائیں لیکے برادر سے عرض کی باادب | ذرا بتایئے تو کیوں کیا گیا تھا طلب

ہجومِ غم ہے مری جان نکلی جاتی ہے
صدائے گریۂ بنتِ رسولؐ آتی ہے

پکارے سرورِ کونین کیا بتائیں بہن | نہ سن سکوگی اگر حالِ دل سنائیں بہن
یہ عزم ہے کہ وطن اپنا چھوڑ جائیں بہن | نہائیں خون میں بستی نئی بسائیں بہن

مطیعِ کفر ہو شیدائے دیں نہیں ممکن
درِ یزید پہ رکھوں جبیں نہیں ممکن

یہ کہہ کے حکم دیا اپنے جاں نثاروں کو | مدینہ چھوڑ دو۔ زادِ سفر درست کرو
اگر عزیز ہوں جانیں نہ میرے ساتھ چلو | سفر یہاں سے نہیں یہ جہان سے سمجھو

نہ آسکے گا جو ہمراہ میرے جائے گا
جو آئے گا خبرِ مرگ لیکر آئے گا

یہ سنکے خانۂ شہ میں ہوا بپا کہرام | درست کرنے لگے زادِ راہ خاص و عام
یہ حال دیکھ کے بولے امامِ عرش مقام | چلیں گے ساتھ جو میرے وہ سن لیں اپنے نام

رقم جو نام تھے پڑھ کر سنا دیئے سب کو
دیا نہ اذن سفر کا جنابِ زینبؑ کو

ایک آہ بھر کے پکاری یہ بنتِ شیرِ اللہ | حسینؑ مجھ کو نہ ہمراہ لے چلو گے۔ آہ
بتاؤ تو مجھے زینبؑ سے کیا ہوا ہے گناہ | گلے لگا کے یہ بولے امامِ عالی جاہ

بہن فقیہ ہو کس طرح جاؤ گی گھر سے
ملا نہ اذن اگر تم کو اپنے شوہر سے

سمجھ کے مسئلہ اذن۔ دخترِ حیدرؑ | ردا لپیٹ کے پہنچیں شتاب اپنے گھر
علیل و صاحبِ بستر تھے آپ کے شوہر | سلام کرکے یہ گویا ہوئیں بدیدۂ تر

مدینہ لٹتا ہے کچھ ہے تمہیں خبر صاحب
حسینؑ چھوڑ کے جاتے ہیں آج گھر صاحب

یہ سن کے کانپتے بستر سے اٹھے عبداللہ | زباں نہ کھل سکی دل کو قلق ہوا جانکاہ
سر اپنا پیٹ کے رونے لگے باشکِ و آہ | کہا سنبھال کے قلب و زبانِ بحالِ تباہ

کروں میں کیا نقاہت سے غیر حالت ہے
نہ ساتھ جانے کی مجھ کو بڑی ندامت ہے

تم اپنے بھائی کے ہمراہ جاؤ میں خوش ہوں | کرو نہ گریہ نہ آنسو بہاؤ میں خوش ہوں
خجل کرو نہ مجھے غم نہ کھاؤ میں خوش ہوں | امامِ عصر کو جا کر سناؤ میں خوش ہوں

بتا کے حال سفارش یہ صاف کر دینا
خطا غلام کی مولاؑ معاف کر دینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ سن کے چلنے کو تھیں بنتِ فاطمہؑ گھر سے | مگر ٹھہر گئیں ارشادِ ابنِ جعفرؑ سے
یہ دیکھا اٹھتے ہیں عبداللہؑ اپنے بستر سے | ہوئے ہیں طالبِ امداد بنتِ حیدرؑ سے

بکھر کے ہاتھ اٹھایا تو اضطراب میں تھے
وہاں گئے جہاں فرزند محوِ خواب میں تھے

جگا کے عونؑ و محمدؑ کو رو کے فرمایا | اٹھو اٹھو مرے شیرو جہاں میں حشر آیا
مدینہ چھوڑ رہا ہے بتولؑ کا جایا | مجھے تو ضعف و مرض نے ہے خون رلوایا

بجائے میرے رہو تم شہِ زماں کے ساتھ
اٹھو حسینؑ کی نصرت کو جاؤ ماں کے ساتھ

وہ کام کرنا کہیں سب کہ شیرِ نر ہو تم | بنرِ جعفرِ طیارؑ کے پسر ہو تم
نہالِ گلشنِ اسلام کے ثمر ہو تم | ضعیف باپ کی راتوں کے دو قمر ہو تم

نہ سمجھے کوئی، کسی دم، یہ بھوکے پیاسے ہیں
یہ شور ہوا اسد اللہ کے نواسے ہیں

کہا یہ دخترِ زہراؑ سے پھر بچشمِ نم | خبر نہیں ہمیں کیا ہے خیالِ شاہِ امم
کہا ہے تم نے سفر ہے برائے ملکِ عدم | جو آئے وقت تو زینبؑ تمہیں خدا کی قسم

فدائے شہ ہو محمدؑ، تمہاری جانب سے
نثار عونؑ کو کرنا، ہماری جانب سے

چلیں یہ جنگ کو جس دم نہ تم بکا کرنا | خدا قبول کرے نذر یہ دعا کرنا
نہ دودھ بخشنے میں دیر اک ذرا کرنا | جو یہ شہید ہوں، تم شکرِ حق ادا کرنا

اٹھا کے لائیں جو شہ جاں بلب دلیروں کو
تو میری سمت سے بھی پیار کرنا شیروں کو

کرو جو پیار تو اس بات کا خیال رہے | جگر میں درد ہو، آنسو نہ آنکھ سے ٹپکے
تڑپتے دل کو دبا دینا صبر کی سِل سے | ہے ماں کو مامتا سے بیکلی، کوئی نہ کہے

یہ غل ہو صابرہ، مثلِ بتولؑ ہے زینبؑ
کبھی حسینؑ نہ سمجھیں ملول ہے زینبؑ

کیا سلام گئیں لیکر اپنے پیاروں کو | حسینؑ کر رہے تھے جمع غمگساروں کو
جو دیکھا شاہ نے ہمشیر کے دلاروں کو | گلے لگا لیا مہتاب نے ستاروں کو

ظہورؔ، غم سے کلیجہ فگار ہونے لگا
سوارِ دوشِ محمدؐ سوار ہونے لگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

جاتی ہے بہار آج مدینے کے چمن سے
ہے بغض لعینوں کو شہنشاہِ زمن سے
تنگ آئے ہیں شبیرؑ اب اعدا کے چلن سے
کرتے ہیں بیاباں کی طرف کوچ وطن سے
فرماتے ہیں یہ منزلِ آخر کا سفر ہے
مدفون مسافر ہوں کہاں کس کو خبر ہے

اب میں رہِ معبود میں گھر چھوڑ رہا ہوں
آرام گہہِ خیرِ بشر چھوڑ رہا ہوں
صغراؑ کو بھی با دیدۂ تر چھوڑ رہا ہوں
ہر چند ہے بیمار مگر چھوڑ رہا ہوں
احباب کی فرقت کا قلق ساتھ ہے میرے
لیکن یہ مسرت ہے کہ حق ساتھ ہے میرے

فرمایا یہ رُخ کر کے سوئے قبرِ پیمبرؐ
نانا مجھے روضے سے چھڑاتے ہیں ستمگر
رہ رہ کے یہی سوچتا ہوں بادلِ مضطر
ایسا نہ ہو کٹ جائے مدینے میں مرا سر
خوں میرا مدینے میں جو بہہ جائیگا نانا
اس شہر کی توقیر میں فرق آئیگا نانا

پھر سوئے بقیعہ رخِ پر نور پھرایا
اشک آنکھوں سے بہنے لگے دل غم سے بھر آیا
مجرے کے لئے سر بہ ادب اپنا جھکایا
رو رو کے یہ خاتونِ قیامت کو سنایا
اماں ترا گھر ہوتا ہے برباد خبر لے
سر پیٹتی ہے زینبِ ناشاد خبر لے

اماں جسے تو نے تھا بڑے ناز سے پالا
اعدا نے اسے آج مصیبت میں ہے ڈالا
ہوتا ہے جدا تجھ سے ترا منتوں والا
اب کون کرے گا ترے مدفن پہ اجالا
جنگل میں جو گھر جاؤں خبر لینے کو آنا
خنجر کے تلے گود میں سر لینے کو آنا

تھرا کے پھر آواز یہ دی روحِ حسنؑ کو
بھائی نہ بھلا دینا محبت کے چلن کو
جنگل سے چلا جاؤں جو میں نہر لبن کو
اعدا سے بچا لینا ذرا آکے بہن کو
اماں نے بہت چومے ہیں ہمشیر کے بازو
باندھے نہ کوئی زینبِ دلگیر کے بازو

سنکر یہ سخن کانپ گئی زینبِ مضطر
فرمایا یہ کیا کہہ رہے ہیں سبطِ پیمبرؐ
جرأت ہے کسی کی جو تشدد کرے مجھ پر
عباسؑ سا جرار ہے زینبؑ کا برادر
شہ بولے بہن اکبرؑ و عباسؑ نہ ہوں گے
اس وقت ترے شیر ترے پاس نہ ہونگے

عباسؑ گزر جائیں گے ہاتھ اپنے کٹا کر
ٹکڑے تنِ قاسمؑ کے پڑے ہونگے زمیں پر
چھد جائیگا برچھی کی انی سے دلِ اکبرؑ
اک تیر سے ہو جائیں گے بے جاں علی اصغرؑ
خوں عونؑ و محمدؑ کا بھی بہہ جائیگا بن میں
بس ایک بھتیجا ترا رہ جائیگا بن میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غش ہوگا بھتیجا بھی ترا تپتی زمیں پر | ہوگا نہ کوئی دوست نہ ہمدرد نہ یاور
دوڑائیں گے گھوڑے مرے لاشے پہ ستمگر | جل جائیں گے خیمے تری لٹ جائیگی چادر

سر ننگے جو کُرتی مری لاش پہ زینبؑ
رونے بھی نہ پائے گی مری لاش پہ زینبؑ

بیتاب ہوئی غم سے یداللہ کی جائی | سر پیٹ کے فرمایا کہ خالق کی دوہائی
لٹ جائے گی پردیس میں اماں کی کمائی | جنگل میں بچھڑ جائینگے ہمشیر سے بھائی

معلوم ہوا کوچ جو فرماتے ہیں شبیرؑ
ویرانہ بسانے کے لیے جاتے ہیں شبیرؑ

خاموش ظہوؔر اب کہ جگر کانپ رہا ہے | ہر دیدۂ درد اہلِ نظر کانپ رہا ہے
مولاؑ کا عزاخانہ یہ گھر کانپ رہا ہے | خورشید کو لرزہ ہے قمر کانپ رہا ہے

افلاک ہلانے جو یہاں اہلِ عزا نے
آزاد کیا ہے انہیں ہر غم سے خدا نے

مرثیہ

تری جناب میں ہے عرض اے خدائے ادب | ہمیشہ ساتھ رہے میرے رہنمائے ادب
مری نظر میں ہے۔ بابِ محل سرائے ادب | یہ آرزو ہے کہ پورا ہو اقتضائے ادب

ادب مجمع ہے یہ مومنین کی مجلس ہے
بیانِ عظمتِ اُم البنینؑ کی مجلس ہے

نصیب تھا انہیں ہر چند نام بنتِ نبیؐ | ملا تھا عہدۂ قائم مقامِ بنتِ نبیؐ
بنی رہیں یہ مگر خاکِ گامِ بنتِ نبیؐ | ہمیشہ دل سے کیا احترامِ بنتِ نبیؐ

علیؑ کے گھر میں سکونت پہ فخر کرتی تھیں
حسنؑ حسینؑ کی خدمت پہ فخر کرتی تھیں

جنابِ فاطمہؑ اُم البنینؑ نیک اساس | علیؑ کی خادمۂ خاص مادرِ عباسؑ
نہ دیکھ سکتی تھیں زہراؑ کی بیٹیوں کو اداس | انہیں خبر نہ تھی کیلئے ہراس کیا وسواس

علیؑ کے سائے میں حاصل سکوں تھا راحت تھی
اور ان کے بعد تو ہر گام پر قیامت تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہادتِ حسنؑ مجتبیٰ۔ قیامت تھی | بنی اُمیّہ کی جو تھی جفا۔ قیامت تھی
بلکنے گا دلِ صغراؑ وہ کیا۔ قیامت تھی | روانگیٔ شہؑ کربلا۔ قیامت تھی

سوار فاطمہؑ کی بیٹیاں جو ہوتی تھیں
کلیجے پھٹتے تھے۔ اُمّ البنینؑ روتی تھیں

چلا مدینے سے جب کاروانِ عشقِ خُدا | امامِ عصر نے یہ درد ناک نوحہ سُنا
خدا کے واسطے ٹھہرو حسینؑ ایک ذرا | مکان دیکھ کے خالی۔ بھر آیا دل میرا

جدھر کا قصد ہے اے سبطِ مُصطفیٰؐ جاؤ
پھر ایک بار مجھے صورتیں دکھا جاؤ

ٹھہر گئے یہ صدا سن کے شاہِ نیک اساس | یہ دیکھا لاتی ہیں تشریف مادرِ عباسؑ
بڑھے امامؑ بھی ان کی طرف بحسرت و یاس | گلے لگا لیا مخدومہ نے پہنچ کر پاس

کہا امامؑ نے پیکر ہیں آپ اُلفت کا
بتائیے سبب اس آمد و عنایت کا

دیا جواب یہ مخدومہ نے بدرد و یاس | ہوا ہے پیدا مرے دل میں ایک یہ وسواس
نہ بیوفائی کرے آپ سے کہیں عباسؑ | نہ بھول جائے ادب یہ غلامِ قدر شناس

اے علیؑ کی وصیت سنانے آئی ہوں
اور اپنے پالنے کا حق جتانے آئی ہوں

قدم پہ گر کے یہ عباسؑ نے کہا باادب | جناب آپ کا ہے بے سبب یہ رنج و تعب
رہوں گا خدمتِ مولائے دیں میں روز و شب | حسد کریں گی وفا پر مری وفائیں سب

ادا کروں گا جو حق آپ کا ہے اے اماں
مری رگوں میں لہو باپ کا ہے اے اماں

نہ ہونے دے گا شکایت آپ کو کبھی یہ غلام | خلافِ مرضیٔ مولا نہ ہوگا کوئی کام
نگاہِ بنتِ نبیؐ میں بلند ہوگا مقام | ادب کے ساتھ زبانوں پہ ہوگا آپ کا نام

پلٹ کر آ گیا تو خوب پیار کیجئے گا
نہ آ سکا تو مجھے دودھ بخش دیجئے گا

یہ سُن کے شاد ہوئیں زوجۂ امیرِ نجف | ہوئے امامؑ رواں دشتِ کربلا کی طرف
جو پہنچا منزلِ مقصد پہ فاطمہؑ کا خلف | تو خاک و خون میں ڈوبی ہر آیتِ مصحف

کسی کو درّے کسی کو طمانچے مارتے تھے
لعین بی بیوں کی چادریں اُتارتے تھے

اسیر ہو کے گئے کوفہ و دمشق حرم | قدم قدم پہ اُٹھاتے رہے الم پہ الم
یزیدِ نحس کے زنداں میں سہہ کے ظلم و ستم | مزارِ شاہِ اُمم پر گئے سپٹے ماتم

فگار کر چکے جب تین روز سینے کو
اُڑاتے خاک سروں پر چلے مدینے کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریبِ شہر پہنچ کر ٹھہر گئے سجاد — کہا بشیر سے رکھے خدا ترا دل شاد
مدینے والوں کو جا کر سُنا دے یہ روداد — تباہ حال و پریشاں رسول کی اولادؑ

رسن کے بند سے کھلوا کے ہاتھ آئی ہے
سفر سے زینبؑ و عابدؑ کے ساتھ آئی ہے

بشیر نے جو مدینے میں جا کے دی یہ صدا — مدینے والو مدینہ نہ جائے امن رہا
شہید ہو گیا سبطِ رسولؐ ۔ وا ویلا — بلند ہو گیا ہر سمت شورِ آہ و بکا

گھروں سے بی بیاں زار و حزیں نکل آئیں
عصا سنبھال کے اُم البنین نکل آئیں

بشیر دیکھ کے اُم البنینؑ کو غم سے نڈھال — کسی سے پوچھ رہا تھا یہ کون ہے بے حال
محمدِ حنفیہ بغضبِ غیظ و جلال — لرز کے بولے بشیر اپنی تو زبان سنبھال

کیا کلام تو ہوگا زباں کے ساتھ قلم
اُٹھائی انگلی تو کر دوں گا تیرا ہاتھ قلم

تعارف ان کا اگر چاہتا ہے سن مجھ سے — تمام ہاشمی جھکتے ہیں سامنے اُن کے
خدا نے مرتبے ایسے بلند اُن کو دیئے — جنابِ فاطمہؑ زہرا کے اقتدار ملے

عظیم پیکرِ احساس ہیں یہ مخدومہ
بشیر۔ مادرِ عباسؑ ہیں یہ مخدومہ

کہا بشیر نے عباسؑ ۔ عاشقِ شبیرؑ — سکونِ قلبِ حرم ۔ قوتِ دلِ ہمشیر
بچا رہا تھا سکینہؑ کی مشک وہ دلگیر — کٹے جو ہاتھ ۔ لگا سر پہ گرز ۔ آنکھ پہ تیر

شہید ایسا نہ کوئی کبھی کہیں پہ گرا
علم کے ساتھ علمدار بھی زمیں پہ گرا

پکاریں مادرِ عباسؑ ۔ مرحبا عباسؑ — جو وعدہ کر کے گیا تھا وہ کر گیا عباسؑ
بلند مرتبہ تو نے مرا کیا عباسؑ — میں دودھ بخشتی ہوں تجھ کو مرحبا عباسؑ

مگر میں تیرے الم میں نہ جان کھوؤں گی
غمِ حسینؑ میں روؤں گی جب بھی روؤنگی

ادا کیا جو علمدار نے وفا کا حق — کمر حسینؑ کی خم ہو گئی بغضبِ قلق
ظہورؔ روک قلم ، ہو گیا کلیجہ شق — دعا یہ مانگ اُٹھا کر کتابِ غم کے ورق

پسند مرثیہ اُم البنین فرما لیں
زیارتوں کے لئے جلد تجھ کو بلوا لیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

مسلمؑ بن عقیل۔ یقیناً عقیل تھے
مسلمؑ علیؑ کے طالبوں میں بے عدیل تھے
مسلمؑ محمدِ عربی کے وکیل تھے
مسلمؑ وجودِ ذاتِ خدا کی دلیل تھے
مسلمؑ بلند مرتبہ۔ عالی مقام تھے
مسلمؑ رسولِ وقت۔ بحکمِ امامؑ تھے

مسلمؑ۔ امیرِ قافلۂ انتخاب تھے
مسلمؑ سفیرِ مملکتِ بوترابؑ تھے
مسلمؑ مشیرِ عالمِ علمِ کتاب تھے
مسلمؑ وزیرِ سبطِ رسالتمآبؑ تھے
مسلمؑ کا نام ثبت ہے تاریخِ دہر پر
مسلمؑ کا راج اب بھی ہے کوفے کے شہر پر

کوفے میں داخلہ ہے سفیرِ امامؑ کا
تعظیم سے خمیدہ ہے سر خاص و عام کا
گھر گھر میں غلغلہ ہے درود و سلام کا
جو شخص ہے مجسمہ ہے احترام کا
بیعت کا قصد ہے جو امامؑ عرب کے ساتھ
مسلمؑ کے ہاتھ چومتے ہیں سب ادب کے ساتھ

جاسوس نے یہ شام کے حاکم کو دی خبر
مخمور تو شرابِ تکبر میں ہے ادھر
مسلمؑ جو ہے برادرِ شبیرؑ نامور
بیعت ہر اہلِ کوفہ نے کی اس کے ہاتھ پر
کر جلد تو رسولؐ کی عترت کا خاتمہ
ورنہ سمجھ لے اپنی حکومت کا خاتمہ

سُن کر یزید نے سخنِ بد نہاد کو
حاکم بنایا کوفے کا ابنِ زیاد کو
فرماں لکھا کہ جلد مٹا اس فساد کو
یک لخت محو کیجیو حق العباد کو
بیعت شکن کا جرم نہ ہرگز معاف ہو
میداں مرے مخالفوں سے جلد صاف ہو

ابن زیاد۔ کوفے میں پہنچا بہ مکر و شر
ہلچل مچائی شہر میں ایسی کہ الحذر
تیغِ جفا سے کٹنے لگے مومنوں کے سر
ایماں فروش جھکنے لگے اس کے پاؤں پر
ایسا کبھی انقلاب کم آیا ہے دہر میں
لاکھوں مطیع جن کے تھے تنہا تھے شہر میں

حضرت سے بولنا کوئی کرتا نہ تھا پسند
آتا تھا پاس کوئی تو آمادۂ گزند
جس گھر پہ جاتے ملتا تھا دروازہ اس کا بند
پھرتے تھے چار سمت سے اُڑاتے ہوئے سمند
ڈرتا تھا جو اپنی جان کا ہر میزبان کو
دیتا نہ تھا پناہ کوئی میہمان کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تھی طوعہؓ نام ایک زنِ پیر دیندار | حضرت کو دیکھ کر جو ہوا قلب بیقرار
دروازہ گھر کا کھول کے باچشمِ اشکبار | بولی بصد ادب یہ کنیز آپ پر نثار

تشریف خادمہ کے یہاں لائیے جناب
کچھ دن قیام اِس جگہ فرمائیے جناب

وہ رات کی جناب نے طوعہؓ کے گھر بسر | طوعہؓ کے زیرِ پرست پسر نے یہ کر کے شر
ابنِ زیاد فاسق و فاجر کو دی خبر | مسلمؑ بنِ عقیل ہیں موجود میرے گھر

اپنی مخالفت کا نہ الزام دے مجھے
ان کو اسیر کر لے اور انعام دے مجھے

طوعہؓ کے گھر لعیں کے رسالے پہنچ گئے | محصور کرنے ماہ کو ہالے پہنچ گئے
لے کر سوار برچھیاں بھالے پہنچ گئے | اشرف کو قید کرنے رذالے پہنچ گئے

چھوڑا جو دشمنوں نے لحاظ و تمیز کو
آیا جلال شیرِ خدا کے عزیز کو

تلوار کھینچ کر نکل آئے مکان سے | آگاہ کر کے دشمنوں کو اپنی شان سے
سمجھایا پہلے خوب مدلل بیان سے | گئے نہ باز وہ تو عجب آن بان سے

آگے بڑھے کہ حشر کا سامان کر دیا
جو حملہ ور ہوا اُسے بیجان کر دیا

جب کوفیوں نے کوفے میں مسلمؑ سے کی دغا | تنہا کے گرد حلقۂ اہلِ جفا ہوا
حملہ منافقوں نے جو اسلام پر کیا | مسلمؑ نے یاحسینؑ کہا یا علیؑ کہا

لڑتے چلے جو لشکرِ ابنِ زیاد سے
ثابت دفاعِ دینِ خدا تھا جہاد سے

تنہا کی جنگ دشمنوں کے دل ہلا گئی | پندرہ سو سورماؤں جوانوں کو کھا گئی
ابنِ زیاد کو جو مدد کی صدا گئی | چہرے پہ روسیاہ کے زردی سی چھا گئی

بولا چلاؤ تیغ نہ ہاشمؑ کے شیر پر
کر دو دغا کے وار کرو اِس دلیر پر

آمادہ مکر پر ہوئے مکار و نابکار | کوٹھوں سے پھینکنے لگے پتھر ستم شعار
کرتے تھے دور دور سے تیغ و تیر کے وار | انگارے مارتے تھے کہیں چھپ کر اہلِ نار

کھا کھا کے زخم نادِ علیؑ پڑھتے جاتے تھے
مسلمؑ جہاد کرتے ہوئے بڑھتے جاتے تھے

کھائی بنائی کوفیوں نے اک مقام پر | ایسا چھپا دیا تھا کہ آتی نہ تھی نظر
پسپا اسی طرف ہوئے مکارِ اہلِ شر | مسلمؑ بڑھے جو لڑتے ہوئے مثلِ شیرِ نر

ظاہر نشانِ مکر و دغا تھا نہ راہ میں
یوسفؑ کی طرح گر گئے مسلمؑ بھی چاہ میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

گرتے ہی ان پہ کرنے لگے بدشعار وار | افسوس ایک جسمِ حزیں پر ہزار وار
مظلوم پر جو ہو رہے تھے بار بار وار | غش آگیا سہے نہ گئے بے شمار وار

دشمن تھے گرد. چاہنے والے نہ تھے قریب
ہوکر قریب گود کے پالے نہ تھے قریب

حاکم کے پاس لے گئے دشمن اسیر کو | بولے کرو سلام ہمارے امیر کو
مسلمؑ نے چشمِ غیظ سے دیکھا شریر کو | فرمایا کیوں سلام کروں اس حقیر کو

جو ہے امیرِ عصر اسی پر مرا سلام
مولا حسینؑ ابنِ علیؑ پر مرا سلام

پاتے ہی حکم حاکمِ بدکار و بدعمل | بالائے بام لے گئے حضرت کو جنیدل
چھت سے زمیں پہ پھینک دیا آہ سر کے بل | پہنچے ادھر زمیں پہ ادھر آگئی اجل

سر نذر کرکے ابنِ زیادِ شریر کو
ملعون کھینچتے پھرتے لاشِ سفیر کو

کوفے کے در پہ لٹکی رہی مدتوں وہ لاش | رکھتے تھے بغض آلِ نبیؐ سے جو بدقماش
مسلمؑ کے لاڈلوں کو بھی کرنے لگے تلاش | خاموش ہو ظہورؔ. کلیجہ ہے پاش پاش

کر عرض رب سے دے کے پیمبرؐ کا واسطہ
غم برطرف ہوں مالکِ کوثر کا واسطہ

عالمِ علم تواریخ پہ کرتے ہیں بیاں | دشتِ غربت میں فروکش تھے امامِ دوجہاں
نہم ماہِ محرم ہوئی صحرا میں عیاں | محوِ تسبیح و تلاوت ہوئے سب پیر و جواں

سجدۂ شکر ادا کرکے نمازی اٹھے
یا علیؑ کہتے ہوئے صفدر و غازی اٹھے

فوجِ اعدا سے تصادم کا جو اندیشہ تھا | اسلحہ اپنے سنبھالے ہوئے تھے اہلِ وفا
دفعتاً فوجِ حسینؑ میں یہ سب نے دیکھا | خیمے سے سیدِ سجادؑ ہوئے جلوہ نما

سر پہ ہے خود تو سینے پہ زرہ تانے ہیں !!
موزے پاؤں میں ہیں اور ہاتھوں میں دستانے ہیں

اپنے گھوڑے پہ چڑھے پھرنے لگے گردِ خیام | دوپہر ہوگئی آیا نہ خیالِ آرام
دھوپ سے جلنے لگے جوشن و بکتر وہ تمام | جوشِ جرأت سے تھے سرشار امامؑ ابنِ امامؑ

تھی تمنا کہ حسینؑ اذنِ عطا فرمائیں
حربِ عابدؑ سے زمانے کو علیؑ یاد آئیں

دیکھا شبیرؑ نے بیٹے کا جو یہ شوقِ جہاد | پیار سے پاس بلاکر کہا بیٹا سجادؑ
کیوں جلال آیا ہوا ہے تمہیں اے نیک نہاد | سایہ میں بیٹھ کے دم لو کرو اللہ کو یاد

آتشِ غیظ و غضب حد سے نہ بڑھ جائے کہیں
دھوپ ہے سخت لگے لو نہ بخار آئے کہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عرض فرزند نے کی فکر نہ فرمائیں حضور
میری کوشش ہے کہ دشمن رہیں خیموں سے دور

شہ نے فرمایا بہت خوب مرے دل کے سرور
ہم کو منظور ہے پیارے جو تمہیں ہے منظور

دشمنوں سے تمہیں منظور وغا ہے بیٹا
آہ کچھ اور ہی منظورِ خدا ہے بیٹا

اسداللہ کی تلوار کے وارث تم ہو
قوتِ حیدرِ کرار کے وارث تم ہو

عترتِ احمدِ مختار کے وارث تم ہو
میرے اجڑے ہوئے گلزار کے وارث تم ہو

کیا بتاؤں تمہیں کیا کام تمہیں کرنا ہے
کربلا سے سفرِ شام تمہیں کرنا ہے

سنا فرزند نے جس دم یہ پدر کا ارشاد
اترے گھوڑے سے اسی وقت جنابِ سجادؑ

سخت گرمی سے جو چپکتا تھا بدن پر فولاد
کہا خادم سے زرہ دور کر اے نیک نہاد

تشنگی نے تو کلیجے کو جلا رکھا ہے
دھوپ نے جسم کو بھی آگ بنا رکھا ہے

دھوپ اور پیاس سے خادم کے نہ تھے ہوش بجا
کر سکا وہ نہ زرہ سینۂ عابدؑ سے جدا

کہا جھنجلا کے یہ سجادؑ نے اچھا ہٹ جا
انگلیاں ڈال کے حلقوں میں جو جھٹکا مارا

دو، ایک آن میں وہ آہنی پوشاک ہوئی
پارچے کی طرح لوہے کی زرہ چاک ہوئی

حال یہ دیکھ رہی تھی کوئی شامی عورت
بولی حیرت سے جواں ہے کہ خدا کی قدرت

بھوک میں پیاس میں یہ حوصلہ ہے یہ ہمت
ہاشمی شیر کے ہاتھوں میں ہے ایسی طاقت

لگ گئی اس زنِ شامی کی نظر عابدؑ کو
یوں بخار آیا رہی کچھ نہ خبر عابدؑ کو

تپ سے بیتاب و تواں عابدِ بیمار ہوئے
غفلت و ضعف بڑھے ایسے کہ ہل بھی نہ سکے

شبِ عاشور کو سجادؑ جو غش سے جاگے
کہا زینبؑ سے پھوپھی جان بتاؤ تو مجھے

کیا ہوا آج یہ بدلی ہیں فضائیں کیسی
آ رہی ہیں مرے کانوں میں صدائیں کیسی

کہا زینبؑ نے کہ کیا پوچھتے ہو اے دلدار
بھائی کو چھوڑ کے کچھ لوگوں نے لی راہِ فرار

کچھ ہوئے قتل ہیں موجود جو باقی انصار
ان کو لے آئے ہیں نزدیک امامِ ابرار

لو لگائے ہوئے اللہ سے غازی سارے
محوِ تسبیح ہیں اس دم وہ نمازی سارے

ہو کے رنجیدہ پھوپھی سے کہا عابدؑ نے کلام
کہلوا دیجئے بابا کو ذرا میرا سلام

دیا شبیرؑ کو فضہؓ نے جو عابدؑ کا پیام
آئے فرزند کے خیمے میں شہِ عرش مقام

پوچھا کیا حال ہے تپ کم کہ سوا ہے بیٹا
ہاں سنائیں ہمیں کیوں یاد کیا ہے بیٹا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دستِ بستہ کہا سجادؑ نے اے سبطِ نبیؐ | آرہی ہیں میرے کانوں میں صدائیں جنکی
ان کو آوازِ حرم بھی یونہی جاتی ہوگی | چاہتا ہوں کہ ہٹالیں وہ خیام اپنے ابھی

اہلبیتِ نبوی ان کی نہ گفتار سنیں
میری ماں بہنوں کی آواز نہ انصار سنیں

چوم کر پیار سے شبیرؑ نے ہاتھ اور گلا | اشک برساتے ہوئے لال سے اپنے یہ کہا
ختم ہے رات سحر ہونے میں اب دیر ہے کیا | ان کو اس وقت تو رہنے دو یونہی اے بیٹا

آج اچھا نہیں پیاسوں کی ستانا پیارے
کل جہاں چاہو وہاں خیمے لگانا پیارے

کہا شبیرؑ سے سجاد نے رو کر باادب | میں سمجھ ہی نہ سکا آپ کا کیا ہے مطلب
کیوں چلے جائیں گے کل آپ اور انصار یہ سب | کہا مولاؑ نے سنو غور سے اے پیارے اب

مہلت اس رات کی لے لی ہے عبادت کیلئے
دن ہے عاشور کا ہم سب کی شہادت کیلئے

صبح سے ظہر تلک انصار کے سر ہونگے قلم | عصر کے وقت تہہِ تیغِ ستم ہونگے ہم
اور پھر لاشیں بھی ہو جائیں گی پامالِ ستم | خیمے جل جائیں گے لٹ جائینگے سب اہلِ حرم

کل جو شام آئے گی وہ شام قیامت ہوگی
تم کو صرف ایک ہی خیمے کی ضرورت ہوگی

غش ہوئے سیدِ سجادؑ سنا جب یہ بیاں | اہلبیتِ نبوی کرنے لگے آہ و فغاں
آبدیدہ ہوئے انصارِ امامِؑ دوجہاں | گریہ ظہورا بن علیؑ سے کہ شرکون و مکاں

رونے والوں پہ عنایت کی نظر ہو جائے
جلد اب شامِ مصیبت کی سحر ہو جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

لکھا ہے جب آئی شبِ عاشورِ محرم
مصروفِ عبادت ہوئے سلطانِ دوعالم
تعقیبِ عشا پڑھ چکے جب سیدِ اکرم
فرمایا کہ ہوں جمع مرے مونس و ہمدم
دھوکے میں نہ رہ جائے کوئی صاف سنا دوں
جو صبح کو ہونا ہے اسی وقت بتا دوں

سنتے ہی خبر جمع ہوئے شہ کے یگانے
احباب و اعزہ سے کہا شاہ ہدا نے
مہلت ہمیں اس رات کی دی ہے جو قضا نے
ہے وقت چلے جاؤ کہیں جان بچانے
کل صبح جو ہوگا یہاں زندہ نہ بچے گا
حد یہ ہے کہ ششماہے کا بھی حلق چھدے گا

ہے فوجِ یزیدی کو فقط مجھ سے عداوت
خود صبح کو ہو جاؤں گا قربانِ شریعت
کیوں میرے طرفداروں پہ آئے کوئی آفت
تم سب کے سروں سے میں اٹھا لیتا ہوں بیعت
یہ کوئی نہ سمجھے کہ جدا کرتا ہے شبیرؑ
حق ہے جو محبت کا ادا کرتا ہے شبیرؑ

سن کر یہ سخن کانپ گئے شاہ کے یاور
منہ پیٹ لیے فرش سے ٹکرانے لگے سر
عرض یہ کیا حکم دیا ہے شہِ صفدر
کیا ہو گیا شک آپ کو ہم سب کی وفا پر
ممکن نہیں خادم شہِ والا سے جدا ہوں
سو بار جو زندہ ہوں تو حضرت پہ فدا ہوں

کس طرح توقع ہوئی یہ اہلِ وفا سے
پھر جائیں گے ہم جانِ رسول دوسرا ہے
آتی ہے اگر موت تو آ جائے بلا سے
کیا زندگی کے واسطے پھر جائیں خدا سے
اچھا ہے جو کل صبح نہ ہم زندہ رہیں گے
اللہ و نبیؐ سے تو نہ شرمندہ رہیں گے

شہ بولے کہ ہرگز یہ سخن لب پہ نہ لاؤ
ہے حکمِ خدا جان مصیبت سے بچاؤ
تاخیر مناسب نہیں جلدی چلے جاؤ
واللہ میں ناراض نہیں دل نہ کڑھاؤ
خورسند اور بھی کرنا ہے اگر ابنِ علیؑ کو
پہنچا دو مدینے حرمِ سبطِ نبیؐ کو

یہ بات سنی حضرتِ زینبؑ نے قضارا
وہ غم ہوا دل کو نہ رہا ضبط کا یارا
گھبرا کے پسِ پردہ سے حضرت کو پکارا
بھیا ذرا آ جائیے خیمے میں خدارا
یہ ہو نہیں سکتا کہ تمہیں چھوڑ کے گھر جائیں
کہیے تو گلا کاٹ کے تلوار سے مر جائیں

سن کر یہ سخن کانپ گئے حضرتِ شبیرؑ
فرمایا میں آتا ہوں ابھی اے مری ہمشیر
پہنچے تو بہن کرنے لگی رو کے یہ تقریر
کیوں بھیجتے ہیں گھر ہمیں کیا ہو گئی تقصیر
قابو میں بہن کا دلِ ناشاد نہیں ہے
کیا ماں کی وصیت بھی تمہیں یاد نہیں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہ بولے بہن یاد ہے اماں کی وصیت | کس طرح گوارا کرے بھائی کی حمیت
تم ایسی بہن پر ہو اسیری کی مصیبت | یثرب کو چلی جاؤ ذرا کم کرو الفت

میں صابر و شاکر ہوں غم و رنج سہونگا
تم چین میں ہوگی تو نہ بے چین رہونگا

کل صبح یہ منظر تمہیں شاید نظر آئے | خنجر مرے حلقوم پہ جلاد پھرائے
سر کٹتے جو دیکھو تو تمہیں تاب نہ آئے | تم گھر سے نکل آؤ قلق مجھ کو رلائے

اس وقت وطن کو جو چلی جاؤگی زینبؑ
بھائی کو تہہ تیغ نہ تڑپاؤگی زینبؑ

اس بات سے دل خواہر شبیرؑ کا تڑپا | حسرت بھری نظروں سے رخِ شاہ کو دیکھا
فرمایا کہ دل جانچتے ہیں آپ بہن کا | ملبوس کلائی سے ہٹا کر یہ سنایا

شبیرؑ ہے فرزند اگر عقدہ کشا کا
زینبؑ کی رگوں میں بھی ہے خوں شیرِ خدا کا

محبوب اگر تم کو ہے اسلام برادر | تیار ہے ہمشیر بھی مرنے کو حق پر
کل ہونے دو وقت آنے دو اے جانِ پیمبرؐ | کھل جائینگے خود خلق پہ زینبؑ کے بھی جوہر

دنیا کا کوئی غم مجھے تڑپا نہیں سکتا
واللہ مرے صبر میں فرق آ نہیں سکتا

سنکر یہ سخن روئے بہت سرورِ دلگیر | فرمایا کہ خاموش خدا کے لیے ہمشیر
مٹ جاتی ہے تدبیر سے تقدیر کی تحریر | جو چاہتی ہو تم ہے وہی مرضیٔ شبیرؑ

سچ کہتی ہو ہمشیر بڑا کام کروگی
تم بخششِ امت کا سرانجام کروگی

پھر محو عبادت میں ہوئے سید ابرار | سجدے میں یہ معبود سے کہتے تھے بتکرار
امت ہو بری نار سقر سے مرے غفار | اللہ سے کہہ تو بھی ظہورِ جگر افگار

غم دور ہوں بنتِ شہِ ذیشاں کا تصدق
عصیاں ہوں بحل شاہِ شہیداں کا تصدق

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

پھر زمانے میں ہوئی بارشِ انوارِ حسینؑ — پھر ہوئے مجمعِ عشاق میں اذکارِ حسینؑ
پھر سیہ پوش نظر آئے عزادارِ حسینؑ — پھر ہوئی مجلسوں میں آمدِ سرکارِ حسینؑ
کوئی آباد بلندی پہ ہو یا پستی میں
دھوم ہے ماتمِ شبیرؑ کی ہر بستی میں

مائلِ گریہ طبیعت ہے عزاداروں کی — بزم ہے حق و صداقت کے پرستاروں کی
ہے تمنا یہی جنت کے طلبگاروں کی — یاد تازہ یہ کریں فاطمہؑ کے پیاروں کی
حسنِ سیرت کے بھی ایثار کے اذکار بھی ہوں
ذکرِ شبیرؑ میں انصار کے اذکار بھی ہوں

اپنی مثل آپ تھے انصارِ حسینیؑ بے شک — تھے سب اشراف ادا کر کے گئے حقِ نمک
اب بھی پھولوں میں جو باقی ہے انہیں کی ہے مہک — ماہ و انجم کی طرح نام ہیں روشن اب تک
پہلے ان سب سے جو آمادۂ جانبازی تھا
شمعِ ایماں کا وہ پروانہ حرِؑ غازی تھا

پیاس میں حضرتِ شبیرؑ سے پانی پی کر — حرؑ کا دل کہتا تھا عمن سے نہ غداری کر
ہاتھ کیا آئے گا دنیا میں کوئی دن جی کر — توبہ کر جرم سے ایماں کی طرفداری کر
وقت ہے دامنِ مولاؑ میں اماں لے جلدی
دے کے سر گلشنِ جنت میں مکاں لے جلدی

شب عاشور عجب کرب میں کی تھی جو بسر — صبحدم حرؑ نے کہا بھائی ذرا آؤ ادھر
لے کے ہمراہ غلام اور پسر کو صفدر — سب سے بولا کہ ہے کچھ میرے ارادے کی خبر
بچ کے اس فوج کے دوزخ سے لگے ہاتھ چلو
تم کو چلنا ہے تو جنت میں میرے ساتھ چلو

یک زباں سب نے کہا خلد ہے درکار ہمیں — آپ کے حکم سے مطلق نہیں انکار ہمیں
حرؑ یہ بولا کہ جہاں دیگا وہ مختار ہمیں — جس کا سر کٹنے کو کہتے ہیں سردار ہمیں
آؤ چلتے ہیں ادھر مثلِ صبا پہنچیں گے
چوم کر اس کے قدم خلد میں جا پہنچیں گے

گئے شبیرؑ کے نزدیک جو چاروں ضیغم — بولے عباسؑ وہیں روک لو سب اپنے قدم
اٹھ کے کرسی سے یہ فرمانے لگے شاہِ امم — آنے دو منتظر ان کے تو سحر سے ہیں ہم
اب مخالف نہیں ایمان کے شیدائی ہیں
میرے مہمان ہیں بھائی یہ میرے بھائی ہیں

چوم کر حضرتِ شبیرؑ کے چاروں نے قدم — عرض کی عفو کریں ہم کو شہنشاہِ امم
بولے مولاؑ کہ تمہیں بخش چکے کب کے ہم — سندِ کوثر و تسنیم و گلستانِ ارم
بولا حرؑ آپکی بخشش سے نہیں شک دل میں
لیکن اک بات کھٹکتی ہے ابھی تک دل میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پوچھا مولاؑ نے وہ کیا بات ہے اے خوش انجام — باندھ کر ہاتھ کہا حرؑ نے کہ اے عرش مقام
میں نے جب آپ کے گھوڑے کی پکڑلی تھی لگام — غم و غصے سے کیا تھا کسی بی بی نے کلام

گونجتی ہے مرے کانوں میں وہ آواز اب تک
دل نہ ملنے گا وہ مخدومہ نہ بخشیں جب تک

دفعتاً خیمے سے فضہؑ کی یہ آواز آئی — حرؑ تجھے خوشخبری دیتی ہے یہ دکھ پائی
تو جو شبیرؑ کی امداد کو آیا بھائی — تیرے احساں سے ہے محجوب علیؑ کی جائی

کہوں کس منہ سے نبیؐ زادیاں کیا کہتی ہیں
بیٹیاں فاطمہؑ کی تجھکو دعا کہتی ہیں

یہ بھی فرما رہی ہیں بنتِ علیؑ الاعلےٰ — ہو سکی تیری تواضع نہ کھلایا کھانا
ہم سے مہماں کو پانی بھی پلایا نہ گیا — جاکے جنت میں بزرگوں سے نہ شکوہ کرنا

قدر سے دیکھیں گے جنت میں پیمبرؐ تجھ کو
سیر فرمائیں گے خود ساقیٔ کوثرؑ تجھ کو

حرؑ نے سر پیٹ لیا اور کہا ہائے غضب — کس مصیبت میں ہے ناموسِ شہنشاہِ عرب
جن کے دروازے پہ جبریلؑ بھی آتے باادب — وہ دعا دے رہی ہیں اپنے غلاموں کو اب

گر کے شبیرؑ کے قدموں پہ کہا۔ یا مولاؑ
لطف اب کوئی نہ جینے کا رہا۔ یا مولاؑ

دیجئے حکم کہ دنیا سے چلا جاؤں میں — حسرت آمیز پیامات نہ سن پاؤں میں
آپ کا بندۂ بے دام بھی کہلاؤں میں — کفر سے لڑکے مروں دین کے کام آؤں میں

میری اس حرب کا غل کوفے سے تا شام رہے
ناصروں میں سرِ فہرست مرا نام رہے

اذن پانا تھا کہ غازی سوئے کفار چلا — پہلے فرزند کو پھر بھائی کو لڑنے بھیجا
وہ ہوئے قتل تو خادم کو دیا اذنِ وغا — دیکھا خادم کو تڑپتا تو لڑا خود ایسا

واہ کیا حرب ہے انصار صدا دینے لگے
خود حسینؑ ابنِ علیؑ دادِ وغا دینے لگے

تن تنہا سے جو لڑتے تھے ستمگار ہزار — چُور زخموں سے ہوا جسمِ جری آخر کار
ہو کے مجبور گرا پشتِ فرس سے جرار — دوڑے نصرت کیلئے سبطِ نبیؐ کے انصارؑ

پیچھے سب رہ گئے آگے شہِ والا پہنچے
حرؑ کے لاشے پہ حسینؑ ابنِ علیؑ جا پہنچے

خاک پر بیٹھ گئے حرؑ کے سرہانے سرور — گود میں رکھ لیا شبیرؑ نے مہماں کا سر
لائے ان سب کو اٹھا کر جو شہِ جن و بشر — ہو گیا خیمۂ فرزندِ نبیؐ میں محشر

حرؑ کی قربانیوں پر یوں شہِ صفدرؑ روئے
باپ بیٹوں کے لیے جیسے تڑپ کر روئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہلِ عالم کا ہے یہ فرض کریں غور ضرور | کیا تھا اخلاق میں اولادِ نبیؐ کا دستور
عفو کرتے ہیں اسے کیسے جو کرتا ہے قصور | تو بھی کر عرض حسینؑ ابنِ علیؑ سے بہ ظہور

بخشے اللہ گناہوں کی معافی مل جائے
دردِ عُسرت کی دوا کافی و شافی مل جائے

مرثیہ

حق گو ہیں، حق نما ہیں، شہیدانِ کربلا | دیکھے انہیں کوئی سرِ میدانِ کربلا
انساں کا رہنما ہے ہر انسانِ کربلا | دیتا ہے درسِ عزم دبستانِ کربلا

حاصل کرو تقابلِ آفات کا سبق
ملتا ہے کربلا سے مساوات کا سبق

دیکھی ہے کربلا میں کچھ ایسی برادری | مقصد ہے جس میں بندہ و آقا کا ایک ہی
انجام دے رہے تھے جو کارِ پیمبری! | ہو کر شہید پائی ہے سب نے برابری

حاصل ہے ہر شہید کے دل کو سکون ایک
ہے کربلا میں بندہ و آقا کا خون ایک

تھی سب کے دل میں نصرتِ شبیرؑ کی امنگ | بیتاب تھے تمام مجاہد برائے جنگ
تھے موم ان کے سامنے فولاد اور سنگ | آقا، غلام، بچے، بڑے سب تھے ایک رنگ

پوچھو اگر کہ ان میں سیہ فام کون تھا
خدمت گزارِ سیدِ سجادؑ جونؑ تھا

جوشِ وفا سے جونؑ جو بے تاب ہو گیا | شبیرؑ کے قدم پہ گرا مردِ باوفا
کی عرض اذنِ جنگ مجھے کیجیے عطا | بولے حسینؑ عزم ہے کیوں جان دینے کا

عابدؑ کی خدمتیں بھی عبادت سے کم نہیں
رونا ہمارے غم میں شہادت سے کم نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قدموں پہ لوٹ لوٹ کے بولا وہ نیک خو
میری سمجھ میں آئی یہ حضرت کی گفتگو
میں ہوں سیاہ فام ہے کالا مرا لہو
ہے میرے جسم و خون کی ناخوشگوار بو

چمکے گی ہر شہید کی مانندِ ماہ لاش
اچھی نظر نہ آئے گی میری سیاہ لاش

سن کر یہ بات اشک بہائے امامؑ نے
مجبور ہو کے اذنِ وغا دیدیا اسے
جونِؓ جری نے شکر کے سجدے ادا کئے
سب کو سلام کر کے اجل کی طرف بڑھے

حملہ کیا سپاہِ یزیدِ لعین پر
دشمن بہت سے مار گرائے زمین پر

احوالِ جنگِ جونؓ جو سجادؑ نے سنا
بیمار نے یہ اپنی پھوپی جان سے کہا
پردہ ہمارے خیمے کا اٹھوایئے ذرا
دیکھی جو حربِ جونؓ تو فرمایا مرحبا

شاباش جونؓ ہاتھ دکھاتے رہو یونہی
ٹھوکر سے نقشِ کفر مٹاتے رہو یونہی

پہنچی جو گوشِ جونؓ میں سجادؑ کی صدا
دل میں وغا کا جوش ہوا اور بھی سوا
احسنت جونؓ حضرتِ عباسؑ نے کہا
کچھ اور شامیوں کو تہہِ تیغ کر دیا

دی دادِ حربِ جونؓ کو جس دم امامؑ نے
شبیرؑ کو سلام کیا نیک نام نے

بہرِ سلام جونؓ کا جھکنا غضب ہوا
نیزوں کے وار کر گئے کچھ بانیٔ جفا
اک زخم اس دلیر کے اس طور سے لگا
وہ باوفا سنبھل نہ سکا خاک پر گرا

آواز دی جری نے تڑپ کر امامؑ کو
مولاؑ وداع کیجئے اپنے غلام کو

دوڑے حسینؑ ابنِ علیؑ جونؓ کی طرف
تھے گرد و پیش دلبرِ شاہنشہِ نجف
انصار تھے حضور کے ہمراہ صف بصف
آواز دی امامؑ نے اے جونؓ لاتخف

تو نے کیا ہے میری حمایت کا حق ادا
میں خلد میں کروں گا ضیافت کا حق ادا

جا کر زمیں پہ بیٹھ گئے شاہِ مشرقین
زانو پر اس کے سر کو جو رکھا بزیب و زین
کرنے لگے یہ جونؓ کے حق میں دعا حسینؑ
یارب بحقِ عظمتِ شاہنشہِ حسنین

شیدا ہے میرا جونؓ، منور ہو اس کا جسم
مانندِ عطرِ خلد معطر ہو اس کا جسم

شہ کی دعا کے ساتھ ہوئی بخششِ الٰہ
چہرہ شہید کا ہوا پر نور مثلِ ماہ
خوشبو کی طرح روح نے لی جب اِرمؑ کی راہ
لاشہ اٹھا کے گنجِ شہیداں میں لائے شاہ

نوحہ کیا کہ حق کا پرستار چل بسا
افسوس جاں نثار، مددگار چل بسا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مولاؑ کے ساتھ رو دیئے سب انصارِ باوفا
اہلِ حرم بھی کرنے لگے زاری و بکا
خیمہ میں ہاتے جونؓ کا غل اسقدر ہوا
سجادؑ غش سے چونک اٹھے ہوش آگیا
سکتہ ہوا جو غم سے تو خاموش ہو گئے
بستر پہ اپنے گر گئے بے ہوش ہو گئے

بچوں نے روتے دیکھا بڑوں کو جو ناگہاں
سب خورد سال کرنے لگے شیون و فغاں
ماتم سے کم سنوں کے ہوا حشر کا سماں
بندہ نواز ایسے میں آقا بھلا کہاں
یوں رو رہے تھے سبطِ پیمبرؐ فدائی کو
جس طرح بھائی روتے کوئی اپنے بھائی کو

صد شکر اے ظہورؔ ہوا طے یہ مرحلہ
لکھا گیا یہ جونؓ مجاہد کا مرثیہ
سب کر دعا خدا سے بڑھے تیرا مرتبہ
اللہ سب کو دے یہ غمِ جونؓ کا صلہ
جانے لگے جو جونِؓ حق آگاہ خلد میں
داخل ہوں سب شہید کے ہمراہ خلد میں

مرثیہ

رہروِ منزلِ وحدت ہیں جنابِ قاسمؑ
مردِ میدانِ شجاعت ہیں جنابِ قاسمؑ
عازمِ گلشنِ جنت ہیں جنابِ قاسمؑ
طالبِ جامِ شہادت ہیں جنابِ قاسمؑ
فکر ہے اذنِ وغا سبطِ پیمبرؐ سے ملے
پیاس میں جا کے سبو ساقیٔ کوثرؑ سے ملے

سر جھکائے ہوئے نزدِ شہِ انور آئے
بن کے تصویرِ ادب، عجز کا پیکر آئے
شہؑ نے دریافت کیا کیوں مرے دلبر آئے
غم سے لب ہل نہ سکے قلب و جگر بھر آئے
رخ پہ تھی خاکِ عزا آنسوؤں سے دھونے لگے
دیکھکر سبطِ پیمبرؐ کی طرف رونے لگے

شہؑ نے لپٹا لیا سینے سے کہا صبر کرو
کس لئے کرتے ہو زاری و بکا صبر کرو
کیوں رلاتے ہو ہمیں بہرِ خدا صبر کرو
تم کو دیں گے نہ کبھی اذنِ وغا صبر کرو
تم کو تو ولولہ ہے معرکہ آرائی کا
ہم کو تشویش ہے لٹ جائے نہ گھر بھائیؑ کا

امِ فروہؑ درِ خیمہ سے پکاریں رو کر
ہو گئے شہؑ پہ فدا حضرتِ زینبؑ کے پسر
چاہتی ہوں ابھی مرنے کو نہ جائیں بکبر
پہلے فرمایئے قاسمؑ پہ عنایت کی نظر
آرزو ہے جو پسر شہؑ پہ فدا ہو جائے
بیوہ کی نذر بھی مقبولِ خدا ہو جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شہ نے فرمایا بجا آپ کا فرماں بھابی | سرِ شبیرؑ پہ کچھ کم نہیں احساں بھابی
کر دیا پیش پسر ہونے کو قرباں بھابی | میں اسے مرنے کو بھیجوں نہیں امکاں بھابی

دیکھ لیتا ہوں جو اس غنچہ دہن کی صورت
نظر آتی ہے مجھے بھائی حسنؑ کی صورت

کسی صورت نہ ملا اذن تو غیرت آئی | ماں کو ناکامیٔ فرزند پہ رقت آئی
دِل میں قاسمؑ نے کہا اس نے ساعت آئی | کی جو تدبیرِ قضا. سامنے قسمت آئی

بیٹھ کر گوشے میں روئے کبھی خاموش ہوئے
دل کو صدمہ ہوا کچھ ایسا کہ بیہوش ہوئے

عالمِ غش میں نظر آتے جنابِ شبّرؑ | گود میں لے کے یہ فرمایا نہ رو جانِ پدر
تیری مشکل ہوئی آسان بس اب فکر نہ کر | ہم نے باندھا تھا جو تعویز ترے بازو پر

دیکھ پڑھکر اسے ہر درد کا درماں ہوگا
پورا ہو جائیگا جو کچھ تیرا ارماں ہوگا

چونک کر غش سے جو تعویز بعجلت کھولا | اس میں تحریر یہ مضمونِ وصیت پایا
ہم تو جنت کی طرف جاتے ہیں قاسمؑ بیٹا | کبھی شبیرؑ پر آجائے اگر وقت بُرا

کسی منزل میں نہ عمو سے جدا ہونا تم
میرے بدلے مرے بھائیؑ پہ فدا ہونا تم

یہ بھی لکھا تھا حسنؑ نے مرے ماں جائے حسینؑ | میں تو کیا آج ہیں فردوس میں نانا بے چین
کانپ جاتے ہیں ملک کرتی ہیں جب والدہ بین | اذن قاسمؑ کو بھی دو بہرِ رسول الثقلین

مانگتا ہے اسے پروانۂ جنت دیدو
میرے فرزند کو مرنے کی اجازت دیدو

پڑھ کے تحریر کھلا غنچۂ قلبِ نوشاہ | جاکے شبیرؑ سے کی عرض کہ اے عرش پناہ
کس کی تحریر ہے پہچانیے شاہِ ذیجاہ | دیکھکر خط کہا شبیرؑ نے اِنَّا لِلّٰہ

یاد تھے پھر نئے انداز سے یاد آتے حسنؑ
خاک پر بیٹھ گئے شاہ کہا ملتے حسنؑ

دشتِ غربت میں شہِ دیں کو وطن یاد آیا | کبھی نانا کی محبت کا چمن یاد آیا
باپ کا دور کبھی عہدِ حسنؑ یاد آیا | خونِ دل سے کبھی لبریز لگن یاد آیا

کہا قاسمؑ سے رو رو کے رلاؤ بیٹا
بھائیؑ کے حکم سے مجبور ہیں جاؤ بیٹا

جاتے جاتے ذرا ماں سے بھی اجازت لے لو | ماں نے آواز دی میں خوش ہوں سدھارو جاؤ
منتظر باپ ہے، جنت میں گلے جا کے لگو | پھر یہ دادی سے بصد عجز و ادب عرض کرو

خلد سے جلد سرِ دشتِ مصیبت آئیں
حشر کا روز ہے خاتونِ قیامت آئیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ کا لال ہے طوفانِ مصائب میں گھرا — بی بیاں چاہتی ہیں نذر کریں سر اپنا
بس کسی کا نہیں چلتا ہے کریں بھی تو کیا — آپ تشریف جو لے آئیں بڑھے دل سب کا
کیجیے بہرِ خدا راہنمائی بن میں
لٹ نہ جائے کہیں بی بی کی کمائی بن میں
اپنے ہمراہ رسولِؐ دو سرا کو لائیں — بہرِ امداد علیؑ عقدہ کشا کو لائیں
حور و غلمان کو خاصانِ خدا کو لائیں — ہو سکے تو حسنِؑ سبز قبا کو لائیں
وہ بھی اس خادمہ کا جذبۂ نصرت دیکھیں
تھام کر قلب و جگر بیٹے کی میت دیکھیں
سن کے یہ ابنِ حسنؑ جانبِ جنگاہ چلا — ہو گیا خیمۂ شبیرؑ میں محشر برپا
اور سب رونے لگے ماں نے کیا شکرِ خدا — اے ظہورِ جگر افگار قلم روک اپنا
یہ بھی ہدیہ ترا مقبول ہوا کیا کہنا
مل گئی دردِ عاصی کی دوا کیا کہنا

مرثیہ

مقصود ہے وصفِ گلِ گلزارِ شجاعت — صفین میں جب گرم تھا بازارِ شجاعت
تھے جمع بہت واقفِ اسرارِ شجاعت — ظاہر ہوا اک مطلعِ انوارِ شجاعت
چھوٹی تھی بہت عمر مگر شان بڑی تھی
مانندِ نقاب ایک جھلم رخ پہ پڑی تھی
میدان میں آتے ہی وہ جرار پکارا — اے شامیو آؤ ہو اگر جنگ کا یارا
لطف آئے مقابل ہو جو سردار تمہارا — بھیجو اسے جو روک سکے وار ہمارا
ہم طرۂ دستارِ شجاعانِ سلف ہیں
حاصل یہ شرف ہے اسدِ حق کے خلف ہیں
تھا شامیوں کی فوج میں مرحب سا پہلوان — سردار نے بلوا کے کہا جا سرِ میدان
اس طفل کا سر کاٹ ہنر کر کے نمایاں — سن کر یہ سخن آگ ہوا گبرِ بد ایماں
سردار سے کہنے لگا ہونٹوں کو چبا کر
لڑکے سے لڑاتا ہے مجھے کچھ تو حیا کر
ہیں ساتھ مرے سات پسر صفدر و جرار — کر لائیگا ان میں سے کوئی اسکو گرفتار
سردار پکارا مجھے کیا اس سے سروکار — تو چاہے جسے بھیج دے لڑنے کیلئے یار
شامی تو پسر بھیجا کیا ایک کے بعد ایک
اس طفل نے سر کاٹ لیا ایک کے بعد ایک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساتوں جو پسر مر گئے شامی نکل آیا
شہزور کو میداں میں بڑا زور دکھایا
اس طفل نے تلوار کا وہ وار لگایا
سر کٹ کے گرا شامیوں نے شور مچایا

کیا بات ہے کس شان سے تلوار چلی ہے
ضربت یہ بتاتی ہے علیؑ ہے یہ علیؑ ہے

یہ شور سنا جب تو بڑھے حیدرِؑ کرار
اس طفل کے چہرے سے جھلم دور کی اکبر
فرمایا کہ پہچان لے اے قومِ جفا کار
عباسؑ ہے یہ حیدرِ کرار کا دلدار

اللہ نے ہمشانِ علیؑ اس کو کیا ہے
ہاشمؑ کا قمر ابنِ علیؑ سیفِ خدا ہے

اس دن سے لقب ہو گیا ماہِ بنی ہاشمؑ
عباسؑ سے مرعوب تھا ہر ملک کا حاکم
اس شیر کی ہیبت سے لرز جاتے تھے ظالم
کہتا تھا مگر خود کو یہ شبیرؑ کا خادم

عاشور کو یہ خدمتِ شبیرؑ ادا کی
پانی پہ بنا رکھ گیا عباسؑ وفا کی

مشکیزہ لئے نہر پہ آیا جو یہ صفدر
میدان میں دل چھوڑ گیا شام کا لشکر
ساحل پہ علم گاڑ دیا شیر نے جا کر
مشکیزہ بھرا اور پکارا یہ غضنفر

کیوں بے ادبو راہ میں روکا نہیں ہم کو
دو لاکھ ہو تم ایک نے روکا نہیں ہم کو

مشکیزہ لئے خیمے کی جانب جو رواں تھا
اک دشمنِ دیں راہ میں سقے کی تہاں تھا
وہ وار کیا جس کا نہ صفدر کو گماں تھا
تلوار اسی ہاتھ میں لی جس میں نشاں تھا

بازو جو قلم ہو گئے پر غم ہوئے عباسؑ
سر پہ جو لگا گرزِ گراں خم ہوئے عباسؑ

اس حال میں بھی مشک سکینہؑ تھے بچاتے
پیاسوں کی امانت کو تھے سینے سے لگائے
مشکیزہ پہ بھی شامیوں نے تیر چلائے
پانی جو بہا شیر نے بھی اشک بہائے

کلفت کا جو احساس ہوا اہلِ وفا کو
گر کر بھی پکارا نہ گیا شاہِ ہدا کو

بھائیؑ کی طرف شاہِ امم دیکھ رہے تھے
عباسؑ کو شہ، شہ کو حرم دیکھ رہے تھے
کوزے لیے بچے بھی علم دیکھ رہے تھے
راہ فریں تیز قدم دیکھ رہے تھے

گرتا ہوا دیکھا جو علم فوجِ خدا کو
رونے لگے سب دیکھ کے منہ شاہِ ہدا کا

شبیرؑ کمر پکڑے چلے جانبِ دریا
اکبرؑ کی امانت سے ملا بھائی کا لاشہ
رو رو کے جو لاشے کو اٹھانے لگے مولاؑ
ہوش آ گیا سقائے حرم کرب سے تڑپا

کی عرض نظر ہے مری حالِ شہِ دیں پہ
للہ مری لاش کو رہنے دیں یہیں پہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس غم سے مری آنکھوں میں تاریک جہاں ہے — قطرہ کوئی پانی کا یہاں ہے نہ وہاں ہے
نادم ہیں سکینہؑ سے کہ وہ تشنہ دہاں ہے — جاؤں گا تو پوچھے گی مری مشک کہاں ہے
فرمایئے کیسے اسے سمجھاؤں گا مولاؑ
پانی جو وہ مانگیں گی تو مر جاؤں گا مولاؑ

ممکن ہو تو عابدؑ کو وصیت یہ سنانا — پیاسے سے مرے لاشے پہ سکینہؑ کو نہ لانا
شرلے عبث آپ کا بے اشک بہانا — ممکن نہیں تربت پہ بھی معصومہ کا آنا
رسی میں بندھی شام کو جائیگی سکینہؑ
مر جائیگی زنداں میں نہ آئیگی سکینہؑ

سنکر یہ سخن مر گئے عباسؑ علمدار — خیمے کو چلے لیکے علم سیدِ ابرار
بچوں نے جو دیکھا علمِ احمدِ مختار — کرنے لگے جذبات مسرت کا وہ اظہار
کہتے تھے مقدر نے دکھایا ہمیں پانی
منگوا کے سکینہؑ نے پلایا ہمیں پانی

آیا جو علم پاس تو گھبرا گئے معصوم — بکھرائے ہوئے بالوں کو تھے اکبرِ مغموم
سرپیٹ کے فرماتے تھے یہ سیدِ مظلوم — افسوس کہ پانی سے بھی بچے رہے محروم
عباسؑ سفر کر گئے غم دے گئے ہم کو
یہ خون بھرے مشک و علم دے گئے ہم کو

خاموش ظہورِ آلِ نبی گریہ کناں ہے — جو لفظ ہے نشتر ہے جو فقرہ ہے سناں ہے
جو بیت ہے اس نظم کی وہ بیتِ جناں ہے — عباسؑ کے ہاتھوں میں زمانے کی عناں ہے
دنیا میں اگر ذاکرِ عباسؑ رہے گا
عباسؑ کو ہر لمحہ ترا پاس رہے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

ذی شرف، ذی حشم و جاہ تھے انصارِ حسینؑ | عارفِ حق تھے، خود آگاہ تھے انصارِ حسینؑ
فخرِ انصارِ یداللہ تھے انصارِ حسینؑ | جس سے دل ہلتے ہیں وہ آہ تھے انصارِ حسینؑ

ساتھ مولاؑ کے جو تھے جوہرِ فانی کی طرح
دلِ ایماں کو بچاتے رہے چھاتی کی طرح

وہبِ کلبی کا ہوا دشتِ بلا سے جو گزر | لئے جاتا تھا دلہن بیاہ کے وہ اپنے گھر
اس کے ہمراہ تھی ماں عاشقِ بنتِ حیدرؑ | ہو گئی ہو منہ کو بھی یہ کسی طــــرح خبر

میہماں صاحبِ تطہیر ہیں اس میدان میں
خیمہ زن حضرتِ شبیرؑ ہیں اس میدان میں

مضطربِ شوقِ زیارت سے ہوئی نیک اساس | مع نوشاہ و عروس آ گئی شبیرؑ کے پاس
دیکھا موجود ہیں اکبرؑ نہ جلو میں عباسؑ | خود ہیں تیار شہادت کو شہِ قدر شناس

سوئے مقتل جو رواں شاہِ امم ہوتے ہیں
شہ کو حلقے میں لئے اہلِ حــرم روتے ہیں

گر پڑی پاؤں پہ مولاؑ کے وہ شیدائے بتولؑ | عرض کرنے لگی اے ابنِ علیؑ سبطِ رسولؐ
مجھکو بھی آپ کی نصرت کی سعادت ہو حصول | پیش کرتی ہوں جو نذرانہ وہ ہو جائے قبول

میرا فرزند بھی حضرت پہ فدا ہو جائے
کچھ تو حق فاطمہ زہراؑ کا ادا ہو جائے

وہبؓ کو دیکھ کے رونے لگے شاہِ والا | حسرتِ شادیٔ اکبرؑ نے جگر خون کیا
آہ بھر کر طرفِ گنجِ شــہیداں دیکھا | شکلِ قاسمؑ کے نظر آتے ہی دل خون ہوا

کہا بی بی ترا فــرزند ہے پیارا ہم کو
اس کی فرقت کا نہ دے داغ خدارا ہم کو

وہبؓ کلبی قدمِ سیدِ والا پہ گرا | عرض کی دیجئے مرنے کی اجازت مولاؑ
آپ کے بعد نہیں زندگی کا کوئی مزا | جلد ہو مجھکو عطا قربِ شہیدانِ وفا

فکر اب کوئی دلہن کی نہ غمِ دوراں ہے
شاد ہوں پنجتنؑ پاک یہی ارماں ہے

وہبؓ کو اذن دیا شاہ نے ہو کر مجبور | چلا مرنے کو وہ نوشاہ بقلبِ مسرور
کہا گھبرا کے دلہن نے کہ مرا کیا ہے قصور | ایسے منہ پھیر کے جانا ہے خلافِ دستور

عرض لونڈی کی بھی سنتے ہوئے جاؤ صاحب
مہر بخشو گی مرے پاس تو آؤ صاحب

سن کے زوجہ کا بیاں وہبؓ پلٹ کر آئے | ماں نے آواز دی کیوں آتے ہو جاؤ پیارے
روکنے سے نہیں عقبیٰ کے مسافر رکتے | کہہ دو اب تم سے ملاقات ہو جنت میں کرے

اس سے باتوں کی بھلا کیا ہے ضرورت بیٹا
ناقص العقل ہوا کرتی ہے عورت بیٹا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولی گھبرا کے دلہن آپ نہ کچھ فکر کریں | میں نہ روکوں گی انہیں جائیں شہادت پائیں
لیکن اک لمحہ ٹھہر کر مری باتیں سن لیں | ایک وعدہ یہ کریں ان کی ضمانت شہ دیں
چاہتی ہوں نہ یہ تنہا لبِ کوثر جائیں
اپنے ہمراہ مجھے خلد میں لیکر جائیں

سن کر اس بات کو فرمانے لگے شاہِ امم | بی بی بیکار ہے تشویش عبث ہے یہ غم
وہبؑ کی سمت سے وعدہ کیے لیتے ہیں ہم | یہ اکیلا نہ رواں ہوگا سوئے باغِ ارم
وہبؑ کلبی جو شہادت کا شرف پائیگا
ساتھ ہی تجھکو بھی فردوس میں لے جائیگا

سن کے مولاؑ سے یہ وعدہ ہوئی مسرور دلہن | بولی ایک آپ سے بھی عرض ہے یا شاہِ زمن
احترامِ آلِ نبیؐ کا تو کریں گے دشمن | غیر ہوں میں مجھے کرلیں نہ گرفتارِ رسن
کریں بے پردہ نہ بے دین ستمگر مجھ کو
اپنی خدمت میں رکھیں آپکی خواہر مجھکو

ذکرِ بے پردگی سنکر شہِ والا تڑپے | دیکھا بہنوں کی طرف اشک بہا کر بولے
کیا خبر پردہ حرم کا بھی رہے یا نہ رہے | وعدہ کرتا ہوں میں اس امر کا لیکن تجھ سے
تجھ کو مرنے کا یہ انعام میسر ہوگا
دامنِ بنتِ پیمبرؐ ترے سر پہ ہوگا

اذن جب سبطؑ سے ملا، رن کو چلا وہبؑ دلبر | حملہ روباہ کے لشکر پہ کیا صورتِ شیر
نظر آنے لگے اشرار کے لاشوں کے ڈھیر | صف الٹنے میں لگی آنکھ جھپکنے کی دیر
سامنا کرنے سے سیاف جو کتراتے تھے
مرحبا وہبؑ کو مولاؑ بھی کہے جاتے تھے

ہو کے مجروح گرا خاک پہ جب وہبؑ جری | چوبِ خیمہ لئے زوجہ سرِ میداں پہنچی
مارتی تھی اسے سر کاٹنے آتا جو شقی | سر پہ اس مومنہ کے گرز کی اک ضرب پڑی
شرط پوری ہوئی مجروح دلہن دولہا کی
خلد میں ساتھ گئی روح دلہن دولہا کی

وہبؑ کا سر جو لعیں نے سوئے خیمہ پھینکا | دوڑ کر ماں نے اٹھایا اُسے سر پہ رکھا
چوم کر منہ کہا حق دودھ کا میں نے بخشا | پھینک کر سر طرفِ لشکرِ اعدا یہ کہا
رکھوں کیوں پاس امامِ ازلیؑ کا صدقہ
تم ہی لے لو یہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا صدقہ

خیمے میں حضرتِ زینبؑ نے بلایا اسکو | یہ شرف بخشا کہ سینے سے لگایا اس کو
اس نے احساں جو کیا تھا وہ جتایا اسکو | پرسہ رو رو کے دیا اور سنایا اس کو
ہم پریشان ہیں کیا دیں تجھے احساں کا صلہ
فاطمہؑ دیں گی جناں میں تجھے احساں کا صلہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پاؤں پر حضرتِ زینبؑ کے وہ دیندار گری | بولی میرا نہیں احسان کسی پر کوئی
بخشے اللہ رہی فرض میں جو کوتاہی | عرض کر فاطمہؑ زہرا سے ظہور اب تو بھی

جتنے عصیاں ہیں بحل صاحبِ تطہیر کریں
میرے ہر دکھ کی دوا حضرتِ شبیرؑ کریں

مرثیہ پرسہ شہدائے کربلا شامِ غریباں

افسوس ظالموں نے عجب ظلم ڈھائے ہیں | آلِ نبیؐ کے خون سے دریا بہائے ہیں
اس حادثے نے مومنوں کے دل ہلائے ہیں | پسماندگاں عزیزوں کو رونے نہ پائے ہیں

مضطر ہیں خاکِ گرم پہ ناچار سوگوار
پیاروں کا پرسہ دیں انہیں دیندار سوگوار

یا مصطفیٰؐ حبیبِ خدا۔ پرسہ لیجئے | کیسے کہیں حضور سے ہم صبر کیجئے
اب فاقہ توڑ لیجئے پانی تو پیجئے | ٹوٹے ہوئے دلوں کو دلاسہ تو دیجئے

سورج بنا چراغِ لبِ بام۔ بچ گیا
حضرت کا گھر اُجڑ گیا۔ اسلام بچ گیا

یا مرتضیٰؑ علیؑ ولی شاہِ انس و جاں | افسوس آج لٹ گیا حضرت کا گلستاں
مولا یہ گرم ریت یہ مغموم بیٹیاں | منہ پر ہے خاک سر پہ جلے خیموں کا دھواں

حاضر ہوئے ہیں چند عزادار یا علیؑ
پرسہ قبول کیجئے یا مرتضیٰ علیؑ

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بنتِ رسولؐ فاطمہؑ زہراؑ۔ سلام لیں
بی بی جو ہو سکے تو ذرا دل کو تھام لیں
پرسہ قبول کر لیں تحمّل سے کام لیں
کس کس کا تذکرہ کریں کس کس کا نام لیں

پیارے شہید ہو گئے بی بی ملول ہیں
کنبہ ہے قید آپ کا ہم بھی ملول ہیں

مولا حسنؑ۔ امام جگر گوشۂ رسولؐ
دل تھام کر حضور بھی پرسہ کریں قبول
پامال ہو گئے جو گلِ گلشنِ بتولؑ
ہم بھی ہیں ان کے غم میں شریک اے شہِ ملول

قاسمؑ نے کر دیا ہے ادا حق حضور کا
پرسہ قبول کیجئے اس ذی شعور کا

مولا۔ امام۔ عابدِ بیمار۔ السلام
اے سربراہِ عترتِ اطہار السلام
تا حشر اشکبار۔ عزادار السلام
صبر و رضا کی آہنی دیوار۔ السلام

بہتا ہے خون پشتِ مبارک سے ہائے ہائے
دل میں ہمارے چبھتے ہیں ناوک ہائے ہائے

زینبؑ۔ شہیدِ ظلم کی ہمشیر۔ السلام
کلثومؑ۔ محوِ ماتمِ شبیرؑ۔ السلام
اکبرؑ کی ماں۔ ملال کی تصویر۔ السلام
اُمِ ربابؑ۔ مادرِ بے شیر۔ السلام

بھولیں گے پرسہ دار نہ دانا صغیر کو
نہرِ لبن پہ دودھ پلانا۔ صغیر کو

تشنہ دہن۔ یتیم سکینہؑ۔ سلام لو
وجہِ سکونِ شاہِ مدینہ سلام لو
محرومِ گوشوارہ۔ حزینہ سلام لو
بھولو ذرا حسینؑ کا سینہ۔ سلام لو

بے حال تم ہو دردِ یتیمی سے۔ کیا کہیں
حیران پرسہ دار ہیں۔ بی بی سے کیا کہیں

اے دیندار۔ پیکرِ ایثار بی بیو
اے بندشِ بلا میں گرفتار بی بیو
اے ہمنشینِ عترتِ اطہار بی بیو
انصارِ باوفا کی وفادار بی بیو

وارث تمہارے سوئے ہیں قتل گاہ میں
تم ذی شرف ہو بنتِ علیؑ کی پناہ میں

اے صاحبِ زمانہ شہِ ذی حشم سلام
اے وارثِ عزائے امامؑ اُمم سلام
ہم مانتے ہیں ہم نے کئے کم سے کم سلام
حضرت قبول کر لیں بلطف و کرم سلام

رکھیں گے تازہ ہم غمِ شبیرؑ عمر بھر
کرتے رہیں گے ماتمِ شبیرؑ عمر بھر

مولا حسینؑ ابنِ علیؑ۔ فاطمہؑ کے لال
حق آپ کی عزا کا ادا ہو یہ ہے محال
پرسے کے بعد آپ سے عاصی کا ہے سوال
بدحال ہے ظہورؔ۔ اب اچھا ہو اس کا حال

مولا کرم سے آپ کے یہ اہتمام ہو
شاعر کی زندگی ہی میں شائع کلام ہو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

جب نینوا میں گلشنِ اسلام لُٹ گیا
دشتِ بلا میں دافعِ آلام لُٹ گیا
ایماں کا چین، دین کا آرام لُٹ گیا
سرمایۂ عقیدتِ اقوام لُٹ گیا
شامِ غریباں آئی شبِ غم کے رُوپ میں
ٹھنڈے ہوئے جو لاشے جھلستے تھے دھوپ میں

وقتِ سحر حرم کو ملا صدمہ مزید
اپنوں کو دفن کر چکا جب لشکرِ یزید
ملعون منا رہے تھے بیاباں میں جشنِ عید
پامال خاک پر تھا تنِ سرورِ شہید
بے دفن تھا جو لاشۂ سلطانِ کربلا
مدفون ہوتے کیسے شہیدانِ کربلا

جکڑا ہوا تھا لوہے نے عابدؑ کا جسمِ زار
دُرّے لگا رہے تھے شقی ان کو بار بار
تھے فکرِ ظلمِ تازہ میں بیدینِ اہلِ نار
لا کر بٹھائے اونٹ کہ ہوں بی بیاں سوار
آنے دیا نہ پاس لعین و شریر کو
زینبؑ نے خود سوار کیا ہر اسیر کو

زینبؑ سوار کر چکیں بے وارثوں کو جب
مقتل کی سمت دیکھ کے بولیں بصد تعب
بھیا سوار کیجئے آ کر بہن کو اب
بیدست ہے فرات پہ عباسؑ تشنہ لب
تاریک رات۔ دن ہے یہ میری نگاہ میں
سارے عزیز سو رہے ہیں قتل گاہ میں

سُن کر پھوپی کے دل شکن و دل فگار بین
بیڑی سنبھالے آگے بڑھا دلبرِ حسینؑ
زانوئے زین پہ ٹیک کے بولا وہ نورِ عین
رکھئے قدم سنبھال کے بنتِ شہِ حنین
دشمن ہیں گرد۔ اپنے سروں پر خدا تو ہے
زینہ سمجھئے۔ زانوئے زین العبا تو ہے

زینبؑ نے رکھا زانوئے سجاد پر قدم
گر گر کے چند بار اٹھی مبتلائے غم
آخر سوار جب ہوئیں زینبؑ بصد الم
بولا مریض۔ لاؤ شتر۔ ہوں سوار ہم
پایا جواب یہ نہ کہو ناتواں ہو تم
تا کوفہ پاپیادہ چلو ساربان ہو تم

مجبور و ناتواں چلا پکڑے ہوئے مہار
ٹھوکر جو لگتی۔ گرتا تھا بیمار بار بار
ظالم نظر میں لاتے نہ تھے شدتِ بخار
دُرّے مریضِ غم کو لگاتے تھے بے شمار
چبھتے جو کانٹے پاؤں میں رہ جاتے ٹوٹ کر
تلووں کے چھالے روتے تھے خوں پھوٹ پھوٹ کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جاتا تھا پاپیادہ وہ بیمار۔ آہ آہ | تلواریں کھینچے گرد تھے خونخوار آہ آہ
نیزے چبھاتے تھے جو ستم گار۔ آہ آہ | کہتا مریض ان سے بتکرار۔ آہ آہ

لاشے تو زیرِ خاک چھپا لینے دو مجھے
بابا کی قبرِ پاک بنا لینے دو مجھے

سُنتا نہ تھا اسیرِ ستم کی فغاں کوئی | ایماں چبھا کے نیزوں کی ہنستے تھے سب شقی
زینبؑ کا بس نہ چلتا تھا۔ رو بھی نہ سکتی تھی | پشتِ شتر پہ سر کو پٹکتی تھی دل جلی

سجادؑ تھامے اپنے دلِ پاش پاش کو
مڑ مڑ کے دیکھ لیتے تھے بابا کی لاش کو

ماؤں کے ہاتھ تھے پسِ گردن بندھے ہوئے | شدت سے بھوک پیاس کی بچے تڑپتے تھے
بے ہوش ہو کے اونٹ سے گرتے جو لاڈلے | ملعون انہیں کچلتے تھے گھوڑوں کی ٹاپوں سے

کوفے کے راستے میں یہ صدمے گزر گئے
کیا جانے کتنے بچے اسی طرح مر گئے

کوفے سے شام جانے میں گزرے جو حادثات | دل کو فگار کرتے ہیں ان کے تصورات
تاریخ میں جو ملتی ہے غمگین واردات | دامن میں اس کے ہوتے ہیں سنگین واقعات

خاموش ہو ظہورؔ۔ طبیعت علیل ہے
فہرستِ ظلمِ دشمنِ دیں کی طویل ہے

مرثیہ

ہو کر اسیر کوفے میں جب آئے اہلبیتؑ | لٹکا تھا در پہ لاشۂ شیدائے اہلبیتؑ
مسلمؑ کا حال دیکھ کے تھرائے اہلبیتؑ | اس لاش سے یہ آئی صدا ہائے اہلبیتؑ

ہر چند غم ہے قید میں تم سب کو دیکھ کر
بے تاب روح ہے سرِ زینبؑ کو دیکھ کر

زینبؑ پکاریں اے مرے غمخوار السلام | مسلمؑ سفیرِ سیدِ ابرار السلام
کہنے لگے یہ عابدِؑ بیمار السلام | بولا سرِ حسینؑ وفادار السلام

عریاں یہاں ترا جسدِ پاش پاش ہے
بے گور کربلا میں ہماری بھی لاش ہے

بازارِ کوفہ میں ہوا زینبؑ کا جب گزر | کہنے لگیں ہجوم سے سر اپنا پیٹ کر
اے اہلِ کوفہ کیا تمہیں اب تک نہیں خبر | کاٹا تمہاری فوج نے سبطِ نبیؐ کا سر

توڑے جو عہد تم نے گرفتارِ غم ہیں ہم
پڑھتے ہو جس کا کلمہ اسی کے حرم ہیں ہم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس دم نگاہِ مسجدِ کوفہ پہ جا پڑی | زینبؑ نے دل کو تھام کر ایک ایسی آہ کی
تھرایا کوفہ مسجدِ کوفہ لرز گئی | بولیں نجف سے آئیے یا مرتضےٰ علیؑ

جس کوفے میں حضور کی میت اُٹھائی ہے
تقدیر آج پھر وہاں زینبؑ کو لائی ہے

لاشہ یہاں سے آپ کا جب لے گئے تھے گھر | تاکید تھی مجھے کہ نہ آنا قریب در
حضار سے کہا تھا چلے جائیں لوٹ کر | تھی فکر کوئی سن لے نہ آوازِ نوحہ گر

کیا اہتمام پردے کا ہے اب تو دیکھئے
بلوے میں بے ردا سرِ زینبؑ تو دیکھئے

بلوالیا اسیروں کو ابنِ زیاد نے | پایا سرِ حسینؑ جو گمنام زاد نے
سر رکھ کے ایک طشت میں اس بدنہاد نے | رکھا زمیں پہ طشت کو بے اعتقاد نے

جب ظلم کی چھڑی لبِ شبیرؑ پر لگی
روتے حرم چھری دلِ ہمشیر پر لگی

ابن زیاد بولا سپاہی شتاب جائیں | زنداں سے میرے سامنے مختارؓ کو بھی لائیں
روداد کربلا کی نہ اسکو مگر سنائیں | آئے یہاں تو خون کے آنسو اسے رلائیں

کانپیگا دل ملالِ حسینؑ شہید سے
مرجائیگا دہل کے جلالِ یزید سے

جلاد قید خانے سے مختارؓ کو جو لائے | ابنِ زیاد خوش ہوا خونخوار مسکرائے
مختارؓ اس شکوہ سے زنجیر پہنے آئے | آہو پہ جیسے شیر بقصدِ شکار جائے

ڈر کر نشست سے ستم آرا کھڑے ہوئے
مختارؓ بڑھ کے تخت کے پاس آ کھڑے ہوئے

ابنِ زیاد نے کیا مختارؓ سے مقال | کہیئے تو قید خانے میں رہتا ہے کیسا حال
مختارؓ بولے شکرِ خداوندِ ذوالجلال | دل کہہ رہا ہے آنے کو ہے فاطمہؑ کا لال

مولا حسینؑ کوفے میں جس وقت آئینگے
اس وقت دل کا حال تجھے ہم بتائینگے

مکار نے کہا ترے مولا تو آ گئے | چاہے اگر ملاؤں تجھے میں حسینؑ سے
مختارؓ بولے کیسے ملائے گا تو مجھے | بولا لعین طشت کی جانب تو دیکھ لے

تو منتظر ہے فاطمہؑ کے نورِ عین کا
یہ دیکھ آ چکا ہے یہاں سر حسینؑ کا

مختارؓ نے جو طشتِ طلا پر نگاہ کی | آئی نظر ضیا اسے زہراؑ کے ماہ کی
حضار کانپنے لگے ایک ایسی آہ کی | رونے اسیر گر پڑی ہمشیر شاہ کی

دربار غمکدہ تھا شہِ مشرقین کا
ہر سو بلند شور ہوا یا حسینؑ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس حادثے سے آیا وہ مختارؓ کو جلال — زنجیر اپنی توڑ کے پھینکی نہ ہے کمال
تلواریں کھینچے گرد تھے ان کے جو بد خصال — چھینی کسی سے تیغ کسی روسیہ سے ڈھال

غصہ بہت زیادہ تھا ابنِ زیاد پر
چاہا لگائیں ضرب سرِ بد نہاد پر

جھنکار بیڑیوں کی سنی سب نے ایک بار — بجلی کی طرح بڑھ گئے سجادؑ نامدار
پکڑا اسیرِ ظلم نے دستِ وفا شعار — فرمایا صبر کر نہ ہو اس درجہ بے قرار

رکھ دے زمیں پہ ہاتھ سے تلوار صبر کر
تجھ کو قسم حسینؑ کی مختارؓ صبر کر

مختارؓ نے پلٹ کے نظر کی جو ناگہاں — دیکھا کہ ہاتھ پکڑے ہے اک جاں بلب جواں
گردن میں طوق پہنے ہے پاؤں میں بیڑیاں — پوچھا جو اس نے کون ہے اے نیک خو بتا

بولا اسیرِ ظلم خدا کا ولی ہوں میں
پہچان لے حسینؑ کا بیٹا علیؑ ہوں میں

عابدؑ کے ہاتھ چوم کے مختارؓ نے کہا — ہے ضعف میں بھی زور یداللہ رونما
مولا مجھے بتلایئے تو ماجرا ہے کیا — کس طرح آپ قید ہوئے کنبہ کیا ہوا

عباسؑ و عونؑ و قاسمؑ و اکبرؑ کہاں گئے
ناموسِ شاہ آلِ پیمبرؐ کہاں گئے

ایک آہ کر کے بولے یہ سجادؑ نامور — مختارؓ کربلا میں لٹا فاطمہؑ کا گھر
یہ دیکھ لے سنا نو پہ انصارِ شہ کے سر — بیہوشی و بخار میں باندھا ہمیں مگر

غم ہے کہ بہنیں با سرِ عریاں ہیں قید میں
یہ دیکھ بے ردا مری پھوپھیاں ہیں قید میں

سن کر یہ بات حضرتِ مختارؓ غش ہوئے — ملعون پکڑ کے پھر انہیں زنداں میں لے گئے
کوفے سے اہلبیتِ نبیؐ شام کو چلے — کر عرض اے ظہور امام حسینؑ سے

حل مشکلیں ہوں شاہِ مدینہ کا واسطہ
غم دور ہوں جنابِ سکینہؑ کا واسطہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

آج کیوں قیدیِ زندانِ بلا روتے ہیں
کس لیے اہلِ عزا آج سوا روتے ہیں
کیا ہوا کیوں حرمِ شاہِ ہدا روتے ہیں
کس لیے خوگرِ تسلیم و رضا روتے ہیں

آئی کیا تازہ بلا غم کے گرفتاروں پر
کونسا کوہِ الم گر پڑا بیچاروں پر

اِن غریبوں کا مددگار کوئی ہے کہ نہیں
شام والوں میں طرفدار کوئی ہے کہ نہیں
مونس دیا و دو غمخوار کوئی ہے کہ نہیں
واقفِ حالِ دلِ زار کوئی ہے کہ نہیں

جانتا کون ہے کیوں روتے ہیں باہم قیدی
کیا ہوا کرتے ہیں کیوں شیون و ماتم قیدی

غور سے بین سُنے جب تو ہوا یہ معلوم
مرگئی قیدِ ستم میں کوئی بچی معصوم
ہے عزیزوں کے دلوں پر الم و غم کا ہجوم
کہہ رہی ہے بصد اندوہ یہ کوئی مغموم

سہکے دکھ جانبِ فردوس سدھاری افسوس
خون اب تک ترے کانوں سے ہے جاری افسوس

ایک دن تھا تجھے سینے پہ سُلاتے تھے حسینؑ
آج بے جان ہے تو خاک پہ اے نورِ العین
کچھ خبر تجھ کو نہیں کرتی ہیں ماں سنیں بین
یہ تو کہہ کیسے ہمیں تیرے بغیر آئے گا چین

کیسی خاموش ہے منہ اشکوں سے دھونے والی
رولے اِک بار پھر اے باپ کو رونے والی

جس طرح عشقِ پدر میں ہوئی دادی بیجاں
ہوئی پوتی بھی اسی طرح پدر پر قرباں
غسل کے وقت ہوا تھا یہ عزیزوں پہ عیاں
پہلوئے فاطمہؑ زہرا پہ ہیں ایذا کے نشاں

اے سکینہؑ مرا اس غم سے جگر زخمی ہے
تو نے کھائے ہیں وہ دُرّے کہ کمر زخمی ہے

شمر کے ہاتھ سے تجھ کو جو بچایا نہ گیا
ہم تھے مجبور۔ رسن بستہ۔ کوئی زور نہ تھا
شکوہ عباسؑ چچا سے نہ ہمارا کرنا
پیار کرنا علی اصغرؑ کو یہ کہنا۔ بیٹا

یاد ہے پیاس مجھے اے مرے جانی تیری
ملے پانی تو کروں فاتحہ خوانی تیری

سہکے دکھ مرگئی افسوس یتیمِ شبیرؑ
باپ کے غم میں جسے رونے نہ دیتے تھے شریر
کفن و دفن کی تدبیر کریں کیسے اسیر
ایک وارث ہے مگر بستۂ طوق و زنجیر

ضعف سے ملنے کی طاقت نہیں تھرّاتا ہے
خاک سے سر جو اٹھاتا ہے غش آجاتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھولا دربانوں نے دروازۂ زندانِ بلا — آہ وزاری کا اسیروں میں سوا شور ہوا
ایک بیمارِ حزیں۔ درد والم کا مارا — دوھری بیڑیاں پہنے ہوئے باہر آیا

گود میں ایک جنازہ لئے تھراتا ہے
لڑکھڑاتے ہیں جو پاؤں تو ٹھہر جاتا ہے

شامیوں سے بصد اندوہ کیا اس نے بیاں — اے تماشائیو۔ مجھ پر کرو اتنا احساں
کہو کس سمت ہے اس شہر میں وہ قبرستان — دفن مظلوم غریبوں کے جنازے ہیں جہاں

نہ سہارا۔ نہ کفن چاہیئے زنہار مجھے
قبر ہے اپنی بہن کے لئے درکار مجھے

راہگیروں نے ترس کھاکے یہ قیدی سے کہا — دے جنازہ ہمیں۔ ہم ہاتھ بٹائیں تیرا
کانپ کر شرم سے بیمارِ الم کہنے لگا — غیر ہاتھ اس کو لگائیں یہ نہیں ہوسکتا

جگرِ شافعِ محشر کا جنازہ ہے یہ
دخترِ سبطِ پیمبرؐ کا جنازہ ہے یہ

اس بیاں سے ہوئے دل اہلِ تماشا کے ملول — دفن کر آیا بہن کو خلفِ سبطِ رسولؐ
بس ظہورِ جگر افگار مناسب نہیں طول — دیکھ مجلس میں ہیں موجود علیؑ اور بتول

باندھ کر دستِ ادب عرض کر امداد کریں
قید وبندِ غم وہم سے تجھے آزاد کریں

مرثیہ

کسی معصوم نے جب شام کے زنداں میں دم توڑا — اسیری نے اسیروں پہ عجب کوہِ الم توڑا
ستم کی آندھیوں نے غنچۂ شاہِ امم توڑا — کہا سجادؑ نے پھر دل مرا اے ضربِ غم توڑا

کروں تدبیر کیا غسل و کفن کی بے وطن ہوں میں
مقفل قید خانے میں گرفتارِ رسن ہوں میں

علیؑ مرتضیٰ مشکل کشا، امداد کو آئیں — پڑی ہے خاک پر نعشِ سکینہؑ دیکھ تو جائیں
ذرا دادی جنابِ فاطمہؑ تکلیف فرمائیں — دلائیں غسل پوتی کو کفن پہنائیں دفنائیں

ردائیں لٹ چکیں ملبوس پھٹے ہیں اسیروں کے
اٹھاتے جائیں گے احساں نہ ہم سے راہگیروں کے

یزید اپنے محل میں بسترِ عصیاں پہ سوتا تھا — علیؑ مرتضیٰ نے خواب میں نادی کو ٹھکرایا
کہا شیرِ خدا نے کھول آنکھیں اے سگِ دنیا — ہمارے صبر سے ایسا بڑھا ہے حوصلہ تیرا

ستا کر آلِ پیغمبرؐ کو نازاں ہو رہا ہے تو
رسول اللہؐ کو بے چین کرکے سو رہا ہے تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارے ملعون قیدی رو رہے ہیں قید خانے میں | خبر بھی ہے ستم کیا ہو رہے ہیں قید خانے میں
غریبوں کے مقدر سو رہے ہیں قید خانے میں | یہ ان سے پوچھ کیوں جاں کھو رہے ہیں قید خانے میں

اٹھاتی دکھ کہاں تک صاحبِ تطہیر کی بیٹی
گھٹا رسی سے دم بے جاں ہوئی شبیرؑ کی بیٹی

ستم سے باز آ ملعون اسیروں کو رہا کر دے | تجھے میں حکم دیتا ہوں اسیروں کو رہا کر دے
ہینگے ظلم کب تک یوں اسیروں کو رہا کر دے | نہ پی انسانیت کا خون اسیروں کو رہا کر دے

نہ مردہ جان رنگِ محفلِ ہستی پلٹ دوں گا
سحر ہونے سے پہلے شام کا تختہ الٹ دوں گا

یزیدِ نحس گھبرا کر اٹھا دوڑا سوئے زنداں | پکارا دور ہی سے بابِ زنداں کھول دیں دربان
اسیروں سے کہو دفنائیں بچی کو بعزّ و شاں | مہیا ہوا ابھی جو کچھ انہیں درکار سو ساماں

اتارے ہتھکڑی بیمار کی حداد سے کہہ دو
گلا میت کا کھولیں سیدِ سجادؑ سے کہہ دو

ہوا حداد حاضر کھول کر دروازۂ زنداں | اتاریں عابدِؑ بیمار کے ہاتھوں سے ہتھکڑیاں
بھڑک اٹھی مریضِ غم کے دل کی آتشِ سوزاں | سکینہؑ کو پکارے اے بہن بھائی کی جاں قرباں

گئیں سوئے جناں زنداں سے کیا کیا امتحاں دیکر
ہمارے ہاتھ کھلواتے ہیں تم نے اپنی جاں دیکر

درِ زنداں پہ اکثر خادمِ بدعت شعار آئے | اندھیری رات تھی شمعیں لیے کچھ اہلِ نار آئے
گلِ باغِ نبیؐ کا دل چھدا نصرت کو خار آئے | جو دیکھا قاتلوں کو یاد اپنے رشتہ دار آئے

کفن لیکر ہوا حاضر جو خولیِ لعیں در پہ
سنبھالے بیڑیوں کو آئے سجادِؑ حزیں در پہ

کہا سجادؑ نے خولی کفن لے جا نہ لونگا میں | کوئی احسان سر پہ دشمنِ دیں کا نہ لونگا میں
جو لائے خلعتِ زرتار بھی جا شا نہ لونگا میں | کفن کوئی سوائے چادرِ زہراؑ نہ لونگا میں

کہو حاکم سے جا کر چادریں بیووں کی بھجوا دے
مریضِ غم بہن کو آخری پوشاک پہنا دے

گیا خولی دیا سجادؑ کو پیغام حاکم کو | ستاتا جو خوفِ حیدرِؑ کرار ظالم کو
منگائی چادرِ بنتِ نبیؐ بھجوا کے خادم کو | رکھی طشتِ طلائیں اور دی اپنے ملازم کو

کہا عابدؑ کو دے تحفہ نبیؐ زادی کی چادر کا
سکینہؑ کو میسر ہو کفن دادی کی چادر کا

ملی چادر سکینہؑ کو کفن زینبؑ نے پہنایا | کیا ماتم اسیروں نے کہ عرشِ پاک تھرایا
بہن کے آخری دیدار کو بیمار جب آیا | طمانچوں کے نشاں دیکھے تو روتے اور فرمایا

بہن یہ داستانِ بیکسی بابا سے کہہ دینا
طمانچے کس قدر مارے گئے دادا سے کہہ دینا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیا بیووں نے ماتم دیکھکر صورت سکینہؑ کی	تمنا تھی کریں کچھ آخری خدمت سکینہؑ کی
اٹھائی ایک کے بعد ایک نے میت سکینہؑ کی	گوارا قید خانے کو نہ تھی فرقت سکینہؑ کی

نظر آتا نہ تھا ہمدرد کوئی بھی زمانے میں
بنادی قیدیوں نے قبر خود ہی قید خانے میں

ہوئی جب بند تربت چاہنے والوں کو غش آیا	جب آیا ہوش رو کر حضرت زینبؑ نے فرمایا
زمانے نے عجب شرمندگی کا دن ہے دکھلایا	سکینہؑ مرگئی ناخوش نہ ہو زینبؑ سے ماں جایا

اسیری میں ہوئی مجھ سے نہ خدمت کچھ سکینہؑ کی
امانت چھن گئی پردیس میں شاہِ مدینہ کی

تصور میں کہا زخمِ جگر ناسور ہے بھائی	نہ کھانا ہے نہ پانی ہے بہن مجبور ہے بھائی
نہیں ممکن یہاں دُنیا کا جو دستور ہے بھائی	پڑھونگی قبر پر قرآں یہی مقدور ہے بھائی

دلاؤں نذر کس شے پر سکینہؑ کی پریشاں ہوں
گدائی بھی نہیں ممکن اسیرِ کنجِ زنداں ہوں

شبیرؑ تو موجود ہی تھا قید خانے میں	اسیروں نے سنی آوازِ شہؑ آنسو بہانے میں !
بہن زینبؑ بہن ہوگی نہ تم ایسی زمانے میں	فضیلت ہے بہن حاصل تمہیں سارے گھرانے میں

کئے ہیں کام وہ تم نے اخی کی آبرو رکھ لی
دکھادی عظمتِ زہراؑ علیؑ کی آبرو رکھ لی

نہ گھبراؤ نہ شرماؤ بہت خوش تم سے بھائی ہے	ہے پوشیدہ کہاں جو کچھ بلا تم نے اٹھائی ہے
تمہارے ساتھ اماں ہی نہیں ساری خدائی ہے	بزرگوں نے مصیبت اے بہن ورثے میں پائی ہے

یہی تھا مقصدِ اسلام پورا کر دیا تم نے
جو باقی رہ گیا تھا کام پورا کر دیا تم نے

جھکے ہمراہِ زینبؑ سب حرم تعظیمِ سرور کو	پکاریں بنتِ زہراؑ چوم کر ماں جائے کے سر کو
تسلی ہوگئی بھائی بہن کے قلبِ مضطر کو	ظہور اب التجا تو بھی سنادے ابنِ حیدرؑ کو

دلِ تیرہ ولا سے آپکی پُر نور ہو جائے
مدد فرمایئے مولاؑ مصیبت دُور ہو جائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

بزمِ عزا ہے عزمِ مصمم کی یادگار | مجلس ہے شاہکارِ محرم کی یادگار
اس اولین محفلِ ماتم کی یادگار | قائم ہوئی دمشق میں جب غم کی یادگار

سر پیٹتا تھا ہر متنفس دمشق میں !!
زینبؑ نے خود پڑھی تھی یہ مجلس دمشق میں

جب اہلبیت قیدِ ستم سے رہا ہوئے | داخل قیام گاہ میں زین العباؑ ہوئے
پابندیاں اٹھیں تو وہ محوِ بکا ہوئے | بیتاب فرطِ غم سے سب اہلِ عزا ہوئے

روئے جو ایک نظر دیکھ دیکھ کر
غش پر غش آئے پیاروں کے سر دیکھ کر

پیاروں کے سر لئے ہوئے بیٹھی تھیں بی بیاں | سامان لوٹ کا بھی پڑا تھا یہاں وہاں
بنتِ علیؑ تھیں شدتِ ماتم سے نیم جاں | پرسے کو جمع ہونے لگیں شام والیاں

کہتی تھیں سب یزید نے کیا ظلم ڈھائے ہیں
آلِ نبیؐ کے خون سے دریا بہائے ہیں

مشک و علم لہو سے بھرے جب نظر پڑے | دل میں دمشق والیوں کے تیر سے گڑے
بولیں کہ پیاسے سقے سے بھی اہلِ کیں لڑے | تیروں سے مشک چھیدی لعیں تھے شقی بڑے

کلثومؑ بولیں بھائی کو تھا پاس بھائی کا
یہ سر ہے یہ علم مرے عباسؑ بھائی کا

قاسمؑ کے سر کو دیکھ کے بولی کوئی حزیں | اللہ ایسا ظلم ہوا ہے کبھی کہیں
شادی کے دن شہید ہو نوشاہِ نازنیں | بولیں یہ امِّ فروہ یہ تھا میرا مہ جبیں

پورا قضا نے کر دیا ارمان بیاہ کا
سہرا ہے میری آنکھوں میں نورِ نگاہ کا

دو سر جدا جدا جو نظر بی بیوں کو آئے | ہاتھوں سے منہ کو پیٹ کے بولیں کہ ہائے ہائے
ان بیکسوں کی ماں ہیں جو اشکِ غم بہائے | زینبؑ نے دل کو تھام کر الفاظ یہ سنائے

ماں کیسے بیٹھے اپنی کمائی کے سوگ میں
بھولی ہوئی ہوں بیٹوں کو بھائی کے سوگ میں

یہ سن کے شام والیوں نے پیٹے اپنے سر | ناگاہ آ گیا علیؑ اکبرؑ کا سر نظر
پوچھا یہ کس کے باغِ تمنا کا تھا ثمر | لیلیٰؑ پکاریں ہاشمی غیرتِ قمر

ہم صورتِ رسولؐ تھا حیدرؑ خصال تھا
اٹھارویں برس میں مرا نونہال تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ عورتیں جو آئیں نبیؐ زادیوں کے پاس   احوال دیکھ دیکھ کے روئیں بدرد و یاس
اصغرؑ کا سر جو دیکھا تو جاتے رہے حواس   بولیں یہ کس غریب کا بچہ تھا کس کی آس

اس غنچے پر بھی خنجرِ خونخوار چل گیا
زندہ ہے اسکی والدہ یا دم نکل گیا

دل تھام کر یہ بنتِ علیؑ نے دیا جواب   اے بی بیو بتلاتے تمہیں کیا جگر کباب
بیٹا حسینؑ کا تھا گلِ باغِ بوتراب   بیٹھی ہوئی ہے سر کے قریب اسکی ماں رباب

گردش جہاں کی گود کو ویران کر گئی
بیٹی جو تھی وہ شام کے زنداں میں مر گئی

دیکھا سرِ حسینؑ جو با چشم اشکبار   بولیں لرز لرز کے خواتینِ دل فگار
اس کے نشانِ سجدہ سے ہے صفا آشکار   مقبولِ بارگاہِ خدا ہے یہ دیندار

زینبؑ پکاریں فاطمہؑ کا نورِ عین ہے
پیغمبرؐ خدا کا نواسہ حسینؑ ہے

سنکر دمشق والیوں نے بیکسوں کے حال   ماتم کیا بکھیر کر اپنے رخوں پہ بال
روتی ہوئی گھروں کو چلیں پھر بصد ملال   جا جا کر اپنے شوہروں سے یوں کیا مقال

سمجھے ہو دوست کافر و مسلم نما کو تم
کیا دوگے کل جواب رسولِؐ خدا کو تم

سر کٹ گیا حسینؑ کا تم دیکھتے رہے   کنبہ نبیؐ کا لٹ گیا تم دیکھتے رہے
بدنام دینِ حق ہوا تم دیکھتے رہے   جو دیکھنا روا نہ تھا تم دیکھتے رہے

اب بھی نہ سر جو شرم سے اپنے جھکاؤ گے
دوزخ میں کل یزید کے ہمراہ جاؤ گے

سن کر بیان عورتوں کا رُٹے سارے مرد   عابدؑ کے پاس پرے کو آئے وہ فرد فرد
احساس اور شرم سے اٹھا جو دل میں درد   زین العباؑ سے کہنے لگے بھر کر آہِ سرد

برسوں لہو رلائیگی اپنی خطا ہمیں
حضرت کریں معاف تو بخشے خدا ہمیں

سجادؑ عذر سن کے نہ دیتے تھے کچھ جواب   روتے تھے سر جھکائے ہوئے باپ کو جناب
آخر چلے دمشق سے ساداتِ دل کباب   غش ہوگئیں لحد پہ سکینہؑ کی پھر ربابؑ

گونجا دمشق ماتمِ اصحابِ صبر سے
لپٹی پھوپی جو اپنی بھتیجی کی قبر سے

نوحہ کیا سکینہؑ پھوپی جا رہی ہے آہ   لیکن تمہارے ہجر میں ہے حالِ دل تباہ
بیٹی سکینہؑ دل میں نہ کڑھنا پئے اللہ   جا کر مدینے آؤنگی واپس خدا گواہ

کچھ دن نہ ہوگا کوئی بھی پیاری لحد کے پاس
میری لحد بنے گی تمہاری لحد کے پاس

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پھر اہلِ شام سے کیا مخدومہ نے بیاں
اولاد والو سن لو مرے غم کی داستاں
جاتی ہوں میں تو شام سے مجبور و نیم جاں
دشمن کوئی مٹائے نہ اس قبر کا نشاں
رکھو گے چشمِ لطف جو قبرِ یتیم پر
احسان ہو گا روحِ رسولؐ کریم پر

فرصت ملے تو شمع جلا دینا قبر پر
ممکن اگر ہو پھول چڑھا دینا قبر پر
آنسو کبھی گریں تو گرا دینا قبر پر
ایسا کوئی نشان بنا دینا قبر پر
معلوم ہو نبیؐ کی نواسی کی قبر ہے
پانی چھڑکتے رہنا یہ پیاسی کی قبر ہے

خاموش ہو ظہور کہ ہے طول ناگوار
ہیں اشکبار غم سے عزادارِ دل فگار
اب عرض بنتِ فاطمہ سے کر بانکسار
شہزادی چند سال سے دل کو نہیں قرار
ہو جائیں جلد دور پریشانیاں مری
کر دے خدا معاف بداعمالیاں مری

مرثیہ

غل ہے دمشق میں کہ اسیرِ ستم چھٹے
نادم ہوا یزیدؔ نبیؐ کے حرم چھٹے
بازو رسن سے کھل گئے پابندِ غم چھٹے
رونے کا حکم مل گیا باچشمِ نم چھٹے
زین العباؑ کے پاؤں سے بیڑی جدا ہوئی
زینبؑ کے سر کو آج میسر ردا ہوئی

اب طوقِ خاردار گلے میں نہیں مگر
نازک گلا مریض کا زخمی ہے اسقدر
بہتا ہے خونِ تازہ بدن ہے تمام تر
بارِ گراں کی طرح سنبھالا ہوا ہے سر
افراطِ درد و کرب سے ہلنا محال ہے
پھوپھیاں گلے ملیں بھی تو ملنا محال ہے

اٹھتے ہیں خاک سے تو سنبھلنے کا دم نہیں
سنبھلیں اگر تو پہلو بدلنے کا دم نہیں
پھوپھیاں انہیں اٹھائیں تو چلنے کا دم نہیں
زنداں کا در کھلا ہے نکلنے کا دم نہیں
بڑھتے نہیں جو در کی طرف نیم جاں کے پاؤں
پنڈلی کے زخم روکتے ہیں ناتواں کے پاؤں

ماں دیکھتی ہے نبض تو جی سنسناتا ہے
بیٹے کا حالِ زار کلیجہ ہلاتا ہے
بے وارثی کا خوف جو دل کو ستاتا ہے
کہتی ہے کیا یہ لال بھی ہاتھوں سے جاتا ہے
لوگو دعائیں دو مرے یوسفؑ جمال کو
آئے نہ موت قید میں اس خوش خصال کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عابدؑ کو موت آئی اگر قید خانے میں | وارث نہ ہوگا کوئی ہمارا زمانے میں
باقرؑ فقط بچا ہے علیؑ کے گھرانے میں | مشغول ہوگا باپ کی تربت بنانے میں

غسل و کفن نہ ہو جو میسر تو غم نہیں
دفنائے لاش باپ کی تنہا یہ دم نہیں

عابدؑ نے آہ بھر کے بصد کرب یہ کہا | اچھا تھا قید ہی میں جو آتی ہمیں قضا
لیکن کسی کا امرِ الٰہی میں دخل کہا | دیکھیں گے غم دکھائیں گے جو بانیٔ جفا

دامن کو آنسوؤں سے بھگوتے رہیں گے ہم
چالیسؑ سال باپ کو روتے رہیں گے ہم

زین العباؑ حرم کے سہارے جو در تک آئے | زینبؑ نے سر کو پیٹ کے الفاظ یہ سنائے
کیسے دمشق چھوڑ کے زینبؑ مدینے جائے | مجھ کو لہو رلائیگا دردِ فراق ہائے

چھینا اجل نے مجھ سے امانت کو بھائی کی
وہ مرگئی جسے تھی تمنا رہائی کی

افسوس بنتِ شاہِ مدینہ ہے قبر میں | روئی جو رات دن وہ حزینہ ہے
میری محبتوں کا دفینہ | کنبے کے دل کا چین سکینہؑ ہے قبر میں

قبرِ سکینہؑ چھوڑ کے ذلت اٹھاؤں گی
عباسؑ کے مزار پہ کس منہ سے جاؤں گی

پہنچے جو کنبے والے سکینہؑ کی قبر پر | کرنے لگے وہ نالے سکینہؑ کی قبر پر
ارماں جو تھے نکالے سکینہؑ کی قبر پر | زینبؑ جگر سنبھالے سکینہؑ کی قبر پر

فرما رہی تھیں اے مرے اللہ کیا کروں
کس کے سپرد امانتِ آلِ عبا کروں

کوئی عزیز ہے نہ مددگار ہے یہاں | ہر اہلِ شام در پئے آزار ہے یہاں
ہر لحظہ گرم ظلم کا بازار ہے یہاں | محفوظ رہنا قبر کا دشوار ہے یہاں

یارب سبیل کر دے مرے دل کے چین کی
محفوظ قبر کر دے یتیمِ حسینؑ کی

آوازِ گریہ شہر میں گونجی جو ناگہاں | روتی ہوئی گھروں سے نکل آئیں بی بیاں
زینبؑ نے آنے والیوں سے یوں کیا بیاں | اے بی بیو ابھی نہ کرو شیون و فغاں

اک التماس سن لو تو آنسو بہانا تم
ظلم و ستم کی یاد نہ دل سے بھلانا تم

معلوم ہے تمہیں جو یہاں ہم نے دکھ اٹھائے | جس حال سے ہم آئے کسی کو خدا نہ لائے
سر ننگے ہم پھرے سرِ بازار ہائے ہائے | کرتی ہوں یہ دعا نہ بُرا وقت تم پہ آئے

بچے تمہارے خوش رہیں تم کو الم نہ ہوں
جو غم ہمیں پڑے ہیں کسی کو وہ غم نہ ہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مدفون تمہارے پاس ہے جانِ حسینؑ کی | میں چھوڑے جا رہی ہوں نشانی حسینؑ کی
ممکن نہ ہو جو مرثیہ خوانی حسینؑ کی | سب کو سناتی رہنا کہانی حسینؑ کی

بچوں سے اپنے جب کبھی دل شاد کیجیو
اس بے پدر کی قبر کو بھی یاد کیجیو

اے شام والیو ہے اس بات کا خیال | دل میری اس بھتیجی کا حساس ہے کمال
محبوب میں بہت اسے اطفالِ خورد سال | ناراض اگر کبھی تمہیں کردیں تمہارے لال

کرنا معاف شاہِ مدینہ کا واسطہ
جھڑکی انہیں نہ دینا سکینہؑ کا واسطہ

ششماہہ ایک بھائی جو تھا اس یتیم کا | دشتِ بلا میں اس کا گلا تیر سے چھدا
ہر چند دفن زیرِ زمیں تھا وہ مہ لقا | ظالم نے قبر کھود کے لاشے پہ کی جفا

بہتا تھا خونِ تازہ زمیں پر صغیر کا
دیکھا تھا اس نے کٹتے ہوئے سر صغیر کا

فرصت ملے تو شمع جلا دینا قبر پر | ممکن اگر ہو پھول چڑھا دینا قبر پر
آنسو کبھی گریں تو گرا دینا قبر پہ | ایسا کوئی نشان بنا دینا قبر پہ

ظاہر یہ ہو نبیؐ کی نواسی کی قبر ہے
پانی چھڑکتی رہنا یہ پیاسی کی قبر ہے

دل ہے مرا فراقِ سکینہؑ سے چور چور | مجبور جا رہی ہوں مگر آؤں گی ضرور
قبرِ سکینہؑ سے نہ مری قبر ہوگی دور | اب تو بھی عرض حضرتِ زینبؑ کی کر ظہور

روضے پہ اپنے جلد بلا لیجیے مجھے
گلزارِ کربلا بھی دکھا دیجیے مجھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ

شام کی قید سے جب چھوٹ کر آئے سجادؑ | روتے تھے پنڈلیوں کے زخم چھپائے سجادؑ
غل مدینے میں ہوا بیوؤں کو لائے سجادؑ | کوئی باقی نہیں مردوں میں سوائے سجادؑ

قتل بچے بھی ہوئے سیدِ ابرار کے ساتھ
باقرؑ آئے ہیں فقط عابدؑ بیمار کے ساتھ

آئے جب اہلِ وطن پسے کو باآہ و بکا | سب سے یہ سیدِ سجادؑ نے رو رو کے کہا
اَیُّہَا النَّاس ہوئے قتل ہمارے بابا | مجھ سے فرمایا تھا جاؤ جو وطن میں بیٹا!

کہنا ہر اہلِ مدینہ کو سلامِ شبیرؑ
دوستوں کو یہ سنا دینا پیامِ شبیرؑ

اپنی بربادیوں کا مجھ کو نہیں مطلق غم | کریں برباد نہ محنت مری اہلِ عالم
اشکِ الفت ہیں مرے زخمِ جگر کا مرہم | بھول جانا نہ مری پیاس تمہیں میری قسم

میرا کردار زمانے کو دکھاتے رہنا
اپنے اشکوں سے مری پیاس بجھاتے رہنا

نوجوانو تمہیں اکبرؑ نے دیا ہے یہ پیام | موت ہے شہد اگر دل ہے مطیعِ اسلام
نوجواں خون بدلتا ہے زمانے کا نظام | شکر اللہ کا اپنا تو ہوا نیک انجام

ظلم سہکر نہ کبھی نالۂ و فریاد کرو
یاد کر کے ہمیں اسلام کی امداد کرو

ایک پیغام یہ عوراتِ مدینہ سن لیں | شدتِ غم سے نہ پیٹیں سر و سینہ سن لیں
بحرِ ماتم میں ہوا غرق سفینہ سن لیں | کہہ گئے یہ مرگئیں زنداں میں سکینہؑ سن لیں

میری ہم جولیو کرنا ہے اگر شاد مجھے
سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کے کرو یاد مجھے

ہو گیا حشر بپا جب یہ سنے پیغامات | شاہِ مظلوم کا ہونے لگا ماتم دن رات
حاکمِ شام کو لکھ دی کسی حاسد نے یہ بات | قید سے چھٹ کے جو آئے ہیں مدینے سادات

پرورش پانے لگا فتنہ عداوت کا تری
کہیں تختہ نہ الٹ جائے حکومت کا تری

جب لعین ستم اطوار کو یہ خط پہنچا | جل گیا دشمنِ دیں شام سے لشکر بھیجا
فوج نے عابدؑ بیمار کو پھر قید کیا | لے چلے شام کی جانب جو انہیں واویلا

پھر نظر آیا زمانے کو نقابِ زینبؑ
چل پڑیں ساتھ بھتیجے کے جنابِ زینبؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کارواں شام کی سرحد میں جو پہنچا سرِ شام   متصل شہر سے تھا باغ کیا اس میں قیام
دیکھکر باغ کو رونے لگی ہمشیرِ امامؑ   واقعہ پہلی اسیری کا جو یاد آیا تمام

حال تغیر ہوا فاطمہؑ کی جائی کا
شاخ میں لٹکا ہوا دیکھا تھا سر بھائی کا

بنتِ حیدرؑ گئیں روتی ہوئی نزدیکِ شجر   ہاتھ پھیلا کے کہا اے شجرِ بارآور
تیرا احسان ہے یہ بنتِ علیؑ کے سر پر   تیری شاخوں سے بندھا تھا مرے ماں جائے کا سر

اے شجر تجھکو خبر بھی ہے وہ سر کس کا تھا
مالکِ باغِ جناں تاجِ سرِ طوبیٰ تھا

رو رہی تھی یہ بیاں کرکے جو وہ دکھ پائی   باغباں باغ میں تھا ایک شقیِ ازلی
بیلچہ لیکے چلا۔ دشمنِ اولادِ نبیؐ   سر پہ اس زور سے مارا کہ زمیں کانپ گئی

سر کے ٹکڑے ہوئے روئیں نہ پکاریں زینبؑ
خاک پر گر کے سوئے خلد سدھاریں زینبؑ

بیلچہ کھا کے جو بے جان ہوئیں بنتِ زہراؑ   آہ کی سیدِ سجادؑ نے سر پیٹ لیا
روکے بیمار نے لاشے سے پھوپی کے یہ کہا   کیوں پھوپی جان کہاں چھوڑ چلیں مجھ کو بتا

اپنے غم میں بھی بھتیجے کو رلایا تم نے
دیس کو چھوڑ کے پردیس بسایا تم نے

آئی تھیں آپ تو کرنے کو حفاظت میری   وہ دکرتی تھیں بہر طور مصیبت میری
آپ کے سامنے بنتی کہیں تربت میری   رہ گئی آہ مرے دل ہی میں حسرت میری

سہہ کے غم آپ نے دم توڑ دیا جنگل میں
مجھکو رونے کے لیے چھوڑ دیا جنگل میں

اب سنیں اہلِ عزا درد مصیبت کا بیاں   روئے جب سیدِ سجادؑ بنے دشمنِ جاں
باغباں سے کہا عابدؑ نے بصد آہ فغاں!   کچھ خبر ہے کسے بیجان کیا اے ناداں

فخرِ مریمؑ ہے یہ ہم منزلتِ سارا ہے
یہ پیغمبرؐ کی نواسی ہے جسے مارا ہے

کیا کہیگا تو اگر پوچھینگے محبوبِ خدا   کیوں لعیں میری نواسی کی تھی کیا ایسی خطا
کردیا قتل یہ دی گریہ و زاری کی سزا   پوچھ تو لیتا بکا کرتی ہے کیوں اے دکھیا

کیا تھا نقصان ترا اشکوں سے جو منہ دھوتی تھی
میرے مظلوم نواسے کے لیے روتی تھی!

آکے ٹھہری جو یہاں پہلا سفر یاد آیا   باغ پہچان لیا اور شجر یاد آیا
پھول کوئی کوئی غنچہ نہ ثمر یاد آیا   اپنے ماں جائے کا لٹکا ہوا سر یاد آیا

حق یہ بھائی کی محبت کا ادا کرنے لگی
دل تڑپنے لگا فریاد و بکا کرنے لگی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانبِ دشتِ بلا پھر گئی عابدؑ کی نگاہ | ہاتھ اٹھا کر یہ کہا اے پدرِ عالیجاہ
آپ تو چھوٹ گئے رنج سے اے عرش پناہ | میں ستم سہنے کو جیتا ہوں ابھی تک یا شاہ

سہہ رہا ہوں تمہے اسیری کے الم محشر میں
کیا یہ قبریں بھی بنانا تھا رقم محضر میں

آئی سجادؑ کے کانوں میں یہ آوازِ حسینؑ | صبر کر جانِ پدر صبر کر اے نور العین
تو ہے بے چین تو ہم کو بھی نہیں حاصل چین | ہیں ترے ساتھ پریشان رسول الثقلین

فاطمہؑ غش ہیں شہِ عقدہ کشا روتے ہیں
تیری تنہائی پہ خاصانِ خدا روتے ہیں

کیا خبر کیسے دیا غسل و کفن عابدؑ نے | کھود کر قبر گرفتارِ رسن عابدؑ نے
دفن کی لاش بصد رنج و محن عابدؑ نے | کہے رو رو کے یہ پر درد سخن عابدؑ نے

شام کی خاک تیری قدر بڑھا دی میں نے
قبر ایک اور یہاں آکے بنا دی میں نے

پھر تصور میں سکینہؑ کے یہ رو رو کے کہا | آپ کے دیس میں پھر آیا ہے قیدی بھیا
پیشوائی کے لیے آؤ سکینہؑ بہنا | ہیں پھوپھی جان بھی ہمراہ نہیں میں تنہا

اب اسی دیس میں فرمائیں گی آرام پھوپی
آپ کے پاس رہیں گی سحر و شام پھوپی

کیوں بہن تم کو وطن یاد تو آتا ہوگا | وہ مدینے کا چمن یاد تو آتا ہوگا
سینۂ شاہِ زمن یاد تو آتا ہوگا | کربلا موت کا بن یاد تو آتا ہوگا

اپنی وہ پیاس تمہیں یاد تو ہوگی بہنا
مشکِ عباسؑ تمہیں یاد تو ہوگی بہنا

کیوں بہن اب تو نہیں پشت پہ دُرّوں کے نشاں | تھے گلے پہ رسنِ ظلم کے صدموں کے نشاں
اب تو باقی نہیں گالوں پہ طمانچوں کے نشاں | بازوؤں پر بھی تمہارے تھے سنانوں کے نشاں

کیسا برتاؤ ہے زنداں کے نگہبانوں کا
ہاں بہن یہ تو کہو حال ہے کیا کانوں کا

گوشواروں کیلئے کان ہوئے تھے زخمی | پشت بھی شمر کے دُرّوں سے تھی زخمی بی بی
مگر ان زخموں سے تم کو نہ اجل آئی تھی | سن سکوگی جو سنائیں تمہیں ہم بات نئی

تھی محبت یہ تمہاری جو یہاں لائی ہے
زخم کھایا وہ پھوپی نے کہ اجل آئی ہے

کہا کرتی تھیں پھوپی رو کے یہ اکثر اوقات | روزِ عاشور کہی تھی مرے بھائی نے یہ بات
اے بہن سر پہ ہو کیسا ہی ہجومِ آفات | چھوڑنا ہاتھ سکینہؑ کا نہ تا حدِ حیات

تازیانوں سے طمانچوں سے بچانا اس کو
قید میں بھی کبھی تنہا نہ سلانا اس کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے میں شام کے زنداں میں سکینہ ہے چھٹی — ہو گئی دور سکینہ سے مدینے آئی
خوب تھا قبر اگر میری وہیں پہ بنتی — ہو گئی آج پھوپی جان کی تمنا پوری

آبسیں بنتِ شہنشاہِ مدینہ کے قریب
بن گئی ان کی لحد قبرِ سکینہ کے قریب

بزم کو تابِ سماعت نہیں خاموش ظہورؔ — عرض کر دستِ ادب باندھ کے عابدؑ کے حضور
واسطہ بنتِ یداللہ کا اللہ کے نور — ہو عطا مدحِ ائمہؑ کے سوا ذوق و شعور

عفو عصیاں ہوں خدا لطف و عنایت کر دے
میرے ماں باپ کو بھی داخلِ جنت کر دے

مرثیہ جناب اُمِ رباب سلام اللہ علیہا

شامی جو شمعِ دینِ الٰہی بجھا چکے — ناری خیامِ آلِ پیمبر جلا چکے
ملعون سناں پہ سرِ شہدا کے چڑھا چکے — بیدیں نبیؐ کے کنبے کو قیدی بنا چکے

تھا بغض ایسا آلِ رسالت پناہ سے
بیوارثوں کو لے چلے مقتل کی راہ سے

جب درمیانِ گنجِ شہیداں ہوا گزر — آئے نظر عزیزوں کے لاشے لہو میں تر
صدمے سے بیکسوں کے لرزنے لگے جگر — اونٹوں سے اہلبیتؑ گرے کانپ کانپ کر

در پیش تھا فراق جوان دل نشینوں سے
لپٹا لیا شہیدوں کے لاشوں کو سینوں سے

لیٹی تھی اپنے بیٹے کے لاشے سے کوئی ماں — کوئی بہن تھی بھائی کے لاشے پہ نیم جاں
دریا کی سمت تھی کوئی زار و حزیں رواں — کوئی پکارتی تھی مرا باپ ہے کہاں

اک سوگوار خاک اڑاتی تھی دشت میں
کچھ ڈھونڈتی ہوئی چلی جاتی تھی دشت میں

Presented by: Rana Jabir Abbas

کھودی ہوئی زمیں جو لئے ایک جا ملی | بیتاب ہو کے فرطِ محبت سے گر پڑی
بے سر جو دیکھی لاش وہاں شیر خوار کی | اک بار ہائے منہ سے کہا اور غش ہوئی

شیعو خبر ہے کون یہ عالی جناب تھیں
اصغرؑ کی سوگوار یہ اُمِ رباب تھیں

چلنے لگا جو شام کی جانب وہ کارواں | قبرِ پسر سے اٹھیں یہ مجبور و ناتواں
بے سر جو دیکھی دھوپ میں لاشِ شہِ زماں | رو کر کہا حسینؑ ۔ ہو قربان میری جاں

سایہ نہیں حضور پہ روؤں گی عمر بھر
اب میں بھی زیرِ سایہ نہ بیٹھوں گی عمر بھر

آئے رہائی پا کے مدینے میں جب حرمؑ | کرتے تھے نوحہ وارثوں کے غم میں دم بدم
آب و طعام بھولے تھے وہ مبتلائے غم | راوی بیان کرتا ہے اب یوں بصد الم

اس طرح اپنا عہد نبھا ہا ربابؑ نے
آنے دیا نہ جسم پہ سایہ ربابؑ نے

رہتی تھیں صحن خانہ میں ہر دم وہ سوگوار | برسات ہو کہ دھوپ نہ اٹھتیں تھیں وہ نزار
کرتی تھیں باعبادتِ خلاقِ روزگار | یا رہتی تھیں غمِ علی اصغرؑ میں اشکبار

بڑھتا گیا جو ضعف خمیدہ کمر ہوئی
شمعِ حیات مثلِ چراغِ سحر ہوئی

مختارؑ قید کوفہ سے جب ہو گئے رہا | اور اختیار تخت حکومت پہ مل گیا
مارا اسے جو قاتلِ آلِ نبیؐ ملا | فی النار جبکہ ابن زیادِ لعیں ہوا

خوش ہو کے شکرِ خالقِ کون و مکاں کیا
اک نامہ بر کو جانبِ یثرب رواں کیا

عرضی لکھی یہ عابدؑ عالی مقام کو | مارا ہے قاتلانِ شہِ تشنہ کام کو
مولا یہ آرزو ہے اس ادنیٰ غلام کو | حضرت اتاریں رختِ عزائے امام کو

سیدانیوں سے کہیے نہ آہ و بکا کریں
کھائیں پئیں غلام کے حق میں دعا کریں

پائی ہے میں نے یہ بھی خبر یا امامؑ دیں | بیٹھی ہیں صحنِ خانہ میں بی بی کوئی حزیں
ڈر ہے مجھے ہلاک نہ ہو جائیں وہ کہیں | فی النار ہو چکا ہے بنِ کاہلِ لعیں

دل کو سنبھالیں اب علی اصغرؑ کا واسطہ
سایہ میں بیٹھیں سبطِ پیمبرؐ کا واسطہ

نامہ امامِ عصرؑ نے مختار کا پڑھا | بیت الشرف میں جا کے یہ مخدومہ سے کہا
یہ دھوپ اور اوس کی تکلیف تا کجا | اماں ہمیں یہ خط میں ہے مختار نے لکھا

ہو گی اسے خوشی اگر آرام پائیں آپ
میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ سائے میں آئیں آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مخدومہ نے سنا جو یہ فرمان امامؑ کا | روکر کہا اٹھاؤ اگر ہے یہی رضا
دیکھا اک آہ بھر کے سوئے دشتِ کربلا | ہاتھوں کو جوڑ کر بصد اندوہ یہ کہا

میں بیٹھے جی نہ اٹھتی کبھی اس مقام سے
مولا چلی ہوں سایہ میں حکمِ امامؑ سے

یہ کہہ کے اٹھنا چاہا نہ اٹھا گیا مگر | سب بی بیاں لپٹ گئیں جلدی سے دوڑ کر
اٹھی نہ تھیں کہ سوئے جناں کر گئیں سفر | روکر پکارے سیدِ سجادؑ نامور

لیکر چلی ہو بی بیو کس خوش سرشت کو
اماں روانہ ہو گئیں باغِ بہشت کو

اٹھی تھیں جس مقام سے وہ صادق البیاں | کہتے ہیں ایک بقچہ بھی پایا گیا وہاں
رکھتی تھیں اپنے سینے پہ جسکو وہ نیم جاں | کھولا جو اہلبیتؑ نے بقچہ بصد فغاں

گہوارے کی جلی ہوئی کچھ لکڑیاں ملیں
اصغرؑ کے بند کرتے ملے ہنسلیاں ملیں

اہلِ حرم کو جب ہوا اس غم کا سامنا | بیت الشرف میں محشرِ تازہ بپا ہوا
غم سے امامؑ کون و مکاں کو غش آ گیا | آگے ظہور پوچھ نہ حالِ غم و بکا

رو رو کے عرض کر یہ شہِ مشرقین سے
ہو عاقبت بخیر، کٹے عمر چین سے

مرثیہ

مرا سلام لو شبیرؑ کے عزادارو | علیؑ کا نام لو شبیرؑ کے عزادارو
نظر سے کام لو شبیرؑ کے عزادارو | دلوں کو تھام لو شبیرؑ کے عزادارو

فغان و ماتم و فریاد کی یہ مجلس ہے
عزائے سیدِ سجادؑ کی یہ مجلس ہے

بنا ہے سیدِ سجادؑ امام ابن امام | پسِ حسینؑ ہے سب سے بلند ان کا مقام
نبیؐ نے نام پہ اپنے علیؑ جو رکھا نام | علیؑ کی عظمتیں بخشیں خدا نے ان کو تمام

حرم پہ ظلم ہوئے اور گھر جلا ان کا
علیؑ کی طرح رسن میں بندھا گلا ان کا

علیؑ کے سامنے دروازہ فاطمہؑ پہ گرا | علیؑ نے صبر کیا دشمنوں سے کچھ نہ کہا
گئیں جہاں سے ارم کو جو فاطمہؑ زہرا | شکستہ پسلیوں کا علم مرتضیٰؑ کو ہوا

علیؑ کا حال ہوا غیر ایسا اس غم میں
سر اپنا پیٹ لیا فاطمہؑ کے ماتم میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کرم کا حضرت عابدؑ کو ابر کہتے ہیں — انہیں بھی شبیرِ خدا کا ہزبر کہتے ہیں
اسی لئے انہیں سرکارِ صبر کہتے ہیں — یہ اپنے دل کو مصائب کی قبر کہتے ہیں

رہِ ثبات میں اس طور سے جمائے قدم
پہاڑ غم کے اٹھا کر نہ ڈگمگائے قدم

ولادت ان کی ہوئی تھی کہ والد سے چھٹے — تھے دو برس کے جو دادا علیؑ بھی سر سے اٹھے
گئے بہشت حسنؑ جب یہ بارہ سال کے تھے — مناظر آپ نے بھی صلح و جنگ کے دیکھے

نہ دیر پا جو رہی اتحاد کی منزل
قریب آئی حسینؑ جہاد کی منزل

سنِ بلوغ کو پہنچے تو ہو گئی شادی — ہوئی نصیب امامِ حسنؑ کی دامادی
خدا نے آپ کو اولاد بھی جو دی ہادی — بڑھی محمد باقرؑ سے گھر کی آبادی

نہ رہنے دیتے تھے دشمن جو ان کو چین کے ساتھ
گئے مدینے سے تا کربلا حسینؑ کے ساتھ

نہم کو ماہِ محرم کی ہو گئے بیمار — رہا نہ ہوش سر و پا تھا ایسا تیز بخار
شہید ہو گئے عاشور کو جو سب انصار — حسینؑ ابنِ علیؑ پر بھی چل گئی تلوار

ردائیں چھن گئیں لوٹے گئے نبیؐ کے حرم
بھڑکتی آگ کے شعلوں میں تھے نبیؐ کے حرم

پڑے تھے خاک پہ بیہوش عابدؑ بیمار — پکارتی تھیں یہ زینبؑ اٹھو اٹھو للہ
امامِ وقت ہو تم اور کارواں سالار — ہمیں بتاؤ ہے کیا حکمِ ایزدِ غفار

تباہ ہو گئے خیمے حرم کدھر جائیں !
یہ بی بیوں کی ہے نیت کہ جل کے مر جائیں

سنی جو سید سجادؑ نے یہ غم کی صدا — بروئے خاک پہ تڑپا حسینؑ کا بیٹا
یہ پہلا فتویٰ بحیثیتِ امامؑ دیا — بچاؤ جان ہلاکت سے ہے یہ حکمِ خدا

کہیں نہ آگ میں پیاسے یتیم جل جائیں
اٹھا کے گود میں بچوں کو سب نکل جائیں

نہیں سروں پہ ردائیں تو غم نہ کھائیں حرم — چھپائیں چہروں کو بالوں سے اپنے سب اس دم
سنا جو حکمِ امامِ زماں بچشمِ نم — تمام بی بیاں نکلیں کئے ہوئے سر خم

سروں کو پیٹ لیا دشمنوں میں بھی سب نے
نکالا آگ سے سجادؑ کو جو زینبؑ نے

سماں تھا شامِ غریباں کا حشر خیز سماں — کہیں خوشی کے ترانے کہیں لعین رقصاں
کہیں جلے ہوئے خیموں سے اٹھ رہا تھا دھواں — کہیں تڑپتے تھے لاشے کہیں تماشائیاں

غمِ حسینؑ میں چھوٹے بڑے تڑپتے تھے
زمینِ گرم پہ عابدؑ پڑے تڑپتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئی جو صبح تو کشتوں کو اپنے دفنا کر | اسیر کرنے لگے بی بیوں کو بد اختر
جکڑ کے آلِ نبیؐ کو جو لے چلے اکفر | کہا یہ سید سجادؑ نے بدیدۂ تر

ہزار حیف شہیدوں کے کام آ نہ سکا!
میں اپنے باپ کا تابوت بھی اٹھا نہ سکا

گئے جو کوفے میں سجادؑ با دلِ ناشاد | یہ دیکھا تخت پہ بیٹھا ہوا ہے ابنِ زیاد
علم کئے ہوئے تیغیں ہیں گرد اہلِ فساد | سرِ حسینؑ پہ ملعون کرتا ہے بیداد

نہ تابِ ضبط تھی غم پھر بھی سہہ گئے سجادؑ
کلیجہ تھام کے خاموش رہ گئے سجادؑ

امیر کوفہ کے جس وقت تھے جنابِ امیر | ادب سے سامنے آتے تھے سب صغیر و کبیر
اور آج بیٹیاں ان کی بحالتِ تغیر | برہنہ سر اسی کوفے میں تھیں طول اسیر

تماشہ دیکھنے والے تو شاد ہوتے تھے
قلق سے سید سجادؑ خون روتے تھے

چلے دمشق اسیروں کو لیکے جب اظلم | سواریوں کو چلاتے تھے تیز تیز قدم
اٹھائے راہ میں سجادؑ نے الم پہ الم | گرے جو گودوں سے بچے اٹھا سکے نہ حرم

نبیؐ کی آل پہ جو تھی جفا نرالی تھی
دمشق پہنچے تو ہر ماں کی گود خالی تھی

ہوا دمشق کے کوچوں سے جب حرم کا گذر | تو مارنے لگیں کوٹھوں سے عورتیں پتھر
لباسِ اہلِ حرم ہو گیا لہو سے تر | پکار رہی تھیں بھتیجی کو زینبؑ مضطر

سکینہ پر بھی جو پتھر کے وار ہوتے تھے
شہید نیزوں پہ عابدؑ کے ساتھ روتے تھے

ستم گروں نے ستم شام میں جو ڈھائے تھے | انہیں کی یاد میں سجادؑ عمر بھر روئے
لگے تھے زخم جو دل پر رہے ہمیشہ ہرے | ظہور زہر سے زین العبا شہید ہوئے

بیاں کرے کوئی کیونکر مصیبتِ سجادؑ
کلیجہ پھٹتا ہے سن کر مصیبتِ سجادؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وارثِ علمِ الٰہی ہیں جنابِ سجادؑ
صبر کی پشت پناہی ہیں جناب سجادؑ

بے گناہوں کی گواہی ہیں جنابِ سجادؑ
ظلم و ظالم کی تباہی ہیں جنابِ سجادؑ

ہے جو دشنام یزیدِ ستم ایجاد کا نام
صابروں میں سرِ فہرست ہے سجادؑ کا نام

انتہائے غم و آلام جنابِ سجادؑ
درد میں ڈوبا ہوا نام جنابِ سجادؑ

حجتِ بانیٔ اسلام جنابِ سجادؑ
سرِ کفار پہ صمصام جنابِ سجادؑ

صبر کی تیغ سے وہ وار کیا عابدؑ نے
کفر کے قلعوں کو مسمار کیا عابدؑ نے

ناز ہے جس پہ عبادت کو وہ عابدؑ سجادؑ
ساجدوں کے ہیں جو سردار وہ ساجد سجاد

جو لڑے تیغِ عمل سے وہ مجاہد سجادؑ
آج بھی جسکی ضرورت ہے وہ قائد سجادؑ

چل سکے جن پہ فرشتے نہ بشر وہ راہیں
عابدِؑ زار و حزیں کر گئے سر وہ راہیں

کس نے وہ ضبط کیا ہے جو کیا عابدؑ نے
کس نے وہ درس دیا ہے جو دیا عابدؑ نے

خونِ دل کس نے پیا ہے جو پیا عابدؑ نے
کس نے وہ داغ لیا ہے جو لیا عابدؑ نے

کس نے تن باپ کا صد پارہ زمیں پر دیکھا
کس نے ماں بہنوں کو بلوے میں کھلے سر دیکھا

بیڑیاں پاؤں میں اور طوق گلے میں پہنے
دُرّے کھاتے ہوئے تا شام پہ کانٹوں پہ چلے

دل پہ گر جاتی تھی بجلی جو کبھی دیکھتے تھے
ننگے سر بی بیوں کے ہاتھ پسِ پشت بندھے

صدمے پہنچاتے تھے اس درجہ شقی ان کو
مسکراتے ہوئے دیکھا نہ کسی نے ان کو

قید سے چھوٹ کے روتے رہے اڑتیس برس
اشک رومال بھگوتے رہے اڑتیس برس

چپ یہ اللہ کے پوستہ رہے اڑتیس برس
وار کفار کے ہوتے رہے اڑتیس برس

آخرش چل ہی گیا وار ستمگاروں کا!
زہر سے کر دیا دل ٹکڑے عزاداروں کا

ہو کے مسموم جناں کو جو گئے زین العباؑ
خانۂ فاطمہ زہراؑ میں پھر اک حشر اٹھا

سب محب پیٹ رہے تھے سر و سینہ اپنا
حرمِ سرورِ کونین تھے مصروفِ بکا

آہ و زاری کا جو غل دل کو ہلا جاتا تھا
صدمے سے حضرت باقرؑ کو غش آجاتا تھا

کوئی کہتا تھا کہ ہمدرد ہمارا نہ رہا
ہائے افسوس یتیموں کا سہارا نہ رہا

پیار تھا جسکو غریبوں سے وہ پیارا نہ رہا
جسکو حیواں پہ نہ تھا ظلم گوارہ نہ رہا

چپ ہے اڑتیس برس باپ کو رونے والا
سوئے گا قبر میں دن رات نہ سونے والا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

غسلِ سجادؑ کو دینے لگے جب اہلِ عزا
جسمِ مظلوم سے ملبوس ہوا پھٹ کے جدا
پشت پر ابھرے تھے دُرّوں کے نشاں واویلا
پنڈلیاں تھیں ورم آلود گلا زخمی تھا

خون رستا ہوا آیا جو نظر زخموں سے
بھر گئے مومنوں کے قلب و جگر زخموں سے

عرض یوں حضرتِ باقرؑ کسی شخص نے کی
صبر فرمائیے مولاؑ پئے اللہ و نبیؐ
باپ کو غسل و کفن دیجئے اے ابنِ علیؑ
کربلا میں تو یہ نوبت بھی نہ آنے پائی

غسل پیاسوں کو گرفتارِ محن دے نہ سکے
باپ کو سیدِ سجادؑ کفن دے نہ سکے

آپ کے باپ کا تن تیروں سے غربال نہیں
زیرِ شمشیر نہیں خاک پہ پامال نہیں
کربلا میں جو شہِ دیں کا تھا وہ حال نہیں
قید میں اہلِ حرم کھولے ہوئے بال نہیں

دیکھئے جمع ہیں تابوت اٹھانے والے
تھے رسن بستہ وہاں قبریں بنانے والے

دھوم سے سیدِ سجادؑ کا لاشہ اٹھا
ساتھ تھے سینہ و سر پیٹتے سب اہلِ عزا
پہلوئے حضرتِ شبرؑ میں جو لاشہ رکھا
یادِ شبیرؑ میں باقرؑ کا جگر خون ہوا

ٹکڑے ٹکڑے جو شہِ دیں کا بدن یاد آیا
غش ہوئے لاشۂ بے گور و کفن یاد آیا

فاتحہ قبر پہ پڑھتے تھے عقیدت والے
محو تھے گریہ و ماتم میں محبت والے
سب مسلماں نظر آتے تھے مروت والے
نذر کرتے تھے موتی لہو اشک مودت والے

باپ کا پرسہ تو دنیا نے دیا باقرؑ کو
کربلا میں مگر آزردہ کیا باقرؑ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

در حالِ امام محمد باقر علیہ السّلام

راحتِ روحِ امامت ہیں محمدؑ باقرؑ
چشمۂ رُشد و ہدایت ہیں محمدؑ باقرؑ
کاشفِ رازِ مشیّت ہیں محمدؑ باقرؑ
وارثِ علمِ رسالت ہیں محمدؑ باقرؑ

ان کے افکار سے روشن جو ہوئی ہیں شمعیں
محفلِ علم کی جاں اب بھی وہی ہیں شمعیں

ان کے پابوس رہے عالم و فاضل کتنے
فقہ و تفسیر و ادب کر گئے حاصل کتنے
طے ہوئے جادۂ عرفاں کے مراحل کتنے
ہوئے اظہارِ رموزِ حق و باطل کتنے

وہ پڑھائے کہ ہیں دنیا کو سبق یاد اب تک
ان کے شاگرد ہیں استادوں کے استاد اب تک

تھے امام آپ بھی اور ان کے تھے بابا بھی امام
ان کے دادا بھی امام اور تھے نانا بھی امام
باپ ماں دونوں کے جد مورثِ اعلیٰ بھی امام
بخشا اللہ نے جعفرؑ انہیں بیٹا بھی امام

پوتے چھ ان کے امام ایک کے بعد ایک ہوئے
حد ہے خدام بھی ذیقدر ہوئے نیک ہوئے

باپ فرزندِ حسینؑ آپ کی ماں بنتِ حسنؑ
جدّہ شہزادیٔ ایراں حرمِ شاہِ زمن
جدّۂ عالیہ، خاتونِ جناں، نورِ فگن
جدِّ اعلیٰ، اسداللہ علیؑ، قلعہ شکن

دھیان تھا مورثِ اعلیٰ کو جو بے حد ان کا
اس لئے رکھا گیا نام محمدؐ ان کا

جابرؓ انصاریٔ ذیقدر صحابیٔ نبیؐ
کہتے تھے مجھ کو خبر احمدِؐ مرسل نے یہ دی
یعنی عمر اتنی تجھے فضلِ خدا سے ہے ملی
پانچویں نورِ امامت کی زیارت ہوگی

جب بتائے وہ مرے نام کو نام اپنا بھی
کہنا اس لال سے میرا بھی سلام اپنا بھی

جو کہا کرتے تھے جابرؓ وہ ہوئی پوری بات
ایک دن مل ہی گئے ان کو رفیع الدرجات
دیکھیں باقرؑ میں محمدؐ کی جو موجود صفات
دل میں کہنے لگے باتیں ہیں سب انکی آیات

کیا جابرؓ نے جو ہمنامِ محمدؐ کو سلام
کہا باقرؑ نے تمہیں اور مرے جد کو سلام

اموی ظلم کی زد میں رہے مولاؑ ہر دم
سن تھا اڑتیس برس کا جو سہا اور بھی غم
باپ کا سایہ اٹھا سر پہ گرا کوہِ الم
گئے سجادؑ بھی دنیا سے سوئے قصرِ ارم

رات دن محوِ عبادت میں رہا کرتے تھے
اور امامت کے فرائض بھی ادا کرتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زندگی آپ بسر کرتے تھے خاموش مگر
اموی رکھتے تھے مولاؑ پہ عداوت کی نظر
جب کبھی پڑتی کوئی تازہ مصیبت سر پر
درِ باقرؑ پہ چلے جاتے تھے دشمن اکثر

جو بلا آتی تھی اسلام پہ رد کرتے تھے
وقت پر خون کے پیاسوں کی مدد کرتے تھے

قیصرِ روم سے بگڑا جو ولید اموی
ابنِ اب رُح کی مُہر اُس نے مٹانی چاہی
اپنی اشیاء پہ لگاتے تھے جیسے عیسائی
دی مسلمانوں کو قیصر نے نرالی دھمکی

سارے ذی فہم مسلمان پریشان ہوئے
سکّے سے دین کی تحقیر کے سامان ہوئے

سکّہ عیسائی کا چلتا تھا مسلمانوں میں
سنسنی پھیلی تھی اسلام کے ایوانوں میں
ٹال سکتا تھا بلا کوئی نہ فرزانوں میں
پھر بھی باقرؑ تھے شریعت کے نگہبانوں میں

اس مصیبت کو بھی یوں ٹال دیا باقرؑ نے
سکّہ اسلام کا خود ڈھال دیا باقرؑ نے

شام کے تخت پہ ہشام کو قبضہ جو ملا
اس نے بھی حضرتِ باقرؑ پہ ستم یہ ڈھایا
پاس بلوا کے مدینے سے بانداز جفا
تین دن تک تو ملاقات کا موقع نہ دیا

پھر بلایا سرِ دربار ستانے کے لئے
دی کماں آپ کو بھی تیر چلانے کے لئے

عذر جو کچھ کئے مولاؑ نے نہ مانا بے پیر
آپ نے ایک نشانے پہ لگائے نو تیر
غرقِ دریائے تحیر ہوا دربارِ امیر
اپنے اس طرزِ عمل سے ہوا شرمندہ شریر

دھیان تھا حضرتِ باقرؑ کو سبک کرنے کا
ہوا ساماں اسی کافر کو سبک کرنے کا

بات جب مسئلۂ آلؑ و امامت پہ ہوئی
سُن کے ہشام کی ہر طرح تشفی کر دی
کی جو انسان کے انجام کی تصویر کشی
اپنے کردار سے شرما کے بہت رویا شقی

منفعل ہو کے لعینِ ازلی نے بھیجا
باادب حضرتِ باقرؑ کو مدینے بھیجا

کربلا کو جو حسینؑ ابنِ علیؑ گھر سے گئے
تین ہی سال کے اس دم تھے یہ ان کے پوتے
تین دن دشتِ مصیبت میں پیاسے بھی رہے
لاشے آتے ہوئے جلتے ہوئے خیمے دیکھے

غم اٹھائے حرمِ شاہِ مدینہ کے ساتھ
کھائے دُرّے بھی طمانچے بھی سکینہؑ کے ساتھ

آہ وہ شامِ غریباں کا بھیانک منظر
اک طرف لاشے شہیدوں کے پڑے تھے بے سر
اک طرف ریت پہ غش تھے حرمِ پیغمبرؐ
سر پہ بے وارثوں کے گرتی تھی خاک اڑ اڑ کر

سارے کنبے کو گرفتارِ بلا بھی دیکھا
طوق سے باپ کا مجروح گلا بھی دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماں، بہن، بھتیجیوں کی جانکاہ تھی عریانی | سامنے آنکھوں کے سر ننگے تھی دادی نانی
سہم کر پیاس میں بچوں نے نہ مانگا پانی | بے خطا پھر بھی ستاتے تھے ستم کے بانی

بے ردا کوچہ و بازار میں لے کر پہنچے
کوفہ و شام کے دربار میں لے کر پہنچے

سال بھر کنبے کے ہمراہ یہ زنداں میں رہے | کربلا پھر سرِ شبیرؑ کے ہمراہ گئے
فاتحے سے ہوئے فارغ تو مدینے پہنچے | سب کے ساتھ اپنے بزرگوں کیلئے روتے تھے

ستم و جور کا ایک اور قرینہ دیکھا
اموی ظلم سے تاراج مدینہ دیکھا

دل میں ہشام جو باقرؑ سے بہت جلتا تھا | زہر آلودہ انہیں زین کا تحفہ بھیجا
اور حاکم کو مدینے کے بتاکید لکھا | جلد کر کام تمام ان کا بلا زہر دغا

وار کر ہی گیا وہ بانیٔ شر مولاؑ پر
زہر کا ہو گیا فی الفور اثر مولاؑ پر

سخت تکلیف میں حضرت نے گزارے کچھ دن | ہو سکی زہرِ ہلاہل سے نہ صحت لیکن
غم سے بسمل تھے مدینے کے جوان اور مسن | اٹھا احسان فراموش کے ہاتھوں محسن

غم سے ہر چیز سیہ پوش نظر آتی تھی
عرش تک گریہ و ماتم کی صدا جاتی تھی

ان کی میت پہ سب اللہ کے عاشق روئے | انس و جن روئے سب افرادِ خلائق روئے
اپنا دل تھام کے جب جعفرؑ صادقؑ روئے | ان کے اس رونے پہ کفار و منافق روئے

زندگی دکھ میں گزاری، غم بے حد پایا
پہلوئے سید سجادؑ میں مرقد پایا

حق پرستوں کو بجا ہوتا ہے اس بات کا غم | دشمنوں پر بھی کرم کرتے تھے جو اہلِ کرم
ان نبیؐ زادوں پہ کرتے تھے مسلماں بھی ستم | دل میں ہے درد بس اب رک گیا اپنا قلم

یہ دعا کر کہ خدا غم سے چھڑا دے جلدی
زائرِ شبرؑ و شبیرؑ بنا دے جلدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امامِ جعفرِ صادق علیہ السّلام

جب زہرِ شقاوت کا نشانہ ہوئے باقرؑ
یعنی طرفِ خلد روانہ ہوئے باقرؑ
دشمن یہ سمجھتے تھے فسانہ ہوئے باقرؑ
سچ پوچھو تو مشہورِ زمانہ ہوئے باقرؑ

وارث جو ہوا جعفرِ صادقؑ خلف ان کا
حاصل ہوا فرزند کو گویا شرف ان کا

جعفرؑ نے کیا علم سے معمور جہاں کو
تسکین ملی مومنوں کے قلبِ تپاں کو
ظاہر جو کیا فقہ کے ہر رازِ نہاں کو
دیندار سمجھنے لگے سود و زیاں کو

تھا گرم مدینے میں جو بازارِ ہدایت
دوڑے چلے آتے تھے خریدارِ ہدایت

ہر علم میں شاگردوں کو تعلیم عطا کی
لکھوائیں کتابیں اسے ارض و سما کی
لہریں تھیں عنایت کے سمندر میں سخا کی
ایسے بھی تھے شاگرد جنہوں نے دغا کی

شاگرد جو خوش سیرت و کردار نہیں تھے
کم اہلِ شقاوت سے وہ خونخوار نہیں تھے

منصور نے پائی خبرِ عظمتِ صادقؑ
آمادۂ آزار ہوا فاجر و فاسق
موجود تھے دربارِ لعیں میں جو منافق
دینے لگے وہ مشورۂ بدعتِ سابق

یعنی کسی صورت سے انہیں زہر پلا دو
یوں راستے سے جعفرِ صادقؑ کو ہٹا دو

ظالم نے کئی بار مدینے سے بلایا
مولاؑ کا مگر جرم کوئی اس نے نہ پایا
پھر بھی اسے معصوم پہ کچھ رحم نہ آیا
مظلوم کو ملعون نے دنیا سے اٹھایا

وہ زہر پلایا کہ جگر ہو گیا ٹکڑے
ایمان کا دل بارِ دگر ہو گیا ٹکڑے

سر پیٹتے تھے شہر میں سب علم کے طالب
مشغول تھے ماتم میں عزیز اور اقارب
تھے موسیٰؑ کاظم کو سنبھالے جو مصاحب
کہتے تھے یہ رو رو کے ہے اب صبر مناسب

نہلایئے کفنایئے اٹھوایئے لاشہ
پہلوئے اب و جد ہی میں دفنایئے لاشہ

کاظمؑ جو چلے باپ کے لاشے کو اٹھا کے
یاد آ گئے ان کو شہدا کرب و بلا کے
کہنے لگے مولائیوں سے اشک بہا کے
ہیں داغ کلیجے میں یہ اعدا کی جفا کے

پامال کیا صاحبِ تطہیر کا لاشہ
ریتی پہ تڑپتا رہا شبیرؑ کا لاشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تابوت مرے باپ کا کاندھوں پہ رواں ہے | تصویرِ غم و یاس کی ہر خورد و کلاں ہے
جو مجمع میں موجود ہے وہ اشک فشاں ہے | کوئی نہ مخالف نہ کوئی دشمنِ جاں ہے

افسوس پڑے رہ گئے لاشے شہداء کے
پرخوں تھے بدن درّوں سے زندہ و ثنا کے

پھرتی ہے نگاہوں میں مظالم کی وہ تصویر | لپٹی تنِ شبیرؑ کے ٹکڑوں سے جو ہمشیر
رونے بھی نہ پائی تھی ابھی زینبؑ دلگیر | آمادۂ ایذا ہوئے ہر سمت سے بے پیر

درّے جو برسنے لگے مغموم و حزیں پر
غش کھا کے گرے زینبؑ و سجادؑ زمیں پر

کم ہوتا نہ تھا بغض و حسد اہلِ جفا کا | کوفے کو چلے لے کے جلوس آلِ عبا کا
تھا گردِ حرم بلوہ جو اعدائے خدا کا | دیکھا تھا رذیلوں نے تماشہ شرفا کا

نکلا تھا جو اونٹوں پہ شرافت کا جنازہ
قرآن کے ہمراہ تھا عترت کا جنازہ

فرماتے تھے موسیٰ کاظم تو یہ تقریر | کہتا تھا تصوّر میں مگر کاتبِ تقدیر
اے موسیٰ کاظم ہے بجا یہ غمِ شبیرؑ | ڈھائیگا ستم تجھ پہ بھی اک ظالمِ بے پیر

دم تیرا نکل جائیگا جب طوق سے گھٹ کر
آئیگا جنازہ ترا زنداں سے چھٹ کر

میت تری مزدور اٹھائے ہوئے ہوں گے | بیڑی میں ترے پاؤں پھنسائے ہوئے ہوں گے
دشمن ترے اک عید منائے ہوئے ہوں گے | کچھ لوگ تماشے کو بھی آئے ہوئے ہوں گے

رکھ دیں گے جو میت تری بغداد کے پُل پر
جنت سے بتولؑ آئیں گی بغداد کے پُل پر

اترے گی جب مرگ ترے پاؤں سے بیڑی | حدادی کاٹیگا گرہ طوق و رسن کی
نظارۂ اعجاز یہ دیکھیگی خدائی | مظلوم کی میت تھی مگر دھوم سے اٹھی

غسل و کفن و گور تجھے دیں گے نبیؐ خود
مرقد میں اتاریں گے تری لاش علیؑ خود

جعفرؑ کے جنازے کو لحد میں جو اتارا | سر پیٹ کے یہ موسیٰ کاظم نے پکارا
بابا مجھے کیسے غمِ فرقت ہو گوارا | بے موت مجھے آپ کے مر جانے نے مارا

اب آپ تو آرام سے سوئیں گے لحد میں
جینا ہے ہمیں حاکمِ بغداد کی زد میں

باعظمت و اعزاز جو مدفون ہوئے جعفرؑ | روتے ہوئے واپس ہوئے سب مونس و یاور
اب تو بھی ظہیرؔ آنسوؤں کو روک لے دم بھر | کہہ موسیٰ کاظم سے کہ مولائے مقدر

بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیجئے جلدی
اب قیدِ مصائب سے چھڑا دیجئے جلدی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

بے وصف بنداوصف گلستانِ پیمبرؑ | کہلائے امامت میں دل و جانِ پیمبرؑ
پہنچاتے رہے فیض یتیمانِ پیمبرؑ | دیتے ہی رہے رنج حریفانِ پیمبرؑ
بے ظلم و ستم حیدرؑ و شبرؑ کو نہ چھوڑا
شبیرؑ ہی کیا باقرؑ و جعفرؑ کو نہ چھوڑا

بے جاں جو ہوا زہر سے اللہ کا عاشق | یعنی گئے جنت کی طرف جعفرِ صادقؑ
چھانے لگے پھر دینِ پیمبرؑ پہ منافق | قرآں کے تحفظ کو بڑھا مصحفِ ناطق
کفار کو اسلام کا ناظم نظر آیا
اعدا کو رخِ موسیٰؑ کاظمؑ نظر آیا

منصور کو منظور تھی کاظمؑ کی ہلاکت | کام آئی مگر جعفرِ صادقؑ کی وصیت
منصور کے دل ہی میں رہی قتل کی حسرت | اخلاق سے یوں زیر ہوا اہلِ شقاوت
بغداد سے بطحا کی طرف آنکھ نہ اٹھی
فرعون کی موسیٰؑ کی طرف آنکھ نہ اٹھی

منصور کے بعد اس کے پسر مہدی و ہادی | جھوٹے رہے مولاؑ کو نہ تکلیف ذرا دی
ہارون کو حاصل ہوئی شاہی کی جو شادی | حساد نے پھر آتشِ پنہاں کو ہوا دی
دنیا کی زباں سے جو سُنی مدحتِ مولاؑ
ہاروں سے دیکھی نہ گئی عظمتِ مولاؑ

حج کے لئے ہارون گیا مکر و دغا سے | یثرب کو چلا مشورۂ اہلِ جفا سے
تھا بغض جو بیدیں کو امامِ دوسرا سے | لے آیا انہیں روضۂ محبوبِ خدا سے
بچوں سے بھی ملنے نہ دیا شاہِ اُمم کو
بصرے میں نظر بند کیا شاہِ اُمم کو

زنداں میں وہ بصرے کے رہے ایک برس آہ | عیسیٰ بن جعفر تھا وہاں معتمد شاہ
مظلومی موسیٰؑ سے جو عیسیٰ ہوا آگاہ | ھارون کو لکھا کہ مناسب نہیں یہ راہ
کر رحم، عبادت سے بھی محروم ہیں کاظمؑ
بے جرم ہیں مظلوم ہیں معصوم ہیں کاظمؑ

ہارون کو عیسیٰ کی سفارش نے جگایا | بغداد میں مولائے دو عالم کو بلایا
زنداں میں رکھا اور بہر طور ستایا | ملعون کو مظلوم پہ کچھ رحم نہ آیا
ہر چند مصائب سے گھلے موسیٰؑ کاظمؑ
مشغول عبادت میں رہے موسیٰؑ کاظمؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زنداں تھا وہ تاریک نہ رہتا تھا اجالا | دروازۂ زنداں پہ لگا رہتا تھا تالا
یوں بند کیا۔ زندہ نہ زنداں سے نکالا | چھپ کر کبھی آتا جو کوئی چاہنے والا

کرتا تھا نظر غور سے جب جسمِ حزیں پر
معلوم یہ ہوتا تھا کہ چادر ہے زمیں پر

تھے قید میں ہارون کی جب موسیٰ کاظمؑ | ہر طرح ستاتے تھے انہیں شاہ کے خادم
مولاؑ پہ نیا ظلم جو کرتا کوئی ظالم | انعام سے دل اس کا بڑھا دیتا تھا حاکم

ملتے تھے جو انعام انہیں حاکمِ بد سے
بڑھتے چلے جاتے تھے لعین ظلم کی حد سے

اک مرتبہ ہارون کو سوجھی یہ شرارت | مکار نے اک خادمہ کو دی یہ ہدایت
کر قید میں تو موسیٰؑ کاظم کی رفاقت | جس طرح بنے لوٹ لے گنجینۂ عصمت

تجھ پر نظرِ لطف جو فرمائیں گے کاظمؑ
بے آبرو آفاق میں ہو جائیں گے کاظمؑ"

معصوم کے زنداں میں جو داخل ہوئی گمراہ | تھا سجدۂ خالق میں دو عالم کا شہنشاہؑ
فارغ ہوا سجدے سے جو وہ سیدِ ذیجاہ | تسبیح میں مشغول ہوا ذاکرِ اللہ

لونڈی نے کہا مجھ پہ نظر کیجئے مولاؑ
خدمت کوئی اس خادمہ سے لیجئے مولاؑ

ہارون کی لونڈی سے یہ گویا ہوئے حضرتؑ | مجھ کو تری خدمت کی نہ ہے تیری ضرورت
بخشے ہیں خدا نے مجھے خدام بکثرت | وہ دیکھ نظر آئے گی اللہ کی قدرت

اس باغ میں حوروں کے جو انبوہ کھڑے ہیں
یہ سب مری خدمت کیلئے خلق ہوئے ہیں

لونڈی نے نظر کی تو نظر آیا یہ ساماں | تا حدِ نظر پھیلا ہے دامانِ گلستاں
وہ پھول وہ کلیاں ہیں کہ دل جن پہ ہو قرباں | وہ نخلِ ثمردار وہ مرغانِ خوش الحان

اللہ کی قدرت ہے وہاں جو بھی حسین ہے
جز خدمتِ مولاؑ انہیں کچھ کام نہیں ہے

حیران و پریشاں ہوئی دیکھا جو یہ منظر | سجدے میں گری کانپ کے وہ ششدر و مضطر
سُبحانَکَ قُدّوس۔ لگی کہنے مکرر | کھانے کا خیال اس کو نہ تھا ہوش تن و سر

سر اپنا نہ سجدے سے جو نادم نے اٹھایا
آکر اسے ہارون کے خادم نے اُٹھایا

لائی گئی دربار میں جس وقت وہ لونڈی | اس دہر کی رنگینیاں سب بھول چکی تھی
جز ذکرِ خدا ذکر نہ کرتی تھی وہ کچھ بھی | پوچھا جو بصد جبر تو وہ خادمہ بولی

ظاہر نظر آتے ہیں بشر موسیٰ ابنِ کاظمؑ
اللہ کا ہیں نور مگر۔ موسیٰ ابنِ کاظمؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس واقعہ سے اور بھی گھبرا گیا حاکم | کہنے لگا خدام سے وہ جابر و ظالم
اس خادمہ پر چاہیئے پابندیٔ دائم | دنیا کو سُنائے نہ یہ افسانۂ کاظمؑ

کاظمؑ کے فضائل کو جو سُن لے گا زمانہ
تختہ مری قسمت کا اُلٹ دے گا زمانہ

کیوں دل نہ جلے کیوں نہ بہے آنسوؤں کی نہر | یہ ظلم یہ بیداد۔ یہ بیگانگیٔ دہر
جس نور کی تعظیم کو جھکتے تھے مہ و مہر | بے رحم نے اس شاہِ دو عالم کو دیا زہر

گرتے تھے کبھی۔ گاہ سنبھلتے تھے زمیں پر
ٹکڑے تھا جو دل خونؑ اگلتے تھے زمیں پر

کرتا ہے بیاں قیدیٔ زنداں کا نگہباں | دنیا سے سفر کرنے کو تھے جب شہِ ذیشاں
اک طفل نظر آیا ملول اور پریشاں | مجھ سے یہ کہا کھول دے دروازۂ زنداں

تاخیر نہ کر صبر کی طاقت نہیں مجھ کو
کچھ دیر ٹھہرنے کی بھی مہلت نہیں مجھ کو

انکار سے میرے ہوا ناراض وہ صفدر | غیظ آ گیا۔ ماری درِ زنداں پہ وہ ٹھوکر
ایک آن میں دروازہ گرا فرشِ زمیں پر | حائل ہوا جب میں تو پکارا وہ دلاور

ہٹ جلد کہ معصوم جہاں چھوڑ رہا ہے
بابا مرا۔ زنداں میں وہ دم توڑ رہا ہے

میں ڈر گیا۔ روتا ہوا زنداں میں وہ پہنچا | ایک آہ کی ایسی کہ مرا دل بھی بھر آیا
سر پیٹ کے چلایا سلام اے شہِ والا | آنکھیں تو ذرا کھولئے کیا حال ہے بابا

معلوم ہوا سوئے جناں قصدِ سفر ہے
فرمایئے کچھ اپنے رضاؑ کی بھی خبر ہے

مظلوم نے فرزند کو سینے سے لگایا | فرمایا کہ بیٹا تمہیں اُمت نے رُلایا
پھر کان میں چپکے سے کوئی راز بتایا | منہ منہ پہ رکھا اور یہ بیٹے کو سنایا

لازم ہے قدم جادۂ اجداد پہ رکھنا
اے لال نظر اسوۂ سجادؑ پہ رکھنا

غربت مری سجادؑ سے افزوں نہیں پیارے | ان جیسی مری پنڈلیاں پرخوں نہیں پیارے
ہر سمت مرے بلوۂ ملعوں نہیں پیارے | مانندِ یزید آہ یہ ہارون نہیں پیارے

قیدی تو ہوں گردن سے بندھے ہاتھ نہیں ہیں
اس قید میں۔ ماں بہنیں مرے ساتھ نہیں ہیں

بیٹا مری غربت کو نہ تم دھیان میں لانا | جو آیا ہے دنیا میں کہ ہے واپس اُسے جانا
آنسو جو بہانا غمِ زینبؑ میں بہانا | شبیرؑ کی روداد زمانے کو سُنانا

بے جاں مرے فرزند و برادر نہیں بیٹا
پیاسا میں نہیں حلق پہ خنجر نہیں بیٹا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درحالِ امام محمد تقی علیہ السلام

مدّاحِ اہلبیتِ رسولِ خدا ہوں میں | دروازۂ علیؑ ولی کا گدا ہوں میں
سنتے ہیں گوشِ ہوش جسے وہ صدا ہوں میں | شیدائے علم حُسنِ عمل پر فدا ہوں میں

سیراب کشتِ نظم جو ہے نہرِ علم سے
ملتی ہے بھیک مجھکو درِ شہرِ علم سے

مولا علیؑ کا فیض ہے دیندار زندگی | حبِ علیؑ نہیں تو ہے بیکار زندگی
کیا زندگی اگر ہے گنہگار زندگی | دراصل زندگی ہے سبکبار زندگی

پاکیزہ زندگی جو گزارے جہان میں
مرکر بھی زندہ ہے وہ ہمارے جہان میں

منظور ہے جو مدحِ محمدؐ تقی مجھے | توفیق دیں گے نظم کی مولا علیؑ مجھے
دھڑکن سے اپنی دل نے یہ دی آگہی مجھے | ہر لحظہ مل رہی ہے نئی زندگی مجھے

جو سانس ہے وہ فیضِ امامِ زمانہ ہے
مداح پر یہ ان کا کرم غائبانہ ہے

جب زہر سے شہید ہوئے آٹھویں امامؑ | مامون کے خلاف نظر آئے خاص و عام
برہم نظر جو آیا حکومت کا انتظام | اپنی بقا کا پھر یہ کیا اس نے اہتمام

بلوا لیا امام تقیؑ کو جواد کو
شیعوں کو شاد کر کے گے دبایا فساد کو

اک دن شکارگاہ کو جاتا تھا بادشاہ | بچوں کے ساتھ دیکھا تقیؑ کو میانِ راہ
بچے تمام بھاگ گئے ڈر کے لی پناہ | لیکن کھڑے رہے وہیں مولاؑ بعز و جاہ

گرما گیا جو خون تو مامون رک گیا
معصوم کے قریب وہ ملعون رک گیا

مامون نے کہا کہ بتائیں ذرا حضور | کیوں میرے رعب سے نہ گئے ڈر کے آپ دور
بولے امامؑ بھاگنا تھا کس لیے ضرور | ظالم ہے تو نہ میں نے کیا ہے کوئی قصور

نادم ہوا جواب سے بولا۔ کمال ہے
ہاں کیوں نہ ہو۔ امامِ رضاؑ کا یہ لال ہے

واپس ہوا شکار سے جب شاہ وقتِ شام | موجود پھر وہیں نظر آئے اسے امامؑ
مٹھی کو اپنی بند دکھا کر کیا کلام | یہ تو ذرا بتایئے اسے آسماں مقام

کیا چیز میری مٹھی میں اس وقت بند ہے
دیکھیں تو علم آپ کا کتنا بلند ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بولے یہ مسکرا کے امامؑ فلک وقار | ہیں مچھلیاں سمندرِ قدرت میں بے شمار
لے جاتا ہے اڑا کے انہیں بحر سے بخار | کرلیں جو باز ان کو سلاطین کے شکار

مسرور قلب ہوتا ہے اہلِ عقول کا
لیتے ہیں امتحان وہ آلِ رسولؐ کا

مامون اس جواب سے خوش اس قدر ہوا | حضرت کو اپنے ساتھ محل میں ہی لے گیا
رکھکر محل میں دیکھی جو انوار کی ضیاء | قائل ہوا تقیؑ کے علوم و کمال کا

بڑھتا گیا خلوص جو حق کے ولی کے ساتھ
بیٹی کا رشتہ کر دیا مولا تقیؑ کے ساتھ

عباسیوں کے دل کو ہوا اسقدر تعجب | مامون کے پاس آئے کچھ افراد منتخب
بولے کہ آپ کرنے لگے ہیں یہ کیا غضب | نو برس کے بچے کا ہے اسقدر ادب

اس کے سوا کسی کی بھی وقعت نہیں رہی
دربار میں کسی کی بھی عزت نہیں رہی

مامون نے کہا کہ نہ سمجھو اسے صغیر | یہ طفل ہے زمانے کے سب عالموں کا پیر
لاؤ مقابلے میں جو ہو عالمِ کبیر | جیتے مناظرہ تو بنا لوں اسے وزیر

ہارا جو وہ تو کچھ نہ کسی کی سنوں گا میں
شادیٔ امِ فضل تقیؑ سے کروں گا میں

سب نے مناظرے کی جو کرلی قبول بات | آئے مقابلے کے لیے قاضی القضات
دی علم میں تقیؑ نے جو یحییٰ کو فاش مات | مامون نے چڑھائی بڑی دھوم سے برات

ایرانیوں کے غمزدہ دل شاد ہو گئے
مولا تقیؑ امیر کے داماد ہو گئے

کچھ روز بعد شادی تو بغداد میں رہے | لیکر دلہن کو ساتھ مدینے میں جب گئے
اہلِ مدینہ حد سے سوا شادماں ہوئے | سب نے منایا جشن، کئے سجدے شکر کے

جو بھی گیا پلٹ کے نہ پہنچا مدینے میں
بس یہ امامؑ جا کے پھر آیا مدینے میں

بیٹی تھی امِ فضل شہنشاہِ وقت کی | اچھی لگی نہ اس کو مدینے کی زندگی
مولاؑ کے گھر میں کرنے پڑے کام آپ ہی | مامون کو جو خط میں شکایت کبھی لکھی

پڑھکر عبارتوں کو فراموش کر دیا
بیٹی کو بادشاہ نے خاموش کر دیا

مامون مر گیا تو ہوا معتصم امیر | ناراض تھا امامؑ سے پہلے ہی وہ شریر
اس پر بھی امِ فضل نے خط کا چلایا تیر | لکھا کہ میں مدینے میں ہوں صورتِ اسیر

اس قید سے چھڑا لیجئے اچھے چچا مجھے
بغداد میں بلائیے بہرِ خدا مجھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب معتصم کو اپنی بھتیجی کا خط ملا | عبدالملک مدینے کے حاکم کو لکھ دیا
بھجواؤ ام فضل و تقیؑ کو یہاں ذرا | آمادہ دشمنیٔ تقیؑ پر جو وہ ہوا
مجبور رخ کیا ستم ایجاد کی طرف
مولاؑ چلے مدینے سے بغداد کی طرف

اہلِ مدینہ نے جو یہ غم کی خبر سنی | گھر گھر میں ایک تازہ قیامت بپا ہوئی
روئے جو اپنے باپ سے مل کر علیؑ نقی | روضہ نبیؐ کا، فاطمہؑ کی قبر ہل گئی
غل تھا امامؑ خلد کا گلشن بسائیں گے
اب جا رہے یہ بھی مدینے نہ آئیں گے

بغداد میں جب آئے امامؑ فلک وقار | ملعون نے چلایا بزرگوں کا اپنے وار
کچھ روز تو جتایا امامِ تقیؑ سے پیار | زہرِ دغا سے کر دیا آخر جگر فگار
توڑا تھا جعدہ نے حسنؑ ابنِ علیؑ کا دل
اور ام فضل نے کیا ٹکڑے تقیؑ کا دل

تاریخ داں بیان یہ کرتے ہیں آہ آہ | چاہا تھا معتصم نے کہ چھپ جائے یہ گناہ
شاہی بچانے کی یہ نکالی تھی اس نے راہ | پھینکا تھا بام سے جسدِ شاہِ دیں پناہ
یوں تین روز تک نہ اٹھایا گیا انہیں
سمجھے نہ کوئی زہر کھلایا گیا انہیں

مسلمؑ کی طرح بام سے تو فرش پر گرا | گلیوں میں شہر کی نہ رسن بستہ یہ پھرا
ہر چند تین روز زمیں پر پڑا رہا | مثلِ حسینؑ تیروں سے غربال یہ نہ تھا
اپنے لہو سے جسمِ تقیؑ لال ہو گیا
لاشہ مگر حسینؑ کا پامال ہو گیا

مولائیوں نے پائی شہادت کی جب خبر | آئے اٹھانے لاشۂ سلطانِ بحر و بر
غسل و کفن سے ہو گئے فارغ جو نوحہ گر | ہلنے لگے امامؑ کے ماتم سے بام و در
محروم ہو رہے تھے جو فیضِ امامؑ سے
لیکر چلے جنازہ بڑے احتشام سے

جا کر قریبِ موسیٰؑ کاظم وہ سوگوار | کرنے لگے تلاش تقیؑ کے لیے مزار
کھودی زمیں تو قبر ہوئی پختہ آشکار | رکھا اسی میں لاشۂ مولائے نامدار
یکساں تھا طبع میں جو ترحم بھی صبر بھی
دادا کے پاس بن گئی پوتے کی قبر بھی

اہلِ عزا دلوں میں کریں غور اک ذرا | بغداد میں امامِ تقیؑ نے جو کی قضا
پہنچا زراہِ معجزہ بیٹا امامؑ کا | غسل و کفن نماز نقیؑ نے کئے ادا
کیا جانے کس قلق سے پکارا تھا باپ کو
بیٹے نے جب لحد میں اتارا تھا باپ کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وقتِ وداع شہرِ مدینہ میں حشر تھا — گھر گھر سے آرہی تھی صدائے غم و بکا
قبرِ نبیؐ پہ جا کے نقیؑ نے یہ جب کہا — نانا مزارِ پاک سے ہوتا ہوں میں جدا

آئی صدائے درد مزارِ رسولؐ سے
ہلنے لگا مدینہ فغانِ بتولؑ سے

پہلا ستم لعیں متوکل نے یہ کیا — ٹھہرایا اس کھنڈر میں جہاں رہتے تھے گدا
پھر تین روز بعد نظر بند کر دیا — رکھتے تھے پہرہ سخت ستمگار و اشقیا

باہر کھنڈر سے آپ کو آنے نہ دیتے تھے
مولاؑ تک اہلِ شہر کو جانے نہ دیتے تھے

زراقی پاسباں جو ذرا مہرباں ہوا — بیکس کو دوسرے کی حراست میں دیدیا
وہ نام کا سعید مگر تھا شقی بڑا — معصوم پر ستم جو کیا وہ نیا کیا

ہر دن ستم شعار کے وہ ظلم سہتے تھے
ہر دم مگر عبادتِ خالق میں رہتے تھے

بارہ برس نقیؑ رہے اس قید خانے میں — کرتے تھے لعین کمی ظلم ڈھانے میں
دشمن تھے محوان کے فضائل چھپانے میں — پھر بھی بڑھی امامؑ کی عظمت زمانے میں

مومن تڑپتے رہتے تھے دیدار کے لئے
مشتاق اہلِ علم تھے پندار کے لئے

اک شخص فتح نام محب تھا امامؑ کا — شہرہ صلاحیت کا جو اس کی بہت ہوا
آخر وزیر وہ متوکل کا بن گیا — اس کے تدبّر اور عمل کا اثر یہ تھا

ظاہر میں ان پہ قید کا در بند کر دیا
لیکن نقیؑ کو گھر میں نظر بند کر دیا

مولاؑ کو بار بار ستاتے تھے بد یقین — کرتے تلاش گھر میں کبھی اسلحہ لعیں
دربار میں بلاتے کبھی دشمنانِ دیں — مجبور جاتے تھے جو ستم کش کے قریں

کہتا لعیں شراب پئیں اور گائیں آپ
اشعار تو ضرور ہمیں کچھ سنائیں آپ

یہ بدترین جور و ستم تھے امامؑ پر — یہ وار تھے جو تیغ سے ہوتے تھے سخت تر
روحانی ایک صدمہ تھا اور الیا الحذر — ملتی تھی روز روز یہ معصوم کو خبر

زائر جو کربلا و نجف کے بہم ہوئے
فرمانِ بد یقیں سے سر ان کے قلم ہوئے

یہ ظلم سہہ رہے تھے جنابِ علیؑ نقی — اک آپ کو یہ اور بھی پر غم خبر ملی
قبرِ حسینؑ کھودنے پہنچے تھے کچھ شقی — ندی حسینیوں کے لہو کی وہاں بہی

آنکھوں سے سیلِ اشک بہاتے رہے امامؑ
ہر لحظہ زخم تازہ اٹھاتے رہے امامؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہتے ہیں اہلِ علم کہ یہ ہے خدا کا راز | یعنی امام امام کی پڑھتا ہے خود نماز
بغداد کا مدینے سے ہے فاصلہ دراز | پہنچے ادائے فرض کو مولائے حق نواز

جیسے نقیؑ مدینے سے ناشاد آئے تھے
یوں کربلا میں کوفے سے سجادؑ آئے تھے

کفار کر گئے تھے جو ظلم و ستم کی حد | تھے وقتِ دفنِ شاہ پریشان بنی اسد
زین العباؑ پہنچ گئے خود اور کی مدد | یعنی بتائیں کس کی کہاں کس طرح لحد

کیا جانے کس لباس میں کفنائیں میتیں
ٹکڑے تھا کے جسم کے دفنائیں میتیں

مولا نقیؑ کے حال پہ بندش کوئی نہ تھی | رسی گلے میں۔ پاؤں میں بیڑی پڑی نہ تھی!
زین العباؑ پہ ظلم و ستم کی کمی نہ تھی! | ساتھ ان کے سر برہنہ بہن ماں پھوپھی نہ تھی

تن پر نقیؑ کے ایک بھی درّہ لگا نہ تھا
عابدؑ کی طرح طوق میں ان کا گلا نہ تھا

خاموش ہو ظہورؔ ہے لکنت زبان میں | مقبول یہ بھی نظم ہے مولاؑ کی شان میں
گزری تمام عمرِ نقیؑ امتحان میں | پچیسؔ سال زندگی پائی جہان میں

اپنے کسی امامؑ کی کب تھی طویل عمر
پائی نویں امامؑ نے سب سے قلیل عمر

در حالِ امام علیؑ نقی علیہ السّلام

یہ مجلسِ عزا ہے برائے علیؑ نقی | مومن ہیں آج محوِ عزائے علیؑ نقی
دل میں بھرا ہے جوشِ ولائے علیؑ نقی | ہر سمت ہے یہ شور کہ ہائے علیؑ نقی

ظالم نے زہر دے کے جو ٹکڑے جگر کیا
مولاؑ نے سوئے خلد جہاں سے سفر کیا

بچپن میں ان کو چھوڑ گئے تھے تقیؑ غریب | چھ سال صرف باپ کا سایہ ہوا نصیب
ان پر مصیبتوں کا رہا سلسلہ عجیب | عباسیوں کا دور تھا ان کیلئے مہیب

رہبر برآہ رہزنِ منزل کا ظلم تھا
ناقابلِ بیاں مُتوکّل کا ظلم تھا

معصوم کو لعین نے بلوا لیا عراق | ظاہر کیا امامؑ کی خدمت کا اشتیاق
قبرِ نبیؐ سے چھٹتا تھا ہر چند دل پہ شاق | لیکن نقیؑ کو سہنا پڑا صدمۂ فراق

جیسے حسینؑ، موسیٰؑ، رضاؑ اور تقیؑ گئے
یوں ہی مدینہ چھوڑ کے مولا نقیؑ گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک اور دکھ سہا یہ ہمارے امام نے ۔۔۔ بھیجا انہیں گرسنہ درندوں کے سامنے
چاہی تھی موت حاکمِ بد احترام نے ۔۔۔ دیکھا مگر نظارہ یہ ہر خاص و عام نے
آنکھوں سے اپنی مَل کے خدا کے ولی کے پاؤں
بھوکے درندے چوم رہے تھے نقیؑ کے پاؤں

ہر وقت اس الم سے تڑپتے تھے شاہِ دیں ۔۔۔ مولا علیؑ کی نقل بناتا تھا اہلِ کیں
اس پر ہوا پسر متوکل کا خشمگیں ۔۔۔ ملعون سے منتصر کو مگر گالیاں ملیں
بیٹے کو گالیاں جو گویئے سناتے تھے
دربار والے قہقہے اس پر لگاتے تھے

تنگ آیا منتصر متوکل کے طور سے ۔۔۔ مل کر غلامِ رومی سے ٹکڑے اڑا دیئے
خود بادشاہ بن کے کئے کام کچھ بھلے ۔۔۔ دنیا نے چھ مہینے ہی جینے دیا اسے
کچھ عرصہ تخت و تاج ملا مستعین کو
بعد اس کے راج مل گیا معتز لعین کو

معتز کو دشمنی جو نقیؑ سے ہوئی سوا ۔۔۔ ملعون نے امامؑ کو زہرِ دغا دیا
کٹ کر کلیجہ باپ کا جب خاک پر گرا ۔۔۔ کرنے لگے امام حسنؑ عسکری بکا
. بابا یتیم سامرے میں چھوڑ کر چلے
پردیس میں غریب سے منہ موڑ کر چلے

خودِ عسکریؑ نے باپ کو غسل و کفن دیا ۔۔۔ خود ہی کیا نمازِ جنازہ کا فرض ادا
جس گھر میں تھا قیام وہیں دفن کر دیا ۔۔۔ ہے آج اسی مقام پہ روضہ بنا ہوا
کہتے ہیں لوگ دل کا فسانہ امامؑ سے
پاتے ہیں فیض اہلِ زمانہ امامؑ سے

مولا نقیؑ کی عمر ہوئی قید میں تمام ۔۔۔ چالیس سال زندہ رہے خلق میں امامؑ
اعدا کے ظلم و جور اٹھاتے رہے مدام ۔۔۔ سارے عزیز تڑپے مدینے میں صبح و شام
اب عرض کر ظہور یہ دسویں امامؑ سے
رکھیئے بلائیں دور اس ادنیٰ غلام سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas